مرکز احیاء الفکر الاسلامی کا دینی، دعوتی، علمی، ادبی، تحقیقی، فکری اور اصلاحی ترجمان

ماهنامه نقوش اسلام

VOL.No.8	جون/ جولائی ۲۰۱۳ء (June,July,2013) شعبان/ رمضان ۱۴۳۴ھ	Issue.No 4,5

مجلس سرپرستان

مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی
ولی مرتاض حضرت مولانا سید مکرم حسین سنسارپوری
عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم رائے پوری
پیر طریقت حضرت مولانا محمد طلحہ کاندھلوی

مجلس مشاورت

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی — مولانا سید واضح رشید حسنی ندوی
مولانا حسن مرچی — مولانا محمد عامر صدیقی ندوی
مولانا محمد احمد صالح جی — الحاج موسیٰ اسماعیل درسوت
مولانا حافظ محمد ایوب — مولانا یحییٰ بام
مولانا محمد اختر قاسمی — مولانا محمد منذر ندوی

مجلس ادارت

مولانا سید محمود حسن حسنی ندوی ❁ مولانا محمد عمر قاسمی مجاہد پوری ❁ مولانا حمید اللہ قاسمی کبیر نگری

چیف ایڈیٹر: محمد مسعود عزیزی ندوی
مدیر انتظامی: حافظ عبدالستار عزیزی
مدیر معاون: ڈاکٹر مرغوب عالم عزیزی

ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ

NUQOOSH-E- ISLAM
MUZAFFARABAD.SAHARANPUR.247129
(U.P)INDIA. Cell.09719831058
E.mail : nuqooshe_islam@yahoo.co.in
masood_azizinadwi@yahoo.co.in
ماہنامہ ''نقوش اسلام'' مظفر آباد، سہارنپور 247129 (یوپی) انڈیا

شرح خریداری

ہندوستان کے لیے
فی شمارہ ۱۵/روپے
سالانہ ۱۸۰/روپے
خصوصی ۵۰۰۰/روپے
ایشیائی، یورپی افریقی وامریکی ممالک کے لیے ۵۰/ڈالر

رسالہ کے جملہ امور سے متعلق اس نمبر پر رابطہ کریں: **09719639955**

Markazu Ihyail Fikril Islami , A/C No. 30416183580,S.B.I
Monthly Nuqoosh-e-Islam, A/C No. 30557882360,S.B.I

منیجر توسیع واشاعت: قاری محمد صالحین
08859806425 / 09813806392

PRINTER, PUBLISHER AND OWNER MOHD.MASOOD AZIZI NADVI
PRINTED BY UNION PRINTING PRESS DEOBAND SAHARANPUR. PUBLISHED AT
Vill&P.O.MUZAFFARABAD, DISTT.SAHARANPUR (U.P) **EDITOR**:MOHD.MASOOD AZIZI NADVI

iles\A017.TI not found.
Files\A025.TIF not found.
iles\A017.TI not found.

اس شمارے میں

عناوین	مضمون نگار	صفحہ
اداریہ		۳
مسلمانوں کے کرنے کے کام	محمد مسعود عزیزی ندوی	
لائحہ عمل		۶
نئے مکاتب کا قیام اوران کا طریقہ کار	مولانا محمد سعید بنوندوی	
سیرت وکردار		۹
مناظر اسلام علامہ رحمت اللہ کیرانوی	مولانا رحمت اللہ ندوی نیپالی	
درس حدیث		۱۴
دینی بہنوں سے خطاب	محمد مسعود عزیزی ندوی	
فضائل رمضان		۱۷
رمضان کے دوسرے عشرہ کی فضیلت	حمید اللہ قاسمی کبیرنگری	
یادرفتگاں		۱۹
آہ! محمد سعید امینی	مولانا فتح محمد ندوی، نئی دہلی	
اعلان		۲۱
گزارش	ادارہ	
صدائے رمضان		۲۲
اے لوگو! مجھ سے اپنا دامن بھر لو	مولانا سید محمد ریاض ندوی	
آداب معاشرت		۲۵
اسلامی آداب معاشرت	مولانا محمد عمر قاسمی مجاہد پوری	
تبصرے		۳۱
نئی کتابوں پر تبصرہ	محمد مسعود عزیزی ندوی	
حالات حاضرہ		۳۴
مرکز کے شب روز	ادارہ	
تعارف واپیل		۳۵
مرکز احیاء الفکر الاسلامی	ادارہ	

ماہنامہ ’’نقوش اسلام‘‘ کے لئے شرح اشتہار

ٹائٹل صفحہ آخر رنگین	(فل سائز)	۳۰۰۰............
// // اول اندرونی	// //	۲۵۰۰............
// // آخر اندرونی	// //	۲۰۰۰............
صفحہ اندرونی	(فل سائز)	۱۰۰۰............
½ صفحہ اندرونی		۶۰۰............
// صفحہ		۴۰۰............

○ اس دائرے میں سرخ نشان اس بات کی علامت ہے کہ اسی رسالہ کے ساتھ آپ کی سالانہ مدت خریداری پوری ہورہی ہے، لہٰذا آئندہ کے لیے جلد ہی زر تعاون مبلغ ۱۸۰/روپئے ارسال فرمائیں، تاکہ رسالہ کو جاری رکھا جاسکے۔ (ادارہ)

نوٹ: شائع شدہ مضامین سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں، ہر قسم کی چارہ جوئی کا حق صرف عدالت سہارنپور کو ہی ہوگا۔

پرنٹر پبلیشر: محمد مسعود عزیزی ندوی نے یونین آفسیٹ پریس دیوبند میں طبع کرا کے دفتر ماہنامہ نقوش اسلام مظفر آباد سے شائع کیا

کمپوزنگ: عزیزی کمپیوٹر سینٹر: مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور، یوپی (الھند)

اداریہ

مسلمانوں کے کرنے کے کام

محمد مسعود عزیزی ندوی

آج کل مسلمان پوری دنیا کی نظر میں ایک عجیب قسم کی مخلوق سمجھے جا رہے ہیں، دنیا کے ہر گوشے میں ان کو شکوک وشبہات کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے، گویا کہ عالمی امت عالمی پیمانے پر مجروح ومقہور اور مظلوم نظر آ رہی ہے، دراصل اللہ تعالی نے جنت کو کانٹوں سے گھیر دیا ہے، اور جہنم کو پھولوں سے، تو جو صحیح الفکر مسلمان ہیں وہ دیکھنے میں کانٹوں کا راستہ اختیار کرتے ہیں، اور اسی کی دعوت دیتے ہیں، اور حقیقت میں یہ سیدھا راستہ ہوتا ہے، تو دنیا کی چمک دمک اور یہاں کی چکا چوند کرنیوالی چیزوں کو دیکھنے والے سمجھتے ہیں کہ یہ کانٹوں پر چلنے والے بیوقوف ہیں، ان کی نظر میں عریانیت، بے حیائی، بے شرمی، بے پردگی، بے ایمانی، بے غیرتی، ظلم وزیادتی، دوسروں کی حق تلفی، بے راہ روی، کردار وگفتار کی آزادی، اللہ کے حکموں کی پامالی، حضور کی تعلیمات کا مذاق، شریف لوگوں کی چال کا استہزا، غرضیکہ وہ تمام چیزیں جن کا تعلق بے دینی سے ہے، یہ تمام باتیں ان کے نزدیک کمال، عزت اور ترقی کی سمجھی جاتی ہیں، دینی باتیں اور دینی شعائر کا احترام ان کے نزدیک قدامت پرستی، دقیانوسیت اور فرسودہ سوچ سمجھی جاتی ہے، اس لئے مسلمانوں کو جذبات سے احتراز کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کا خیال کرتے ہوئے، وہ کام کرنے چاہئیں جن سے اللہ راضی ہو، اللہ کا رسول راضی ہو، اور وہ کام جو اسلام کے سو فی صد مطابق ہوں، اور احساس کہتری کو دل سے نکالنا چاہئے اور ظاہر میں جو کانٹوں کا راستہ ہے، اس پر چل کر منزل تک پہنچنا چاہئے، دنیا کی ظاہری چمک دمک سے مرعوب نہیں ہونا چاہئے، اس لئے یہاں وہ چند باتیں لکھی جاتی ہیں، جو مسلمانوں کو کرنی چاہئیں۔

مسلمانوں کو عقیدے میں پختگی کرنی چاہئے، یعنی اللہ کو خالق ومالک اور دنیا کے نظام کا چلانے والا مدبر سمجھنا چاہئے، اور اس کی ذات وصفات میں کسی کو شریک نہیں کرنا چاہئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا آخری پیغمبر، آخری رسول ماننا چاہئے، اور اپنی زندگی کو حضور کے اسوہ کے مطابق گزارنا چاہئے، اب اگر کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبّ ہونے کا یا آسمان پے اڑنے کا اور سمندر میں تیرنے کا دعوی کرے، اور اس کی زندگی حضور کے قول وفعل سے ٹکراتی ہو تو وہ اپنی بات میں اپنے دعوے میں جھوٹا ہے، وہ فریب کاری کر رہا ہے، یا اس کو خود دھوکہ ہو رہا ہے، فرائض کی پابندی کرے، نماز، روزہ، زکوۃ اور حج یہ اسلامی ارکان ہیں، ان کی ادائیگی کرے، اور اپنی زندگی کو ظاہری اعتبار سے بھی اور باطنی اعتبار سے بھی اسلامی بنائے، پھر اپنے اخلاق وکردار کا اچھا مظاہرہ کرے، لوگوں کے ساتھ معاملات میں اچھا رویہ اختیار کرے، اچھے اخلاق سے پیش آئے، بدکلامی نہ کرے، گالی گلوچ نہ کرے، جھوٹ نہ بولے، دغا نہ کرے، چوری نہ کرے، بدنگاہی نہ کرے، بدکرداری نہ کرے، دوسرے کی عزت واحترام کرے،

تجارت اور لین دین میں دھوکہ نہ کرے، وعدہ کو وفا کرے، بات کرے تو سچی کرے، امانت میں خیانت نہ کرے، فسق وفجور نہ کرے، بلکہ لوگوں سے طیب خاطر سے ملے، محبت سے پیش آئے، پاک باز رہے، گفتار وکردار کا غازی بنے، اپنے قول وفعل سے دوسروں کو متاثر کرے، تاکہ اچھا پیغام جائے، بدگمانی سے، غیبت سے، چغلخوری سے، بہتان سے، عیب جوئی سے احتراز کرے، یہ تمام وہ امور ہیں جن سے آدمی کو ہر وقت معاشرے میں واسطہ پڑتا ہے، اور جن کی اچھائی اور برائی کا اثر سماج پر پڑتا ہے، اس اعتبار سے وہ باتیں جن سے بچنا ضروری ہے اور وہ باتیں جن کا اختیار کرنا ضروری ہے، ان کو سمجھنا چاہئے، اور ایک اچھی اور مثالی زندگی گزارنا چاہئے۔

کچھ امور ایسے ہیں جن کا اثر عالمی طور پر پڑتا ہے، اور کسی قوم کے اچھے برے ہونے کا فیصلہ لوگ ان سے کرتے ہیں، ایسے امور میں مثلاً ایک تو یہ بات ہے کہ یہ مسلمان متحد نہیں ہیں، نہ فکری اعتبار سے متحد ہیں نہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں ایک ہیں، جب کہ یہ شریعت میں عین مطلوب ہے، سب کی الگ الگ ٹولیاں ہیں، کسی نے کسی کو اپنا خدا سمجھا ہوا ہے، کسی نے کسی دوسرے کو اپنا ملجا وماوی بنایا ہوا ہے، اور کوئی کہیں پناہ لئے ہوئے ہے، اور کوئی کسی طاقت سے جڑا ہوا ہے، اور وہ یہ سمجھتا ہے کہ چونکہ میرا مکان محفوظ، میرے بچے محفوظ، میرا خاندان محفوظ، اس لئے مجھے کیا پڑی ہے، کہ کسی سے لڑائی لوں، تو اس اعتبار سے بھی مسلمانوں کو سوچنا ہے، کہ ہم متحد ہو جائیں، کیونکہ ملت کفران کے خلاف متحد اور برسر پیکار ہے، اس لئے متحد ہونے کی تدابیر کی جائیں، اگر چہ دشمن نے تانے بانے کچھ اس طرح بن رکھے ہیں، اور مسلمانوں کو کچھ اس طرح ''لعوبۃ الاطفال'' بچوں کا کھلونا بنا رکھا ہے کہ اتحاد کی بات ایک خواب وخیال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتی، مگر مسلمانوں کو مایوسی سے منع کیا گیا ہے، پھر مسلمانوں کو اپنے اخلاق وکردار سے دوسری قوموں پر اثر ڈالنا چاہئے، اپنی ایمانداری کا، بزنس میں سچائی کا، وعدہ وفائی کا، کردار ومعاملے کی صفائی کا وطیرہ اپنانا چاہئے کہ آدمی دور سے ہی دیکھ کر کہے کہ یہ مسلمان ہے، اس میں سب سے زیادہ اللہ کا خوف مطلوب ومقصود ہے کہ مسلمان کو جتنا اللہ کا خوف ہوگا، جتنا وہ اللہ کا لحاظ کرے گا، تو اللہ تعالی اس کو علامت اور نشانی کے طور پر لوگوں کی نظروں میں چڑھا دے گا، اور وہ دور سے ہی دیکھ کر کہیں گے، کہ دیکھئے آدمی ہو تو ایسا ہو، جیسا وہ فلاں مسلمان ہے، اور خوب پیار ومحبت اور اخوت وہمدردی کو عام کرے، ساری مخلوق کو اللہ کا کنبہ سمجھے، کسی پر ظلم وزیادتی نہ کرے، کسی کا ناحق قتل نہ کرے، کسی کی جان کو خطرہ میں نہ ڈالے، اللہ کی مخلوق پر کسی طرح کی زیادتی نہ کرے، اگر وہ حاکم ہے تو اپنی رعایا کے ساتھ انصاف کرے، اور ایک حاکم دوسرے حاکم کا لحاظ کرے، اس کی حکومت اور مال دولت کو ہڑپنے کی کوشش نہ کرے، اور ایک دوسرے کی رعایا اور اس کے ملک کو چھیننے کی کوشش نہ کرے، غیر مسلموں، ذمیوں پر بھی یہاں تک کہ قیدیوں پر بھی ظلم نہ کرے، البتہ جہاں اللہ کے حدود پامال ہو رہے ہوں، وہاں اللہ کا جو حکم ہو اس کو ملحوظ رکھے، اور اللہ ورسول کی اطاعت کے بعد آپسی رسہ کشی، چپقلش، رنجش کو پنپنے نہ دیں، نہیں تو پھر مسلمان پھسل جائے گا، اور ہوائیں کھسک جائیں گی، اور حق بات پر ڈٹا رہنا چاہئے، اس لئے کہ اللہ کی مدد حق کے ساتھ جمے رہنے والوں کے ساتھ ہوتی ہے، غرضیکہ عالمی طور پر بھی ان کو ایک مثالی زندگی، مثالی حکومت، مثالی سفارت، مثالی دعوت، اور مثالی پیغام پیش

کرنا چاہئے ،اور دنیا میں جو بقلم خود امن کے ٹھیکیدار ،انسانیت کے ٹھیکیدار ،حقوق انسانی کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں ،ان کو واگزار کرنا چاہئے کہ صحیح امن کہاں ہے ، صحیح سکون کہاں ہے ،انسانیت کی حفاظت کا سبق کہاں ہیں ،انسانی حقوق کی حفاظت کے صحیح گر کہاں ہیں ، یہ سب دلائل سے اور علم سے عملاً پیش کرنے چاہئیں۔

دراصل یہ دنیا مجموعہ ہے شر اور خیر کا ،اچھے اور برے کا ،اور مسلمان اس میں ایک سفیر ،ایک داعی اور پیغام رساں کی سرکاری حیثیت رکھتا ہے ،اس لئے کہ وہ اللہ کی طرف سے مامور ہے ، جس میں جب جب بھی مسلمانوں نے غفلت برتی ہے ،اور اپنے فرضی منصبی میں کوتاہی کی ہے ،تو دنیا میں ، بداخلاقی کی ، بدکرداری کی ، ظلم وزیادتی کی سنامی لہریں آئی ہیں ، جن سے صرف قوموں کو ہی نہیں بلکہ ملکوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے ،تو مسلمان اپنے مقام ومرتبے کو پہنچانیں ، اللہ نے ان پر کیا ذمہ داری عائد کی تھی ، اس کو سمجھیں اور اپنے فرائض منصبی سے غفلت نہ برتیں ، کہ مسلمانوں کی ذراسی غفلت بڑے فتنے کا پیش خیمہ بن جاتی ہے ، مسلمانوں کو اللہ تعالی نے خیر امت کے لقب سے ملقب فرمایا تھا ، اور لوگوں کے نفع رسانی کے لئے اور بھلائی کے لئے اور اللہ کی زمین پر امن وامان قائم کرنے کے لئے اور اللہ کے نام کام بول بالا کرنے کے لئے بر پا کیا تھا ،اور مسلمانوں کی اصل ذمہ داری یہ لگائی گئی تھی کہ تمام لوگوں کو ، تمام قوموں کو اچھائیوں کی تعلیم دینی ہے ،اور دنیا سے برائیوں کا خاتمہ کرنا ہے ،اور یہ سب کام اللہ پر ایمان کے ساتھ ساتھ کرنے ہیں ، اللہ تعالی سے ایک لمحے کے لئے بھی غافل نہیں ہونا ہے۔

مسلمانوں کے لئے یہ بھی ایک لمحہ فکر یہ ہے ،اس پہلو پر بھی غور کریں کہ جب اللہ نے ان کو قائد بنایا تھا ، سیادت کی صلاحیت ان میں رکھی تھی ،اور دنیا کی ساری چمک دمک کا وجود ہی ان کے دم سے ہے ، پھر کیا بات ہے کہ وہ عالمی پیغمبر کی عالمی امت ہو کر کیوں عالمی طور پر مظلوم ومقہور ہے ،اس پہلو کی طرف بھی دھیان دینا ہے اور صرف دھیان ہی نہیں بلکہ مظلومیت کے اس کٹہرے سے نکلنے کے بچاؤ کرنے ہیں اور عملاً اس کی کوشش کرنی ہے اور پوری انسانی برادری کو انسانیت کا ، ہمدردی کا ، غمگساری کا ، بھائی چارگی کا پیغام دینا ہے ،اور پیغام ہی نہیں بلکہ عملاً کر کے دکھانا ہے ، اور یہ دیکھنا ہے کہ کہیں آسمانی تعلیمات وہدایات سے تو ہمارا رشتہ منقطع نہیں ہو گیا جس کی وجہ سے مسلمانوں پر شامت آ رہی ہے۔

اس تحریر کے تناظر میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے ، اپنے تئیں ، ملت کے تئیں اور پوری انسانی برادری کے تئیں ان کے کیا خیالات وجذبات اور کیا افکار ونظریات ہونے چاہئے ، اور کس طرح انسانیت کو انسانیت کا پیغام دینا چاہئے ، اللہ تعالی مسلمانوں کو ان کا بھولا ہوا سبق یاد کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، بلکہ بھولا ہوا سبق یاد دلا دے ،اور پھر افق سے کوئی ایسی روشن صبح ان کے لئے منور کر دے ، جس سے پوری انسانیت میں تازگی آ جائے ، نورانیت آ جائے ،اور بیداری آ جائے ، جس سے وہ پیدا کرنے والے خالق سے مل جائے اور سدا کی آگ سے بچ کر ہمیشہ ہمیش کی جنت میں جانے کا مستحق ہو جائے ،اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ واپس آ جائے ،اور ان کی حیثیت عرفی اور ان کا مقام ان کو مل جائے اور پوری زمین پر اللہ کے کلمہ کے گویا پیدا ہو جائیں اور پورے عالم میں قرآن وسنت کی ہوائیں چل جائیں ، اور ہر طرف سے صدائے ''لا الہ الا اللہ'' آنے لگے ، جس دن ایسا ہوگا ، وہ بڑی کامیابی ہوگی ،اور اللہ ہی ہر چیز قادر ہے۔

لائحہ عمل

نئے مکاتب کا قیام اوران کا طریقہ کار

مولانا محمد سعید بنوندوی، مولانا سید بلال حسنی ندوی تکیہ کلاں، رائے بریلی

تمام مکاتب فکر اس پر متفق ہیں کہ ملک میں مزید دینی مکاتب کا قیام عمل میں لایا جائے اور جن مقامات پر مکاتب بہت کم یا بالکل نہیں ہیں وہاں مکاتب کو پھیلایا جائے، کیونکہ یہی مکاتب دین کی اصل بنیادیں ہیں، جناب حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی اپنی تمام عمر اس کی کوشش فرماتے رہے کہ ملک میں کوئی ایسا مقام نہ رہے جہاں کوئی مکتب نہ ہو اور قریہ قریہ، گاؤں گاؤں دینی تعلیم عام ہو، جب اس سلسلہ میں کوشش کی جاتی ہے تو سب سے بڑی رکاوٹ مالی کمزوری کی آتی ہے، اور یہ تشویش دلائی جاتی ہے کہ بغیر مال کے ہم کیسے مکاتب قائم کرسکتے ہیں۔

تو کیا جب تک ہمارے پاس مالی اسباب نہیں ہوں گے اس وقت تک ہم مکاتب قائم نہیں کرسکیں گے، جس کی بنیاد پر ہماری ایک بہت بڑی نسل دین سے نابلد اور بے بہرہ ہوچکی ہے، یہاں تک کہ انہیں کلمہ، نماز، قرآن کریم اور حدیث شریف جیسی بنیادی چیزوں سے ناواقفیت ہے، ایک سلسلہ یہ بھی جاری کیا جاسکتا ہے جو مالی اسباب اور ذمہ داروں کے بغیر چل سکے، جیسا کہ تبلیغی جماعت نے یہ ثابت کردیا ہے کہ مالی تعاون کے بغیر بھی دین کی خدمت کی جاسکتی ہے۔

وہ تجویز یہ ہے کہ مختلف دینی اداروں کے فارغین سے ایک سال ان مقامات کے لئے خدمت لی جائے جہاں مکاتب بالکل نہیں ہیں اور سینکڑوں بستیوں کے بچے دین کی بنیادی تعلیمات سے دور ہیں، اس تجویز پر اس وقت عمل ہوسکتا ہے، جب دینی اداروں کے تمام ذمہ دار حضرات اس تجویز کو تعلیم کا جزء بنا کر سند حاصل کرنے کے لئے لازم قرار دے دیں، اور اپنی مجلس شوری میں اس پر اتفاق رائے کرکے اس کو پاس کریں، فی الحال ہماری یہ اسکیم صرف یوپی اور راجستھان کے لئے ہوگی، صرف یوپی میں تقریباً ایک لاکھ گاؤں اور پچھتر اضلاع اور چھ سو ستر قصبات ہیں، جس میں صرف ایک ضلع ہمیر پور کی کارگزاری یہ ہے کہ اس میں دو اسی (۲۸۰) مسلم وغیر مسلم مخلوط آبادی والے دیہات ہیں جن میں صرف پندرہ بیس مکاتب ہیں، ایسے ہی راجستھان میں چالیس ہزار سے زائد گاؤں، تینتیس اضلاع اور دو سو قصبات ہیں، اگر ان دونوں میں ہم ایک تہائی بھی مسلم آبادی والے دیہات فرض کریں تب بھی ہمارے پاس پچاس ہزار مسلم دیہات ہیں۔

معلومات کی فراهمی:

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کتنے مقامات ایسے ہیں جہاں ایسے مکاتب کی سخت ضرورت ہے اس لئے کہ جب تک ہمیں ان کی تعداد کا متعین اعتبار سے پورا علم نہیں ہوگا اور مسئلہ کس قدر سنگین اور نازک ہے، ہم اس کو نہیں سمجھیں گے تب تک ہم اس کے لئے خاطر خواہ تیاری اور فکر نہیں کرسکتے، دینی تعلیمی کونسل یوپی اور مختلف اضلاع میں اپنے متعلقین اور جاننے والوں اور سرکاری مردم شماری کے ذریعہ یا اور کوئی جماعت جو ان علاقوں سے واقف ہو اور اس نے وہاں پر کام کیا ہو چند ہی مہینوں میں بقدر امکان یہ تمام معلومات (جن میں گاؤں کا نام، ذمہ دار کا نام، اس کا فون نمبر یا رابطہ کا کوئی اور ذریعہ شامل ہو) حاصل کی جاسکتی ہیں۔

طریقہ کار:

ان معلومات کو حاصل کرنے کے بعد ہم ایک مستقل طریقہ کار بنا سکتے ہیں، مدارس اپنے اردگرد تین چار ضلعوں کا انتخاب کرلیں یا

جہاں سخت ضرورت ہوان علاقوں کی طرف توجہ کریں، ایک یا دو دفتری ملازم کو اس کام میں لگائیں، مستقل عملہ کی ضرورت نہیں ہے، تیاری جمادی الاول، رجب اور شعبان میں کی جائے گی، ادارے والوں کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ معلمین کے قیام وطعام کا بندوبست مقامی حضرات سے کرائیں، اگر کوئی طالب علم بہت ہی غریب ہے تو ادارے والے اس کے کرائے کا خود انتظام کریں، سال کے اختتام پر معلمین کا نیا بیچ بھیج دیا جائے گا اور یہ سلسلہ ہر سال یونہی چلتا رہے گا بلا کسی امیر یا ذمہ دار کے۔

چھوٹے مدارس کے لئے ھدایات:

جہاں پر مستقل دارالعلوم نہ ہو بلکہ درمیانی درجات تک تعلیم ہو وہ مدارس بھی اس کام میں شرکت کر سکتے ہیں، ان کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ:

(۱) آس پاس کے علاقوں میں مکاتب قائم کریں یا گاؤں والوں کو مکاتب کے قیام کی ترغیب دیں۔

(۲) اگر کسی وجہ سے مکاتب وجود میں نہیں آ سکتے تو ہر جمعرات جمعہ کو دو یا تین طلباء کو مختلف گاؤں میں تقسیم کر دیں جو کم از کم پانچ چھ گھنٹے بچوں کو تعلیم دیں، اس طرح مہینہ میں سولہ گھنٹے اور سال میں ایک سو ساٹھ گھنٹے ہوئے جو بہت کافی ہیں۔

نسوانی مدارس کے لئے ھدایات:

مدارس سے فارغ طالبات کو ترغیب دی جائے اور ان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ فارغ ہو کر اپنے اپنے گھروں میں مکتب قائم کریں اور بچیوں میں اور مستورات میں کام کریں۔

طلبہ اور نصاب:

ایک سالہ آسان نصاب معلم کے حوالہ کیا جائے گا اور کچھ درسی کتابیں دی جائیں گی، ہر معلم ایک ڈائری یا نوٹ بک اپنے ساتھ رکھیں، جس میں وہ پورے ہفتہ کی کارگزاری نوٹ کریں، تاکہ آنے والا یہ جان سکے کہ کتنا کام ہوا اور کتنی ضرورت باقی ہے (نصاب اور کتابیں ابھی زیر طبع ہیں جن کے تیار ہونے میں چند ماہ لگ سکتے ہیں) تیار ہونے کے بعد یہ نصاب اور کتابیں حاصل کی جا سکیں گی۔

فائدہ:

اگر ایک ہزار طلبہ بھی اس کام کو شروع کر دیں تو بیک وقت ہزار مکاتب قائم ہو جائیں گے اور ہر معلم کے پاس اوسطاً پچیس بچے بھی ہوں تو پچیس ہزار نابلد اور دین سے محروم بچے دینی تعلیم حاصل کر سکیں گے، یہ انشاء اللہ میرے مربی ومرشدی سید ابوالحسن علی ندوی کی تمنا کی تکمیل ہوگی، اگر وہ آج حیات ہوتے تو یقیناً اس اسکیم پر انتہائی خوشی کا اظہار فرماتے۔

اخیر میں ان تمام ذمہ دار حضرات سے معذرت خواہ ہیں جن سے ہم قلت وقت کی بناپر بالمشافہ ملاقات نہ کر سکے، اور ہم ان تمام حضرات کے بھی قدرداں ہیں، جنہوں نے اس طرح کے مکاتب قائم کئے، یوپی اور راجستھان کے علاوہ اگر کوئی یہ اسکیم دوسرے صوبوں میں بھی جاری کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔

نوٹ: یہ اسکیم شوال ۱۴۳۵ھ سے شروع ہوگی۔

مناسب ہے کہ طلباء کو ابھی سے اس سلسلہ میں آگاہ کر دیا جائے۔

فارغین کو سند ایک سال کی خدمت کے بعد دی جائے۔

اگر کوئی ادارہ مذکورہ بالا متعین وقت سے پہلے شروع کرنا چاہے تو اس کو اختیار ہے۔

غیر ملکی طلباء اس اسکیم سے مستثنیٰ ہیں۔

نیپال کے طلبہ اپنے ملک میں یہ فریضہ انجام دیں۔

نصاب مندرجہ ذیل ھیں:

(۱) نورانی قاعدہ یا اس کے مثل ۸/ سے ۱۲/ ماہ کے اندر مکمل ہو جائے، قرآن کریم جزعم پارہ سے شروع کریں۔

(۲) حفظ: "سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص، سورۂ کوثر، سورۂ عصر، سورۂ ناس، سورۂ لہب، سورۂ نصر، سورۂ قریش، سورۂ فیل، سورۂ کافرون، سورۂ ماعون، سورۂ فلق"۔

نوٹ: یہ ترتیب سہولت کے اعتبار سے مرتب ہے، سورۂ فاتحہ، سورہ

اخلاص مع ترجمہ یادکرائیں آسان فہم زبان میں۔

(۳) دعائیں: کلمہ طیبہ: "لاالہ الا اللّٰہ" ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

کلمہ طیبہ: "اشھدان لاالہ الا اللّٰہ وأشھدان محمداً عبدہ ورسولہ" ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں/ دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا/ دیتی ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

ایمان مفصل: "آمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالی والبعث بعدالموت"۔ ترجمہ: میں ایمان لایا/ لائی اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بری تقدیر خدا تعالی کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

کھانے سے پہلے کی دعا:

"بسم اللّٰہ وعلی برکۃ اللّٰہ" ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے۔

کھانے کے بعد کی دعا:

"الحمد للّٰہ الذی اطعمنا وسقانا وجعلنا من المسلمین"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

سونے سے پہلے کی دعا:

"اللّٰھم باسمك اموت واحیاء"

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ کے نام پر مرتا/ مرتی (سوتا/ سوتی) ہوں اور آپ کے نام سے زندہ (جاگوں گا/ گی)۔

سوکر اٹھنے کی دعا:

"الحمدللّٰہ الذی احیانا بعدما اماتنا والیہ النشور"

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں زندہ کیا ہمارے مرجانے کے بعد، یعنی ہم کو جگایا ہمارے سوجانے کے بعد۔

بیت الخلاء میں جانے سے پہلے کی دعا:

"اللّٰھم انی اعوذبك من الخبث والخبائث"۔

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء:

"غفرانك الحمدللّٰہ الذی اذھب عنی الأذی"۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اللّٰھم انی اسألك خیر المولج وخیر المخرج بسم اللّٰہ ولجنا وبسم اللّٰہ خرجنا وعلی اللّٰہ ربنا توکلنا۔

وضو سے پہلے اور بعد کی دعائیں تکبیر اور ثناء، رکوع، سجدہ، درود، تشہد، دعاء بعدالدرود و دعائے قنوت وغیرہ کی مشق، اذان واقامت کی عملی مشق اور نماز کے اوقات شمسی کے بارے میں بتائیں۔

(۴) عقیدہ: باری تعالی کی کچھ اہم صفات جیسے: خالق، رازق، معبود، عالم الغیب، قادر، علیم بعض دیگر صفات طلباء کو مع ترجمہ سکھائیں۔

(۵) سیرت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیس یا تیس موٹی موٹی باتیں جیسے نام، پیدائش وغیرہ۔

(۶) فقہ: طہارت، ہاتھوں کا دھونا، استنجاء کرنا، وضو کرنا، غسل کرنا، نجاست کی مثالیں اور ان سے پاکی کے طریقے کے بارے میں سکھائیں۔

(۷) اخلاقیات: استاد کی صوابدید پر جو مناسب ہو جیسے سچائی، امانت داری، اخلاص، محبت، ہمدردی، جھوٹ سے پرہیز کسی کو تکلیف نہ پہنچانا، والدین کی اطاعت، مسجد کا احترام، اپنی کتابوں وغیرہ کا احترام، استاد کا ادب وغیرہ طلباء کو سکھائیں اور اس پر وقتاً فوقتاً دینی کہانیاں سناتے رہیں۔

(۸) نظم: حمد باری تعالی، نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اسمائے حسنی۔

(۹) قصے: مشہور انبیاء علیہم السلام کے احوال ہر دن پانچ منٹ تمام طلبہ کو ایک ساتھ سنائیں۔

نوٹ: استاد کو اختیار ہے کہ وہ اپنی صوابدید پر اضافہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

سیرت وکردار

دوسری اور آخری قسط

مناظر اسلام علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ

حیات وخدمات

مولانا رحمت اللہ ندوی نیپالی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

دو عظیم الشان کارنامے:

علامہ موصوف کے دو عظیم الشان کارنامے رہتی دنیا تک یادگار اور ناقابل فراموش ہوں گے، ان میں سے ایک کارنامہ معرکۃ الآراء کتاب ''اظہارالحق'' کی تصنیف اور دوسرا مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ کی تاسیس ہے، ان دونوں کارناموں پر ہم قدرے تفصیل سے مندرجہ ذیل سطور میں روشنی ڈالتے ہیں:

اظہارالحق کی تالیف:

علامہ کیرانوی نے سلطان عبدالعزیز اور وزیر اعظم خیرالدین پاشا کی فرمائش پر یہ کتاب تالیف فرمائی جو اسلام اور عیسائیت کے درمیان جوہری مسائل، بنیادی معلومات اور حقیقی مباحث پر مشتمل ہے، ایسے مباحث بھی ہیں جو یہود ونصاریٰ کے عقائد ومزعومات کا ابطال کرتے ہیں، ہندوستان میں ہونے والے مناظرہ کی رپورٹ اور نتیجہ بھی شامل ہے، ترکی ہی میں رہ کر اس خالص دینی، اسلامی خدمت کی تکمیل کا مطالبہ ہوا، تو علامہ نے ایک ایسی کتاب کی تالیف اپنے اوپر لازم بلکہ اپنے ذمہ قرض سمجھا جو اسلام اور مذاہب باطلہ کے درمیان مضبوط قلعہ ثابت ہو، چنانچہ اس عظیم کتاب کی تالیف کا آغاز ۱۶/ رجب ۱۲۸۰ھ میں کیا اور آخری ذی الحجہ تک صرف چھ ماہ کی قلیل مدت میں مکمل کر دیا، کتاب کی تالیف سے فراغت کے بعد علامہ نے سلطان کو پیش کیا لیکن مقدمہ میں یہ ذکر کر دیا کہ یہ تالیف شیخ العلماء سید احمد بن زینی دحلان کی خواہش کی تکمیل ہے، اس پر خیرالدین پاشا نے علامہ سے گفتگو کی اور کہا کہ یہ کام تو امیر المومنین کے حکم کی تعمیل میں ہوا ہے، لہٰذا بہتر ہوگا کہ مرکز خلافت کی تعظیم اور امر واقعہ کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے ان کی طرف منسوب کیا جائے؛ لیکن علامہ نے معذرت کر دی اور فرمایا بلاشبہ ضروری تھا کہ یہ کام اللہ کی خالص رضا اور خوشنودی کے لئے ہو، اس میں کسی دنیوی غرض یا کسی امیر یا سلطان کے تقرب کی آمیزش نہ ہو، شیخ العلماء کی خواہش تھی کہ میں اس مناظرہ کی داستان قلمبند کروں اور میں مکہ مکرمہ میں کچھ مواد اکٹھا کرنا شروع کر چکا تھا، شیخ کا احسان ہے کہ انہوں نے مجھے شریف مکہ تک پہنچایا اور وہی دربار خلافت تک میری رسائی کا بھی سبب ہیں، اس لئے میں نے ان کے ذکر جمیل اور فضل کے اعتراف میں ایسا کیا۔

ترکی میں حکومت کے زیر اہتمام ونگرانی کتاب طبع ہوئی اور عربی واسلامی ملکوں میں تقسیم کی گئی، انگریزی، فرانسیسی اور جرمنی زبان میں اس کے ترجمے ہوئے اور ترکی زبان میں ''ابرازالحق'' کے نام سے سلطان نے بذات خود ترجمہ کا اہتمام کیا لیکن بعض سیاسی حالات کی وجہ سے یہ ترجمہ مارکیٹ میں نہ آ سکا، اس کتاب کے بے شمار ایڈیشن ترکی، مصر، سوریہ، اور لبنان میں شائع ہو چکے ہیں، پادریوں اور تبشیری بورڈ کے افراد نے ان ایڈیشنوں کو ضبط اور ضائع و برباد بھی کیا، تاکہ عرب ممالک میں لوگوں کے ہاتھوں تک یہ نہ پہنچ سکیں، کیونکہ انہیں اس کتاب سے اپنے اور عیسائیت کے لئے بڑا خطرہ تھا، اس دور کے ''لنڈن ٹائمز'' اخبار نے اس کتاب کے متعلق یہ تبصرہ لکھا تھا:

''اگر لوگ پابندی کے ساتھ اس کتاب کو پڑھتے اور اس کا مطالعہ کرتے رہے، تو دین عیسائیت کی ترویج بالکلیہ رک جائے گی، اور لوگ

عیسائیت کو قبول کرنے سے متنفر ہوکر اسلام کی آغوش میں آ جائیں گے''۔

اظہار الحق کا ترکی ترجمہ انگریزی حروف یعنی لاطینی زبان کے دو ایڈیشن ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئے، ایک جلد جو دو حصوں پر مشتمل تھا۔

اردو زبان میں ''بائبل سے قرآن تک'' کے نام سے پاکستان اور ہندوستان سے کئی ایڈیشن ۳ رجلدوں میں شائع ہوئے، ترجمہ مولانا اکبر علی عثمانی استاد حدیث دارالعلوم کراچی نے کیا اور تحقیق و تعلیق اور تقدیم کا کام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی نے کیا، نگرانی رہنمائی اور سرپرستی حضرت مفتی محمد شفیع دیوبندی کی رہی۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کے زمانہ میں علامہ موصوف کی کتابوں کی طباعت پر بینڈ اور ان کی اشاعت پر پابندی رہی، جو شخص ان کی کتابوں کی طباعت اور نشر و اشاعت کا کام کرتا وہ مستحق سزا ہوتا، جیسا کہ پچھلے سطور میں اس کا تذکرہ آ چکا ہے، لیکن اس کے باوجود گھروں، قدیم کتب خانوں، علماء اور تاریخ کے رجال کے سینوں میں یہ کتابیں محفوظ رہیں اور خدا نے اس طرح اس کی حفاظت فرمائی۔

اظہار الحق عربی اور اس کے دیگر ترجموں کو بے حد بے مثال اور بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی، اس کتاب اور اس کے مؤلف کی مشرق و مغرب کے علماء نے بڑی تعریف و تحسین اور خوب پذیرائی کی اور دل کھول کر داد دی، اپنی کتابوں میں اس کے حوالے دیئے اور اس کی طرف ایک مصدر و مرجع کی حیثیت سے رجوع کیا، اس طرح اس کو مأخذ کا درجہ حاصل ہو گیا۔

میرے پیش نظر اظہار الحق ۱۴۰۰ ہجری م ۱۹۸۰ء کا عربی ایڈیشن ہے، جو ڈاکٹر عمر الدسوقی کی تحقیق و تخریج کے ساتھ دوحہ قطر سے اشاعت پذیر ہوا ہے، اسی طرح وہ ایڈیشن بھی ہے، جو ڈاکٹر محمد احمد محمد عبدالقادر خلیل ملکاوی کے دراسہ و تحقیق اور مخطوطات کے تقابل کے ساتھ ۱۴۱۴ھ مطابق ۱۹۹۴ء میں ریاض سے شائع ہوا ہے اور یہ نسخہ ہر اعتبار سے دیگر نسخوں سے فائق اور قابل اعتبار ہے۔

علامہ کی حیات میں اظہار الحق کا پہلا ایڈیشن ۱۲۸۴ھ میں شائع ہوا، علامہ نے تالیف پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ عیسائیت کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمان داعیوں کے سرینگ سینٹرز بھی قائم کئے، جن کا بڑا اچھا اور خوشگوار اثر پڑا۔

اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ علامہ موصوف اپنے عہد میں بالاتفاق ادیان کا موازنہ اور ردعیسائیت کے استاد تھے۔

اظہارالحق کی چند خصوصیات:

صفحات کی تنگ دامنی کی وجہ سے ہم اس کتاب کی چند خصوصیات کا بہت ہی اختصار او رتلخیص کے ساتھ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کے مقدمہ سے ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، جو ''اظہار الحق'' کے اس ایڈیشن کی زینت ہے جو ڈاکٹر عمر الدسوقی کی تخریج و تحقیق اور شیخ عبداللہ بن ابراہیم انصاری کے اہتمام و مراجعت سے دوحہ (قطر) سے ۱۹۸۰ء میں زیور طبع سے آراستہ ہوا ہے۔

(۱) کتاب کی پہلی خصوصیت اور امتیاز یہ ہے کہ مؤلف نے دفاعی انداز اختیار کرنے کے بجائے اقدام کا پہلو اپنایا ہے جو ہمیشہ سے زیادہ طاقتور اور مؤثر رہا ہے اور اس انداز نے فریق مخالف کو دفاع کا موقف اپنانے پر مجبور کر دیا ہے، اور اسے ملزم کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے کہ وہ اپنا دفاع اور رفع الزام کرتا رہے۔

علماء قدیم جس جال میں پھنسے وہ یہ تھا کہ انہوں نے تورات، انجیل اور قرآن کو ایک ہی معیار پر رکھ دیا اور اس کی وجہ سے ان قدیم صحیفوں کو وہ اعتماد اور قدر و منزلت حاصل ہوگئی جن کے وہ مستحق نہ تھے، حالانکہ ان کے ماننے والے خود اس کے دعویدار نہ تھے کہ وہ پورا کلام کلام اللہ اور آسمان سے وحی منزل ہے جیسا کہ قرآن کریم اور اس کے ماننے والوں کا معاملہ ہے۔

(۲) مؤلف نے ان دقیق اور باریک مباحث سے گریز کیا ہے

جن میں بحث ومباحثہ کا میدان وسیع ہوتا ہے اور قیل وقال خوب ہوتا ہے،اس کے بجائے انہوں نے کتاب میں ان واضح تناقضات اور روشن بدیہات پر بھروسہ کیا ہے جن میں تاویل کی گنجائش نہیں اوران سے دو دو چار کی طرح نتائج اخذ کئے ہیں جن میں کسی کا اختلاف نہیں ہوسکتا ہے، چنانچہ انہوں نے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ تورات اور انجیل اختلافات اور تضاد سے پر ہیں،اوران میں فاش غلطیاں ہیں،ایک سو اٹھ غلطیاں شمار کی ہیں اوران غلطیاں کے ذریعہ اس پر دلیل قائم کی ہے کہ وہ پوری کتاب اللہ کی طرف سے الہام نہیں ہے اور لامحالہ ''کتاب مقدس'' میں تحریف الفاظ کے اضافہ،کلمات کے حذف او ر الحاق عبارتوں سے ہوئی ہے،اس وجہ سے یہ کتاب اس شخص کی سرکوبی کرنے والی ہوگئی ہے، جواس کے ایسے آسمان سے نازل شدہ صحیفے ہونے پر ایمان رکھتا ہو جوانسانوں تک وحی اور الہام کے طریق سے پہنچے۔

(۳) مؤلف نے اس کتاب میں عیسائیوں کے مغالطات اور ملمع سازی سے تعرض کیا ہے اوران کی خوشگوار اور تشفی بخش انداز میں تردید فرمائی ہے، نسخ کو ثابت کرنے اور دونوں سابق مذاہب اوران کے صحیفوں میں نسخ موجود ہونے سے تعرض کیا ہے۔

(۴) مؤلف علام نے عیسائیت میں عقیدۂ تثلیث کی حقیقت محل عقل پر رکھا ہے اوراس کی ایسی علمی تنقید کی ہے جسے ہر وہ شخص قبول کرتا چلا جائے جسے عقل سلیم،فکر مستقیم اور ذوق صحیح کا کچھ حصہ عطا ہوا ہے۔

(۵) مؤلف نے صرف عیسائیت اوراس کے عقائد وصحیفوں کے نقد پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید قرآن کریم سے متعلق گفتگو کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ وہ کلام اللہ ہے اوراس میں کوئی شک نہیں،عیسائیوں کی ہر مخالفت اور قرآن پران کے ہر اعتراض کا جواب دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت آپ کے معجزات اوران بشارتوں کا کچھ تذکرہ کیا ہے جو آپ کی شان میں آئی ہیں،اس سلسلہ میں ۱۸/ بشارتوں کا ذکر کیا ہے،احادیث کی صحت کی تحقیق کی ہے۔

ان ہی مذکورہ تمام خصوصیات کی وجہ سے اس کتاب کے طرف بڑا رجوع رہا اوراس پر بڑی توجہ دی گئی ، اس کا پہلا ایڈیشن ۱۲۸۱ھ میں استنبول (ترکی) میں منظر عام پر آیا۔

ایک مدرسہ کا قیام:

''اظہارالحق'' کی تالیف سے فارغ ہونے کے بعد علامہ کیرانوی مکہ مکرمہ واپس آ گئے ، اور مسجد حرام میں درس وتدریس میں مشغول ہوگئے، سرزمین حرم میں تعلیم کا کوئی مرتب نظام نہ تھا بلکہ تعلیم بغیر کسی تنظیم اور منہج کے صرف علماء کے حلقوں تک محدود تھی،اس میں کوئی شک نہیں کہ خلافت عثمانیہ مسجد حرام کے علماء اور طلبہ پر بہت سارا مال خرچ کرتی تھی لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہاں پر کوئی ایسا مدرسہ نظامیہ نہ تھا جو فرزندان مکہ اور ابناء مہاجرین کی تعلیم وتربیت پر اعتنا کرتا، اس لئے علامہ تعلیم کی خستگی اور مسلمان فرزندوں کی بربادی سے بڑے کبیدہ خاطر اور شکستہ دل تھے، چنانچہ اللہ کے اعتماد وتوکل پر انہوں نے ماہ ربیع الاول ۱۲۸۵ھ میں اپنے ذاتی خرچ پر محلّہ شامی کے اندر ایک ہندوستانی مہاجر امیر کے گھر میں جو دارالسقفیہ کے نام سے مشہور تھا، پہلا مدرسہ قائم کیا، جو''المدرسۃ الہندیہ'' یا ''مدرسۃ الشیخ رحمہ اللہ'' کے نام سے معروف ہوا،لیکن جگہ کی تنگی کے باعث علامہ مدرسہ کی تنظیم جس طرح کرنا چاہتے تھے،اور جس طرح اسے چلانے کے متمنی تھے،نہ کرسکے۔

مدرسہ صولتیہ کا قیام:

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ ۱۲۸۹ھ میں ایک ہندوستانی رئیسہ مرحومہ صولت النساء بیگم حج کے لئے آئیں، وہ بعد حج اس دور کے اہل خیر حضرات کے دستور کے مطابق مکہ مکرمہ میں ایک رباط کی تعمیر کا ارادہ رکھتی تھیں، وہ علامہ رحمت اللہ اور ہندوستان میں ان کی جہادی کوششوں سے واقف تھیں،لہٰذا اس سلسلہ میں ان سے مشورہ کیا،علامہ نے رباط سے زیادہ مدرسہ کی ضرورت پرزور دیا، بالآخر وہ آمادہ ہوگئیں اور ''محلۃ الباب'' کے حی الخندریسہ میں جگہ خریدی گئی اور علامہ نے بیت اللہ کے زیر سایہ پہلے دینی نظامی مدرسہ کا سنگ بنیاد بدست خود ۱۵/ شعبان

۱۲۹۰ھ بروز بدھ بوقت صبح رکھا۔

محترم احمد سعید ملیح آبادی اپنے سفرنامہ حج ''اللہ کے گھر میں'' صفحہ ۲۲۳ر پر مدرسہ صولتیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''اہل ہند اور اہل بنگال کے لئے یہ چیز باعث فخر ہے کہ مکہ معظّمہ جیسے مقدس ومحترم اور متبرک شہر میں ''مدرسہ صولتیہ'' کے نام سے جو تاریخی اور مشہور عالم دینی درسگاہ قائم ہے، اس میں کلکتہ کی ایک خاتون کا ہاتھ تھا، جس کے نام پر مدرسہ کا نام رکھا گیا، مرحومہ صولت النساء بیگم پھر پھرہ شریف (ضلع ہوگلی، کلکتہ) کی رہنے والی تھیں اور صدر جمعیۃ العلماء ہند مغربی بنگال مولانا ابوبکر صاحب کی پھوپھی تھیں۔

۱۲۹۰ھ میں موسم حج میں صولت النساء بیگم اپنی لڑکی اور داماد کے ساتھ حج کے لئے تشریف لے گئیں، ہر نیک دل اور صاحب خیر مسلمان کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ حرمین شریفین (مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ) میں کوئی نیک کام اور صدقہ جاریہ قائم کر جائے، صولت النساء بیگم مرحومہ کو بھی مکہ معظّمہ میں ایک رباط (مسافر خانہ) بنانے کا جذبہ تھا، موصوفہ کے داماد اکثر مسجد حرم میں حضرت مولانا رحمت اللہ کے درس میں شریک ہوتے تھے، جو ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے ایک مجاہد سورما تھے اور انگریزوں کے مظالم کے باعث ہجرت کر کے مکہ میں آباد ہو گئے تھے، صولت النساء بیگم کے داماد نے مشورے کے طور پر اپنی خوش دامن کے ارادہ کا ذکر حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب سے کیا، مولانا نے فرمایا کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں رباطوں اور مسافر خانوں کی کمی نہیں، سب سے زیادہ ضرورت ایک مدرسہ کی ہے، مکہ معظّمہ میں کوئی مستقل مدرسہ نہیں ہے، صولت النساء بیگم خود حضرت مولانا مرحوم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس تجویز سے اتفاق کیا۔

مولانا نے مدرسہ کو اپنے نام منسوب کرنے کے بجائے صولت النساء بیگم کے نام پر اس کا نام رکھا۔

قسطنطنیہ کا دوسرا اور تیسرا سفر:

چونکہ سلاطین آل عثمان حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانوی کی خدمات، قربانیوں، عفت نفس اور دنیا سے زہد و بے رغبتی کی وجہ سے بڑی محبت اور حد درجہ احترام کرتے تھے اور اس وجہ سے بھی کہ علامہ اپنے اندر عزائم، اور ولولے رکھتے تھے اور عوام الناس کی مصلحت ومفاد اور فلاح و بہبود کی راہ میں جہاد وقربانی اور ہر طرح عمدہ اور نفیس چیز صرف کرنے کے جذبات واحساسات سے سرشار تھے، سلطان عظیم عبدالحمید خان نے دو مرتبہ انہیں طلب کیا، ان کو علامہ کی ذات سے عقیدت اور ان کی رائے اور مشورہ کی بڑی قدر تھی، انہوں نے علامہ سے ترکی ہی میں قیام کا مطالبہ بھی کیا لیکن علامہ نے اس سے اتفاق نہ کیا، خلیفہ نے انہیں ''عماد الحرمین الشریفین'' کے خطاب سے نوازا، اور ایک خالص سونے کی تلوار عطا کی جس پر عزت واحترام کی عبارتیں نقش تھیں، یہ اکرام اور نوازش اس کے علاوہ ہے جو سلطان عبدالعزیز خان اس سے پہلے شاہی خلعت، ماہانہ پانچ سو مجیدی تنخواہ اور مجیدی طمغہ عطا کر چکے تھے۔

علامہ کیرانوی نے قسطنطنیہ کا تین مرتبہ سفر کیا، آخری سفر آنکھ میں پانی آجانے کی وجہ سے علاج اور آپریشن کی غرض سے ہوا تھا۔

مؤلفات:

علامہ نے دعوت عیسائیت سے مقابلہ آرائی اور اسلام کا دفاع نیز ہندوستان کے اکثر وبیشتر شہروں اور گوشوں میں گشت کر کے تقریریں کرنے، اجتماعات، مناظرات اور جہادی جماعت کی قیادت میں مشغول ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم اور معرکۃ الآراء کتابیں بھی تصنیف فرمائیں، مکہ معظّمہ ہجرت کرنے سے قبل ہندوستان میں جو کتابیں تالیف فرمائیں وہ حسب ذیل ہیں:

(۱) ازالۃ الشکوک دو جلدوں میں (اردو)

(۲) اعجاز عیسوی ،،

(۳) میزان کی کجی کی تعدیل (فنڈر پادری کی کتاب ''میزان الحق'' کی تردید میں) اردو۔

(۴) ازالۃ الاوہام (فارسی)

(۵) البروق اللامعۃ (عربی)

(۶) تقلیب المطاعن 〃

(۷) احسن الاحادیث فی اثبات التثلیث 〃

(۸) البحث الشریف فی اثبات النسخ والتحریف 〃

(۹) معیار الحق 〃

مندرجہ ذیل دونوں کتابیں ترکی میں لکھیں۔

(۱۰) اظہار الحق ۴ رجلدوں میں (عربی)

(۱۱) التنبیہات فی اثبات الاحتیاج الی البعثۃ والحشر (عربی)

مضمون کی طوالت کے خوف سے صرف کتابوں کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے، اگر زندگی نے مہلت دی تو ان کا تعارف بھی کرایا جائے گا۔

تلامذہ:

علامہ کیرانوی نے حرم مکی میں جب درس وتدریس کا آغاز کیا ہے تو یہ دروس صرف علماء کے حلقوں تک محدود تھے، کوئی مرتب ومنظم نظام نہ تھا، عموماً دروس تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، قواعد لغت اور فرائض وغیرہ کے بعض علوم اور رائج کتب کے تھے، علامہ نے نئے علوم اور کتب داخل کرنے کا عزم کیا اور علم وتدریس کے میدان میں طلبہ کو ان علوم سے روشناس کرانے کا ارادہ کیا جن سے ان کو واسطہ نہیں پڑا تھا، چنانچہ منطق اسلامی فلسفہ علم کلام، فن مناظرہ، علم ہیئت واقلیدس (ہندسہ) علم فلک وغیرہ کی تدریس شروع کی اور کتابیں ہندوستان سے منگوائیں، وہ دن حرم مکی کی علمی تاریخ میں ایک یادگار دن تھا، جب کہ علامہ نے حجۃ اللہ البالغہ، مقدمہ ابن خلدون وغیرہ جیسی کتابوں کا درس شروع کیا، پھر کیا تھا، طلبہ ان پر ٹوٹے پڑتے اور ان کا حلقہ درس علم کا چشمہ شیریں بن گیا۔

آپ کے صرف بعض نامور تلامذہ کا ذکر ''اظہار الحق'' کے مقدمہ میں مؤلف کے ترجمہ وتعارف میں مولانا مسعود سلیم صاحب نے کیا ہے، جن کی تعداد اکیاون ہے، ان کا تذکرہ طوالت کا باعث ہوگا، اس لئے ہم یہاں صرف چند ہندوستانی شاگردوں کا ذکر بطور نمونہ کئے دیتے ہیں:

بانی ندوۃ العلماء لکھنؤ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری۔

شیخ القراء علامہ عبدالرحمٰن الہ آبادی

علامہ عبدالوہاب مدراسی (بانی مدرسہ الباقیات الصالحات ویلور)

علامہ ضیاء الدین عبدالوہاب مدارسی (مہتمم مدرسہ باقیات الصالحات، ویلور)۔

مشہور مصلح ومربی علامہ ابوالخیر فاروقی

مولانا محمد سعید رحمت اللہ (سابق ناظم ومہتمم مدرسہ صولتیہ)۔

وفات:

تصنیف وتالیف، جہاد بالقلم والسیف، ہندوستان اور حرم مکی میں تدریس، جیسے کارہائے نمایاں انجام دینے، حجاز مقدس میں ایک بڑے ادارہ کی داغ بیل ڈالنے اور علم ومعرفت کے حاملین کی ایک کھیپ تیار کرنے کے بعد اس مرد مجاہد اور عظیم داعی ومناظر نے جمعہ کی شب ۲۲ر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ مطابق یکم مئی ۱۸۹۱ء میں داعی اجل کو لبیک کہا اور صحابہ وصدیقین اور شہداء وصالحین کے زمرہ میں شامل ہوکر ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبری کے قریب مکہ مکرمہ کے قبرستان جنت المعلی میں آسودہ خاک ہوا، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

ڈاکٹر محمد وزیر خان جو علامہ رحمت اللہ کیرانوی کے معاون تھے، انگریزوں کے خلاف ۱۸۵۷ء کی بغاوت میں شریک تھے، پھر مکہ مکرمہ ہجرت کی اور مدینہ منورہ میں انتقال ہوا، اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

کیا لوگ تھے جو راہ وفا سے گزر گئے

جی چاہتا ہے نقش قدم چومتے چلیں

درس حدیث

دینی بہنوں سے ایک خطاب

محمد مسعود عزیزی ندوی

یہ بیان ۱۱/ جون ۲۰۱۳ء بروز منگل جامعہ عائشہ للبنات چھٹمل پور میں عربی سوم کی طالبات کے سامنے حدیث کی کتاب ''ریاض الصالحین'' کے افتتاح کے موقع پر ہوا، افادۂ عام کی غرض سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

حدیث کی تعریف:

عزیز طالبات! یہ حدیث کی کتاب ''ریاض الصالحین'' ہے، حدیث جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال، اقوال اور آپ کی تقاریر کو کہتے ہیں، لہٰذا جو باتیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائیں یا جو کام حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہوں یا جو امور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زندگی میں، صحابہ کرام کی طرف سے صادر ہوئے ہوں، اور آپ نے ان پر سکوت اختیار کیا ہو، یعنی انہیں صحیح سمجھا ہو یہ تمام احادیث ہیں۔

حدیث کی مختلف کتابیں:

احادیث کے سلسلے میں مختلف محدثین، مختلف مؤلفین نے کتابیں لکھیں ہیں، جن کی الگ الگ حیثیت ہے، جن کے اندر الگ الگ امور کو ملحوظ رکھا گیا ہے، بعض کتابیں روایات کے اعتبار سے لکھیں گئیں ہیں اور بعض کتابیں فقہی ترتیب سے لکھی گئیں ہیں، اور بعض کتابوں کے اندر تہذیب اخلاق ہے، بعض کے اندر ترغیب وترہیب اور بعض کے اندر دوسرے امور ہیں، جن جن امور کو لیکر مختلف مصنفین ومحدثین نے اپنی کتابوں کو لکھا ہے، صحاح میں چھ کتابیں شمار ہوتی ہیں، جن میں بخاری شریف سب سے جامع اور صحیح کتاب ہے، اس کے بعد مسلم شریف ہے، پھر باقی صحاح کی کتابیں ہیں، جن پر پوری امت کا اتفاق ہے۔

ابتدائی درجات میں پڑھائی جانے والی حدیث کی کتابیں:

اس کے بعد بھی بہت ساری کتابیں لکھی گئیں ہیں، جو ہمارے ہندوستان کے علمی معاشرے میں مختلف اداروں میں پڑھائی جاتی ہے، اس میں مشکاۃ المصابیح ہے، اور اس سے پہلے ریاض الصالحین ہے، پھر اس کے ساتھ ساتھ تہذیب الاخلاق اور ایک مشکاۃ الاثار ہے، یہ ابتدائی اور متوسط درجات کے طلبہ وطالبات کو پڑھائی جاتی ہیں، اور حدیث سے شغف، حدیث سے محبت اور حدیث سے انسیت پیدا کرنے کے لئے ان کو ابتدائی درجات میں پڑھایا جاتا ہے، چنانچہ یہ کتاب غالباً آپ کی فن حدیث میں دوسری کتاب ہوگی، اس سے پہلے آپ تہذیب الاخلاق پڑھ چکی ہیں، یہ کتاب حضرت امام نووی کی تالیف ہے، جن کا پورا نام کتاب پر لکھا ہوا ہے، آپ دیکھ سکتی ہیں، ان کا نام امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ ابن شرف النووی ہے، اللہ نے ان کی زندگی میں، ان کے قول میں، ان کے فعل میں، ان کے عمل میں بہت برکت رکھی تھی، یہ سب اس لئے ہے کہ ان کو حدیث سے شغف، حدیث سے محبت اور تعلق تھا، اسی بنا پر انہوں نے پوری زندگی کو فن حدیث کی اشاعت میں، فن حدیث کو پڑھانے میں، فن حدیث کو امت کے سامنے پیش کرنے میں لگا دیا۔

امام نووی کی خدمات اور ان کی عمر میں برکت:

امام نووی نے صحیح مسلم کی شرح لکھی، وہ ایسی شرح ہے کہ امت نے اس کی بہت قدر کی اور محدثین اس سے برابر فائدہ اٹھاتے رہتے ہیں، اور بلاشبہ مسلم کی شرح اس انداز پر ابھی تک نہیں آئی ہے، اسی طرح یہ کتاب امام نووی نے لکھی ہے، اللہ نے ان کی عمر میں، ان کے عمل میں

اتنی برکت رکھی تھی کہ وہ تھوڑی سی عمر میں اتنا کام کر گئے اور یہ اللہ کی طرف سے انعام ہوتا ہے، اللہ تعالی جن خاص اور مقرب بندوں سے خاص کام لینا چاہتا ہے، یا دین کی اشاعت کرانا چاہتا ہے، بعض مرتبہ ان کو عمر بہت کم دیتا ہے، مگر ان کے عمل کے اندر وہ برکت رکھ دیتا ہے کہ اگر بعض دوسروں کو سینکڑوں سالوں کی زندگی بھی ملے، وہ کام نہیں کر سکتے، یہ خاص اللہ کا انعام و اکرام ہوتا ہے۔

امام نووی کی پیدائش اوران کاعظیم کارنامہ:

حضرت امام نووی دمشق کے اندر مقام نوا میں ۶۳۱ھ میں پیدا ہوئے، وہاں پر انہوں نے آنکھیں کھولیں، اور ۶۷۶ھ میں انہوں نے وفات پائی، یہ تھوڑی سی زندگی ہے، ۴۴/۴۵ سال جس کے اندر انہوں نے حدیث کا یہ کارنامہ انجام دیا کہ وہ دنیا کے معروف محدثین میں شمار ہوئے، یہ کتاب لکھ کرامت پر انہوں نے بہت بڑا احسان کیا، کہ جوامت کے طلبہ یا طالبات متوسطات کے اندر پڑھتے ہیں ان کو یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے۔

اخلاص نیت اور استحضار نیت:

چنانچہ انہوں نے یہ کتاب جب شروع کی تو پہلا باب اس کے اندر اخلاص اور احضار نیت کا رکھا ہے۔

اخلاص کہتے ہیں کسی چیز کو خالص کسی امر کے لئے، کسی خاص کام کیلئے متعین کر دینا، اس کو سیدھی سادھی زبان میں خالص بولتے ہیں، جب ہم اللہ کے کام میں، رسول کے کام میں، دینی امر میں اپنی نیت کو اور اپنے منشاء کو خالص اللہ کے لئے خاص کر لیں تو انسان مخلص سمجھا جاتا ہے اور وہ اپنے عمل میں خالص ہوتا ہے، اس لئے امام نووی فرماتے ہیں کہ تمام اعمال کے اندر آدمی کو اپنی نیت خالص رکھنی چاہئے، اس کے اندر کسی چیز کا اشتباہ نہیں ہونا چاہئے، اور نیت کے خالص ہونے کے ساتھ ساتھ استحضار بھی ہونا چاہئے، اس لئے کہ بعض مرتبہ انسان بڑے بڑے عمل کر دیتا ہے، لیکن نیت کا استحضار نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے اس پر وہ اثرات، ثواب، اس پر جو اجور مرتب ہونے چاہئے وہ نہیں ہو پاتے، صرف اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے، نیت کے استحضار نہ ہونے کی وجہ سے، تو میری عزیز طالبات ہمارے تمام معاملات میں، یہاں کے پڑھنے میں، زندگی کے گزارنے میں، کھانے پینے میں، رہنے سہنے میں، جب شادی بیاہ ہو جائے تو اپنے گھروں کو آباد کرنے میں، اپنے بچوں کی تربیت میں، گھر کے اندر، اپنی نیت کو خالص رکھیں، کہ اے اللہ! یہ کام جو ہم کر رہے ہیں خالص تیری رضا کے لئے ہے، صرف تیرے حکم کی تعمیل کے لیے ہے، ہم تیرے رسول کے حکم کے مطابق اور اس کے عمل کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں، یہ عمل چونکہ مسنون ہے، اس لئے ہم کر رہے ہیں، اور خالص تیری رضا کے لئے کر رہے ہیں، اور پھر نیت کا بھی استحضار ہو کہ اے اللہ اس عمل میں ہماری نیت یہ ہے کہ ہم تیری رضا مندی حاصل کر سکیں، اگر ان چیزوں کی نیت ہو تو یہ عمل دین بن جائے گا، تو چاہے یہ امور مخفی ہوں یا ظاہری ہوں، تمام میں نیت کا استحضار ضروری ہے، تو یہ دو چیزیں ہیں ایک نیت خالص ہونا، اور دوسرے نیت کا استحضار۔

نیت کے سلسلہ میں چند قرآنی آیات:

اس سلسلہ میں امام نے جو سب سے پہلا باب قائم کیا ہے، اس میں بتلانا چاہتے ہیں کہ پہلے ہی دن سے جب آپ حدیث پڑھیں، اسی دن سے اس کو ملحوظ رکھیں، آپ کی زندگی کے اندر اخلاص ہونا چاہئے، آپ کی زندگی میں، عمل میں نیت کا استحضار ہونا چاہئے، بغیر نیت کے استحضار کے کوئی عمل وجود میں نہ آئے، اس سلسلے میں امام نووی نے بہت سی احادیث نقل کی ہیں، اور احادیث سے پہلے باب کو قوی کرنے اور اپنے متدل کو اچھے انداز میں پیش کرنے کیلئے قرآنی آیات پیش کی ہیں:

چنانچہ پہلی آیت ہے: "وما امروا الا لیعبدوا اللّٰہ مخلصین له الدین حنفاء ویقیموا الصلاۃ ویوتوا الزکوۃ وذلك دین القیمۃ"۔ (سورۂ بینہ آیت ۵)

ترجمہ: حالانکہ ان کو حکم نہیں تھا مگر یہی کہ وہ عبادت کریں اللہ کی،

اسی کے لئے عبادت کو خالص رکھتے ہوئے، سب طرف سے ایک ہی کے ہوکر، اورنماز قائم کریں اورزکوۃ دیں یہی سیدھا دین ہے۔

دوسری آیت میں اللہ تعالی نے ارشادفرمایا"لـن ینــال اللّٰــه لحومھاو لادمائھا ولکن ینالہ التقوی منکم"۔(سورۂ حج آیت ۳۷)

ترجمہ: اللہ کو(ان کی قربانی کا) گوشت، ان کا خون نہیں پہنچتا بلکہ اللہ کوتمہارے دل کا جو جذبہ ہے، جو دین کا جذبہ تمہارے دل میں پروان چڑھ رہاہے، وہ اللہ کو پہنچتاہے، زمانہ جاہلیت میں لوگ جوقربانی کرتے تھے، اس کے گوشت کواورخون کوکعبہ کی دیوار پرلگا دیتے تھے، اوراس کوقبولیت کا ذریعہ سمجھتے تھے، اس لئے اللہ نے ارشادفرمایا کہ اللہ کو قربانی کے جانور کا گوشت اورخون نہیں پہنچتا ہے بلکہ اللہ تعالی تمہارے اخلاص اورنیت کو دیکھتاہے، اوران دونوں کے اندرنیت کا استحضاربھی ہے۔

تیسری آیت میں اللہ تعالی نے ارشادفرمایاہے:قـل ان تـخـفـوا مافی صدورکم اوتبدوہ یعلمہ اللّٰہ"۔(سورۂ آل عمران آیت ۲۹)

ترجمہ: کہہ دیجئے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو کچھ تمہارے سینے میں ہے یاجس کوتم ظاہرکرتے ہو، اللہ تعالی سب کوجانتاہے۔

ان سب آیات کی تفسیر آپ معارف القرآن یابیان القرآن میں یاجوبھی تفسیرکی کتاب آپ کے سامنے ہوں، ان میں دیکھ سکتی ہیں۔

تمام اعمال کادارومدار نیتوں پر ھے:

اس کے بعدامام نووی نے یہ مشہورحدیث نقل فرمائی ہے، جس کو اکثرمحدثین نے امام بخاری، امام مسلم نے بھی نقل کیاہے، جس کو امیرالمومنین حضرت عمرابن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے ارشادفرمایا:"إنـمـا الاعمال باالنیات" کہ اعمال کادارومدارنیتوں پر موقوف ہے:"وانما لکل امر مانوی" ہرانسان کوعمل کابدلہ نیت کے مطابق دیاجاتاہے"فمن کانت ھجرته إلی اللّٰہ ورسولہ فھجرته الی الـلّٰـه ورسولـه" اگراس کی ہجرت اللہ کی رضامندی اوررسول کی رضامندی کے لئے ہےتواس کووہ حاصل ہوکےرہےگی"ومن کانت هـجـرته لدنیا یصیبھا" اگراس کی نیت دنیاحاصل کرناہےتواسےوہ حاصل کرےگا"أو إمـراۃ یـنـکـحھا" اوراگرعورت کی غرض ہےتووہ اس عورت کوحاصل کرلےگا"فھـجـرتـه إلی ماھاجرإلیه" تواس کی ہجرت اسی کے لئے شمارہوگی، جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہے، یہ حدیث حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے موقع پرارشادفرمائی کہ جب صحابہ مکہ سے مدینہ ہجرت فرمارہے تھے، تو آپ کوایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ اس کوایک عورت سے محبت تھی، اس لئے اس کی وجہ سے ہجرت کی، چونکہ وحی کے ذریعہ صحابہ کی تربیت سے متعلق آپ کو معلوم ہوجاتا تھا، اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ارشادات فرماتے تھے اور جہاں پانی ہوتا تھا یا نشیب ہوتا تھا یا جہاں پرفراز ہوتا تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بھانپ لیتے تھے، یا آسمانی وحی کے ذریعہ اس کا پتہ چل جاتا تھا پھر حضور بڑی حکمت سے، بڑی دانائی سے اس کی اصلاح فرماتے تھے، چنانچہ یہاں پر یہ حدیث نقل فرما کر یہ ارشادفرمایا کہ دیکھو! اگرتم نے یہ ہجرت کی ہے اورتمہارا ہجرت کرنا اللہ کی رضامندی ہے تب توتم کو اجر ملے گا اوراگرتم نے یہ ہجرت دنیوی غرض کے لئے کی ہےتو پھرتمہیں اس کا اجراللہ کی طرف سےنہیں ملے گا، اس لئے ہر دینی عمل میں اللہ کی رضا مندی مقصود ہونی چاہئے، توپھر وہ عمل اللہ کے یہاں مقبول ہوتاہے، اس روایت کوامام بخاری اورامام مسلم دونوں نے اپنی اپنی کتابوں میں نقل کیاہے، جواصح الکتب سمجھی جاتی ہیں، اوربھی دوسرے بہت سے محدثین نے اس حدیث کو نقل کیا۔

اللہ تعالی ہمارے کہنے کواوراس پڑھنے کوقبول فرمائے اور ہماری زندگی میں حدیث کوسمجھنے اورحدیث پرعمل کرنے کی توفیق عطافرمائے، ان بچیوں نے بھی جن کا حدیث سے رشتہ جڑرہاہے، اللہ تعالی اس کے رشتے کوقبرتک برقراررکھے۔

فضائل

رمضان کے دوسرے عشرہ کی فضیلت

حمید اللہ قاسمی کبیر نگری

رمضان المبارک کا پورا مہینہ اور اس کی ہر ہر ساعت ہمارے لئے سعادتوں کا پیغام اور خدائے واحد کی بے پایاں رحمتوں کی نوید بن کر آتی ہے، یقیناً یہ مہینہ ہمارے لئے ہر اعتبار سے قیمتی ہے، اس لئے اس مہینہ کی عظمتوں اور برکتوں کو مکمل طور پر حاصل کرنا ہر مؤمن بندے کا شیوہ ہونا چاہئے، رمضان میں روزہ کی اہمیت کے بارے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اہم نکات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ روزہ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک اخلاق کو تو اپنے اندر پیدا کرلے، جس کو صمدیت کہتے ہیں، وہ یہ ہے کہ امکانی حد فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہوجائے، جب انسان اپنی خواہشات پر غالب آجاتا ہے تو اعلیٰ علیین اور فرشتوں کی حدود تک پہنچ جاتا ہے، اور انسان کی کامیابی کی یہی دلیل ہے، بہر حال اس وقت رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے، رمضان کے پورے مہینے کی عظمت کے سلسلہ میں علماء کرام نے جگہ جگہ بیان فرمادیا ہے، اس لئے پورے رمضان کی فضیلت واہمیت سب پر عیاں ہے، مگر اس مہینہ کے دوسرے عشرہ کی الگ سے جو خصوصیت ہے اس کی ایک الگ شان ہے، جس کو اس وقت بیان کرنا ہے۔

رمضان کی فضیلت واہمیت اس مہینہ کے دوسرے عشرہ میں خاص طور سے شامل ہے، جس میں اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں کو مغفرت کا پروانہ دینے کو کہا ہے، جس کی ہر مسلمان کی تمنا ہوتی ہے، ہر انسان یہی سوچتا ہے کہ میری کسی نہ کسی طرح مغفرت ہوجائے۔

آقائے مدنی، کالی کملی والے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو تین عشروں میں تقسیم کیا ہے اور تینوں کی الگ الگ خصوصیتیں بیان کی ہیں، حدیث کے الفاظ ہیں: "اولــــه رحـمة، او سطه مغفرة، وآخره عتق من النار"۔

یعنی رمضان کے پہلے عشرہ میں رحمتیں خوب لٹائی جاتی ہیں اور دوسرے عشرہ میں بندوں کی مغفرت کا پروانہ عطا کیا جاتا ہے اور آخری عشرہ میں جہنم سے نجات کی خوشخبری سنائی جاتی ہے، اس حدیث سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ رمضان کے دوسرے عشرہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مغفرت کرتے ہیں، جس کی وجہ سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے عشرہ میں خاص طور سے اپنے صحابہ کو استغفار کرنے اور اپنے گناہوں پر نادم و پریشان ہونے کے ساتھ آہ وزاری کرنے کی ترغیب دیتے تھے اور کہتے تھے کہ اے لوگو! یہ رمضان کا دوسرا عشرہ ہے جو مغفرت کا ہے، اس عشرہ میں اللہ سے مغفرت کی دعا کرو، اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور آپ کی مغفرت کرے گا۔

رمضان المبارک کے دوسرے عشرہ میں جس دعا کو پڑھنے کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ یہ ہے "استغفر اللّٰه ربی من کل ذنب واتوب الیه" بہر حال اس عشرہ کی جو فضیلت واہمیت ہے اس کا اندازہ "او سطه مغفرة" سے لگایا جاسکتا ہے، پیر کامل شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ "ماہ رمضان کے دوسرے عشرہ میں چار عادات کثرت سے اپناؤ اور اس پر ثابت قدم رہو، دو سے اپنے رب کو راضی کرو، ان میں سے ایک عادت یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور دوسری عادت یہ ہے کہ اللہ سے مسلسل بخشش و مغفرت کی دعا کرو، بقیہ دو عادات وہ ہیں جن کے بغیر تمہارا چارہ نہیں، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور جہنم سے اس

کی پناہ مانگو“۔(غنیۃ الطالبین صفحہ ۴۵۵)

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دوسرے عشرہ میں خطبہ دینے کے لئے ممبر پر تشریف لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے عرض کیا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، تو تمام صحابہ منبر کے قریب ہو گئے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا (آمین) جب دوسرے پر رکھا تو پھر کہا (آمین) اور جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا (آمین) کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ کو تعجب ہوا کہ آخر آج اس طرح کا معاملہ کیوں پیش آیا؟ بہر کیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ! آج اس طرح کا معاملہ کیوں پیش آیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میں نے پہلے زینے پر قدم رکھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ ”ہلاک ہو جائے وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اپنی مغفرت نہ کرا سکا“ تو میں نے کہا آمین، اسی طرح جب میں نے دوسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا کہ ”ہلاک ہو جائے وہ شخص کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا، تو میں نے کہا آمین، اسی طرح جب میں تیسرے زینے پر قدم رکھا تو انہوں نے فرمایا کہ ”ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے میں پایا اور اپنے آپ کو جنت میں داخل نہ کرا سکا“ تو میں نے کہا آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے خاص طور پر یہ بتلانا چاہ رہے ہیں کہ اے میرے صحابہ! اگر تم میں سے کوئی رمضان المبارک کا مہینہ پائے تو چاہئے کہ وہ اپنی مغفرت اور بخشش کرالے، چونکہ اللہ تعالی رمضان کے دوسرے عشرہ میں خاص طور سے بخشش اور مغفرت کے لئے پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ ”ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا جس کی میں بخشش کروں“ اس لئے اے مسلمانو! اس عشرہ کا خیال رکھو اور اپنی اپنی بخشش اور مغفرت کرالو۔ ❁❁❁

مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کی

اہم تصانیف

۱- مختصر تجوید القرآن (بروایت حفص اردو) ۱۰/روپئے

۲- بچوں کی تمرین التجوید (تجوید کے قواعد، مشق اور طریقہ تدریس اردو) ۱۰/روپئے

۳- جیب کی تجوید (تجوید کے ضروری قواعد کا پاکٹ سائز مجموعہ) ۳/روپئے

۴- ریاض البیان فی تجوید القرآن (بروایت حفص عربی) ۲۰/روپئے

۵- رہنمائے طریقت (شریعت وطریقت، تصوف وسلوک، اخلاق حمیدہ ورذیلہ) ۱۰/روپئے

۶- مراجع الفقہ الحنفی ومیزاتہا (فقہ حنفی کے مراجع اوران کی خصوصیات، عربی) ۵/روپئے

۷- الامامۃ فی الصلاۃ مسائلہا واحکامہا (امامت کے مسائل واحکام، عربی) ۳۰/روپئے

۸- التدخین بین الشرع والطب (تمباکو ونشہ آور چیزیں وغیرہ، عربی) ۲۰/روپئے۔

۹- حیات عبدالرشید (حضرت رائے پوری کے خلیفہ حضرت حافظ عبدالرشید صاحب رائے پوریؒ کی سوانح حیات) ۵۰/روپئے

۱۰- سیرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ (حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب کے والد ماجد کی سوانح حیات) ۵۰/روپئے

۱۱- تذکرہ مولانا سید محمد میاں دیو بندیؒ (مولانا محمد میاں شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی وناظم اعلی جمعیۃ علماء ہند کے حالات زندگی اور کارنامے) ۵۰/روپئے

۱۲- تذکرہ حکیم الامت حضرت تھانویؒ (مولانا اشرف علی تھانوی کے مختصر حالات زندگی) ۸/روپئے

۱۳- تذکرہ علامہ سید سلیمان ندویؒ (علامہ ندویؒ کے مختصر حالات زندگی) ۸/روپئے

۱۴- تذکرہ حضرت مدنی (حضرت سید حسین احمد مدنی کے مختصر واہم حالات) ۸/روپئے

۱۵- چند مایہ ناز اسلاف قدیم وجدید (انیس بزرگوں کے حالات) ۱۵۰/روپئے

۱۶- مقالات ومشاہدات (مختلف موضوعات پر ۲۷/مضامین کا مجموعہ) ۳۰/روپئے

۱۷- مکتوبات اکابر (۲۰/بزرگوں کے خطوط کا مجموعہ) ۳۰/روپئے

۱۸- چندہ دینے، دلوانے اور لینے کے آداب واصول ۱۰/روپئے

۱۹- افکار دل (۳۰/تقریروں کا مجموعہ) ۱۰۰/روپئے

۲۰- تذکرہ حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری ۲۰۰/روپئے

۲۱- مدارس کا نظام تحلیل وتجزیہ ۲۰/روپئے

۲۲- سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/روپئے

۲۳- میری والدہ مرحومہ (نقوش وتأثرات) ۱۵/روپئے

۲۴- قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت ۱۰/روپئے

۲۵- لڑکیوں کی اصلاح وتربیت ۱۵/روپئے

۲۶- تذکرہ حضرت حافظ عبدالرشید رائے پوری ۱۰/روپئے

۲۷- نقوش حیات (تذکرہ حضرت مولانا عبدالرحیم متالا)

ملنے کا پتہ

مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور (یوپی)

یادرفتگاں

آہ! محمد سعید امینی

حسرت ہی رہی کہ دوبارہ ملاقات نہ ہوسکی

مولانا فتح محمد ندوی جامعہ ملیہ، دہلی

جناب مولانا محمد سعید امینی صاحب سے پہلی مرتبہ ملاقات چنڈی گڑھ میں جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ندوی کے توسط سے ہوئی، اور پہلی ہی ملاقات میں ان کی شخصیت کا رنگ ان کے کریمانہ اخلاق اور شریفانہ طبیعت کی وجہ سے میرے اوپر چڑھ گیا اور ایسا چڑھا کہ ہم ایک دوسرے سے ایسے بے تکلف ہوگئے کہ گویا ہماری برسوں سے شناسائی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تعلق خاطر اور رسمی شناسائی طبیعت میں ہم آہنگی کی وجہ سے محبتوں میں تبدیل ہوگئی، پھر چنڈی گڑھ میں گزارے ہوئے دو یا تین دن ان کی معیت میں میری زندگی کے یادگار لمحات میں سے ہیں، ہر دن امتحان سے فارغ ہونے کے بعد ہم لوگ چنڈی گڑھ کے تاریخی اور تفریحی مقامات کو دیکھنے کے لئے نکل جاتے، اتفاق سے ایک روز ہم لوگ چنڈی گڑھ کے ایک ثقافتی میلے میں چلے گئے جہاں پر بہت سے ایسے تفریحی سامان اور عجوبے موجود تھے جو ہم نے یا ہماری طرح دوسرے لوگوں نے پہلی مرتبہ دیکھے ہوں گے، آخر انہیں تعجب خیز لمحات کے دوران ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ہمارے دوست ثناء اللہ ندوی اور محمد نواب خان نے کہا کہ ہم لوگوں کو اس ہینڈولے میں جھولنا چاہئے، میں نے اور سعید بھائی نے اس میں جھولنے سے بالکل انکار کردیا؛ لیکن دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے بار بار انکار کے باوجود ان لوگوں نے اس کے ٹکٹ خرید لئے، دراصل ہم ابھی تک ان کی چالاکی اور اسکے پیچھے ان دونوں کے مقصد کو سمجھ ہی نہیں پائے تھے، جب ان کا اصرار حد سے تجاوز کو پہنچ گیا تو ہم دونوں بھی اس کشتی نما ہینڈولے میں جھولنے کے لئے تیار ہوگئے، جھولنے کے لئے جب ہم نے اس میں قدم رکھا تو سعید بھائی اور میری ہنسی تو بالکل ختم ہوگئی؛ لیکن ثناء اللہ اور نواب صاحب کی ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی؛ کیونکہ وہ دونوں لوگ اس سے پہلے اس میں جھول کر جا چکے تھے اور ان کو اس کے تمام چلتے وقت کے خطرات اور ہولنا کی کا علم بھی تھا اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم تھا کہ اس میں کہاں بیٹھ کر زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور کہاں نہیں، اس لئے انہوں نے ہمیں سب سے آخر میں بیٹھنے کے لئے کہا، ہم نے انکار بھی کیا؛ لیکن وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور ہمیں اوپر والی سیٹ پر بیٹھا دیا، ہنڈولا جیسے ہی چلنا شروع ہوا تو وہ دونوں اس کے درمیانی حصے میں آگئے جہاں دقت اور خوف زیادہ محسوس نہیں ہوتا، اب ہنڈولے کی رفتار بڑھنی شروع ہوئی، تو ان دونوں کو ہنسی اور ہماری حالت خراب! جب ہنڈولا اوپر کی طرف جاتا تو اس وقت ایسا محسوس ہوتا کہ جانے اب کیا ہو جائے، دل کی کیفیت بالکل بدل جاتی اور پورا جسم ایسا ہو جاتا کہ جیسے ہوا نکل گئی ہو؛ لیکن جب نیچے کی طرف آتا تو کچھ سکون اور ہلکی سی ہنسی چہرے پر آتی، تو ان نیم فرصت لمحات میں آنکھ کھول کر میں سعید صاحب کو دیکھتا، جو سامنے والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے، تو سعید بھائی کی حالت دیدنی ہوتی، ان کے چہرے پر ہنسی دور دور تک دکھائی نہیں دیتی تھی، بلکہ خوف کے بادل اور ہوائیاں اڑی ہوئی دکھائی دیتی، دس یا پندرہ منٹ کی اس نیم جان لیوا کشمکش کے بعد سعید بھائی کا چہرا غصے سے سرخ، کسی سے بات کرنے کو تیار نہیں، کچھ دیر کے بعد ہلکی سی غرائی آواز میں مجھ سے کہا کہ مجھے چکر آ رہا ہے، پکڑ کر چلو جب میں نے ان کو پکڑا تو ان کو بڑی شدت سے بخار بھی تھا، ان کی یہ دکھ بھری حالت دیکھ کر مجھے

کچھ احساس ہوا اور زبردستی اپنی ہنسی پر کنٹرول کیا جلدی سے نواب صاحب اور ثناء اللہ دونوں تھری ویلر کرا کے غائب ہو گئے، میں ان کو اس حالت میں قیام گاہ پر لے کر آیا، راستے میں وہ اپنے میواتی لب ولہجے میں اپنے دل کی بھڑاس بھی نکالتے رہے؛ لیکن اس حالت میں بھی ان کی زبان سے کوئی جملہ ایسا نہیں نکلا جو بداخلاقی یا فحش کلامی پر مبنی ہو بلکہ انہوں نے اپنے تمام غصے کا اظہار مہذب اور شریفانہ انداز میں کیا، یہ ان کی کریمانہ اخلاق اور شریف الطبع ہونے کی واضح مثال تھی کہ واقعی شریف اور نیک لوگ ایسے نازک مقام پر بھی آپے سے باہر نہیں ہوتے اور یہی شریفانہ مظاہرہ دیکھنے کو مل رہا تھا، سعید بھائی کے سخت غصے اور برہمی کے وقت، میں خاموش تماشائی بنے اس تمام منظر کو اور اپنی قیام گاہ کی دوری کو دیکھ رہا تھا، اتنے میں ہم لوگ اپنی قیام گاہ پر پہنچ گئے، میں نے ان کو بخار کی دوا دلائی اور تسلی دی کہ سعید صاحب آپ اب آرام کریں، یہ سب تو دوستوں کے درمیان چلتا ہی رہتا ہے، بہر حال جس حسن خوبی کے ساتھ یہ ڈرامہ ثناء اللہ صاحب اور نواب صاحب نے کیا، اگر ہماری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید وہ بھی نہ سمجھ پاتا۔

اس کے بعد دوسری ملاقات سعید بھائی سے ایک اصلاحی جلسے میں ہوئی جو چھتر پور مدرسہ حیاۃ العلوم چھتر پور کے زیر اہتمام منعقد ہوا تھا ہم لوگ بھی اس میں جناب ثناء اللہ صاحب کی جانب سے مدعو تھے کیونکہ جناب ثناء اللہ صاحب ہی اس اصلاحی جلسے کے روح رواں تھے، اتفاق سے جب ہم نے یہ سنا کہ اس جلسے کی نظامت جناب سعید صاحب کریں گے، تو ہمیں بڑی خوشی ہوئی، وجہ اس کی یہ تھی کہ ہم لوگ سعید صاحب کے اخلاق اور کردار تو چندی گڑھ میں دیکھ ہی چکے تھے لیکن ان کا علمی تبحر اور انداز تخاطب ابھی دیکھنا باقی تھا، جس کا شہرہ عام تھا، جلسہ کا آغاز جناب سعید صاحب کی مختصر تقریر کے بعد تلاوت قرآن کریم سے ہوا، پھر ہر ایک مقرر کو اس کے تعارف کے ساتھ سعید صاحب دعوت سخن دیتے، اس وقت ان کی آواز اور انداز قابل دید بھی ہوتا اور شنید بھی، ان کی گلوگیر آواز کا جادو سامعین پر سر چڑھ کر بول رہا تھا کیا بلا کی غنائیت ان کی آواز میں تھی، ہم بھی محو حیرت اور محو استعجاب تھے آخر جلسے کا خوبصورت اختتام ہوا۔ ہم نے سعید صاحب کو مبارک دی، اور کچھ پر لطف اور پر کیف گفتگو کے بعد (جس میں چندی گڑھ کا بھی ضمناً تذکرہ تھا) جناب سعید سے اجازت لی؛ لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ آج سعید بھائی آخری اجازت ہوگی۔

مولانا سعید مرحوم سے بس یہ دو ملاقتیں ہوئی جن میں دوستی اور تعلق خاطر کے تمام ہی لوازمات اس طور پر ادا ہو گئے کہ گویا سعید صاحب کے پاس وضع داریاں نبھانے کے لئے وقت بہت کم تھا اور رشتے زیادہ تھے اور ان کے تمام حق جلدی سے ادا کرنا تھے اس لئے جس سے بھی ملتے اپنی اعلی ظرفی اور خوش خلقی کا نقش ثبت کر دیتے، سعید صاحب کا یہی معاملہ ہمارے ساتھ بھی رہا، ملاقات اگر چہ ایک یا دو مرتبہ ہی ہوئی؛ لیکن پہلی ہی ملاقات سے یہ احساس سعید بھائی کی طرف نہیں ہوا کہ ہم دوستی کے ان نئے مرحلوں سے گذر رہے ہیں جہاں تکلّفات زیادہ ہوتے؛ بلکہ شاعر کے اس قول کے مصداق سعید صاحب کا معاملہ ہمارے ساتھ ہوا: ع

یہ روح کا رشتہ ہے پہچان پرانی ہے

ابھی سعید بھائی کی عمر پچیس یا چھبیس سال کی رہی ہوگی، اس عمر میں کتنے ارمان دل میں ہونگے، کیا کیا اور کیسی کیسی خواہشیں اس نئی نویلی دلہن کی ہونگی جس کا لباس عروس ابھی میلا بھی نہیں ہوا تھا، کیا امیدیں اس ماں کی ہونگی جس نے اپنے لخت جگر کو اپنے مستقبل کے لئے پالا اور پرورش کیا ہو، کیا آرزو اس باپ کی ہونگی جس نے اپنے نوجوان لڑکے کو اپنے بڑھاپے کا سہارا اور وارث مان رکھا ہو، کیا حالت ان یتیم بچوں کی ہوگی جو ہمیشہ کے لئے باپ کے سایائے عاطفت سے محروم ہو گئے، پروین شاکر کی زبان میں: ع

راکھ کے ڈھیر پہ اب رات بسر کرنی ہے
جل چکے میرے خیمے، میرے خوابوں کی طرح

سب کچھ چھوڑ کر یہ نیم جواں پھول صحراء کو معطر کئے بغیر ہی خزاں

کی نذر ہو گیا، ثناء اللہ صاحب نے ہمیں ان کی وفات کی خبر سنائی اور ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ سعید صاحب کا انتقال کیسے ہوا'' دراصل سعید صاحب کے متعلق ڈاکٹروں نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ ان کو برین ٹیومر یعنی دماغی کینسر ہے، اس جان لیوا موذی مرض کا علم سعید صاحب کو موت سے دو مہینے پہلے ہو گیا تھا، اس کا علم ہونے کے بعد مریض کی کیا کیفیت اور حالت ہوتی ہے، وہ کن کن مرحلوں سے گزرتا ہے کیا کیا تفکرات اس کے دلوں دماغ پر گردش کرتے ہیں، صبر، ضبط اور تحمل کے باوجود اس کو چین نہیں ملتا، آرام کی تمام شکلیں مفقود ہو جاتی ہیں، ہمارے سعید بھائی بھی یقیناً ان تمام مرحلوں سے گذرے ہوں گے؛ لیکن سعید بھائی کے حوالے سے ان کے ملنے والے بتاتے ہیں کہ کبھی کوئی حرف شکایت ان کی زبان پر نہیں آیا بلکہ اس دوران کی نفلی عبادت اور ذکر و اذکار بڑھ گیا تھا۔

دو مہینے کے بعد جب ان کے آپریشن کا وقت آیا، تو آپریشن روم میں جانے سے پہلے غسل کیا، دو رکعت نماز ادا کی، اس بعد یٰسین شریف پڑھی، اپنے تمام دوست و احباب، ماں باپ بھائی بہن اور بیوی بچوں سے معافی تلافی کر کے آپریشن روم چلے گئے اور ہمیشہ کے لئے ابدی نیند سو گئے، یہ حسن خاتمہ سعید بھائی کے نیکیوں کے اضافے اور اللہ کے نزدیک مقبول ہونے کی دلیل ہے۔

صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے! **اعلان** صدقہ جاریہ میں حصہ لیجئے!

مرکز احیاء الفکر الاسلامی کے تحت چلنے والے ادارہ ''جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ'' میں ایک اسلامک سینٹر کا قیام عمل میں آیا ہے، جس کا تعمیری کام تکمیل کے قریب ہے، جس میں دارالافتاء، مجلس صحافت اسلامیہ، دارالبحوث والنشر، شعبہ کمپیوٹر، دفتر ماہنامہ ''نقوش اسلام'' وغیرہ ہوں گے، جس میں مختلف سائز کے کمرے اور ایک وسیع ہال ہے، اس کا مجوزہ نقشہ ٹائٹل پر چھپا ہوا ہے، اس تعمیر کی تکمیل میں تقریباً ۲۵/لاکھ روپئے کا خرچہ آئے گا، اہل خیر حضرات سے خصوصی گزارش ہے کہ اس کی تعمیر میں حصہ لے کر اپنے لئے صدقہ جاریہ بنائیں، اللہ تعالیٰ معاونین کو دونوں جہاں کی کامیابی و سرخروئی عطا فرمائے۔

چیک وڈرافٹ پر یہ لکھیں
Markazu Ihyail Fikril Islami Muzaffarabad.
Saharanpur(U.P)Pin.247129. Mob.09719831058
A/C No. 30416183580,S.B.I

ناظم تعمیر و ترقی
مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفر آباد، سہارنپور (یوپی)

Pictures\2012-09-05\Mail0001.JPG not found.

صدائے رمضان

اے لوگو! مجھ سے اپنا دامن بھر لو

مولانا سید محمد ریاض ندوی استاد مرکز احیاء الفکر الاسلامی

اے مسلمانو! بیدار ہو جاؤ، میں آ گیا ہوں، اے آخری نبی اور آخری شریعت کے ماننے والوں، خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ، میں حاضر ہوں، اے شریعت محمدی کے علمبرداروں، میں رحمتوں کا خزانہ لے کر حاضر ہوں، اور اے علماؤں وصلحاؤں اور اے رئیسوں وفقیروں اور اے کاشکاروں ومزدورو! میں سب کے لئے آیا ہوں، اور میرا مقصد آپ حضرات کو ایک مخصوص وقت سے ایک مخصوص وقت تک بھوکا پیاسا رکھنا نہیں ہے، بلکہ آپ کے نامۂ اعمال میں حسنات کا اضافہ کرانا چاہتا ہوں اور آپ کو ایسا بنانا چاہتا ہوں کہ آپ کے پاس سیئات ومعصیات کا گذر نہ ہو، چونکہ میرے رب نے مجھے اسی لئے بھیجا ہے، کہ تم کو ایسا بنا کر چھوڑوں، کہ گویا تم سے کوئی گناہ سرزد ہی نہ ہو، اور گویا کہ ایسے معصوم بن جاؤ، کہ آج ہی ماں نے اپنے پیٹ سے جنا ہو، میرے رب نے میرے بارے میں ایک حکم تمام امت محمدیہ پر نازل کیا ہے، جو تم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا:" یاایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون" یہ ہے وہ حکم کہ اے میرے رب پر ایمان رکھنے والوں تم پر مجھے فرض کر دیا گیا، جیسا کہ تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا، تاکہ تم متقی بن جاؤ، پرہیزگار بن جاؤ، میرے رب سے ڈرنے والے بن جاؤ، مجھے دیکھنا ہے کہ تم میرے رب کا کتنا حکم مانتے ہو؟ اس کے فرامین پر کتنا عمل پیرا ہوتے ہو؟

ارے تم نے تو میرا انتظار شعبان سے کیا تھا اور شعبان کو میرا مبشر سمجھ کر استقبال کیا تھا، اور بہت سوں نے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے نکلے ہوئے ان الفاظ کو دہرایا تھا:"اللھم بارك لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان" اور بہت سوں نے اس سے قبل بھی میرے گن گائے تھے، جن کو میں بہت زیادہ پسند ہوں، اور جن کو مجھ سے بہت زیادہ پیار ہے، اور شعبان ہی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن منبر پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا تھا"ایھا الناس قد اظلکم شهر رمضان شهر عظیم شهر فیه لیلة خیر من الف شهر، جعل اللّٰه صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه، ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه وهو شهر الصبر، والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه رزق المؤمن" آخری نبی نے اس طرح فرمایا تھا، اے لوگوں رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے، بڑا عظیم الشان مہینہ ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے، اللہ نے اس مہینہ کے روزے فرض کئے ہیں اور رات کے قیام تراویح کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے، جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا، یہ صبر کا مہینہ ہے، اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ غم خواری اور غمگساری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔

اے مسلمانو! یہی تو وہ الفاظ تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے تھے، اسی وجہ سے تمام لوگ میرے آنے کی علامت دیکھنے کے لئے اونچے اونچے قلعوں پر چڑھ گئے، کوئی شخص ایسا نظر نہیں آتا تھا جو آسمان کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے نہ دیکھ رہا ہو، اور میری تلاش وجستجو میں اپنا وقت نہ لگا رہا ہو، ہر شخص کی یہی آواز اور

خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے، جیسے کسی کو کانوں کان خبر لگی، تو مسرت کی لہر دوڑتی چلی گئی، تمام مسلمانوں کی زبان پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا"هلال رشد و خير، اللّهم أهله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والتوفيق لماتحب وترضى"۔

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی اپنی ایک تاریخی تقریر جس پر آپ نے رمضان کی زبانی گفتگو کی ہے، یوں گویا ہیں اے روزہ دارو! قرن اول میں تو میرا استقبال بڑے جوش وخروش سے ہوتا تھا، اور میری آمد کے لوگ بہت پہلے سے منتظر رہا کرتے تھے، اور لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت میں آتا تھا، جو کہ دوسروں کو بھی محسوس ہوتا تھا، یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک دو دو ٹکڑے لیکر نوافل میں مشغول ہو جاتے تھے، قرآن پاک کی تلاوت کرتے اور نمازوں میں مشغول ہو جاتے تھے، اور جب سحر قریب ہوتی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور جس کو جو میسر آتا، اس سے سحر کر لیتے، اور پھر مساجد کی راہ لیتے، لیکن آج اگر آپ میں سے کوئی تھوڑی دیر عبادت کر بھی لیتا ہے، اور پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے، تو وہ سمجھتا ہے، دن میں جتنا چاہے سوئے، چنانچہ دیکھئے بہت کم روزہ دار ایسے ملیں گے جو روزہ کی حالت میں اپنا کام خود بخوبی انجام دیں، بلکہ اکثر خاصہ دن کا حصہ نیند یا غیبت وچغلی میں صرف کر دیتے ہیں۔

جب کہ صحابہ وتابعین کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا، وہ رمضان میں عبادت کے ساتھ ساتھ مشقت بھی برداشت کرتے تھے اور کبھی تو روزہ کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے، رمضان میں ان میں قوت اور نشاط کا راور بڑھ جاتا تھا میں نے ان کے اخلاق میں فرق نہیں پایا، غیبت فحش کلامی اور بدگوئی سے ان کا زندگی بھر کا روزہ تھا، لیکن رمضان میں بھی پاک زبان، پاک نفس، اور پاک باطن رہتے تھے، اور ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے، اگر ان میں سے کوئی کسی شخص کو گالی دیتا، یا لڑنے کے درپہ ہوتا، تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ "انا صائم" میں روزہ دار ہوں، اور میری آمد پر وہ لوگ نیکی کے اور غم خواری کے بے حد حریص ہوتے، اور ہوا سے مقابلہ کرتے، ان کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہوتا"كان رسول اللّه صلى الله عليه وسلم اجود بالخير من الريح المرسلة" جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوتے تھے، روزہ دار کو افطار کرانے، غلاموں کو آزاد کرانے، ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے، اسی وجہ سے فقراء ومساکین میرے شدت سے منتظر رہتے تھے، لوگ اپنے اپنے مشاغل میں روزہ گزارتے؛ لیکن اللہ اور اس کے رسول کے فرمان سے غافل نہ ہوتے، اور نہ بیع وتجارت نے ان کو اللہ کی یاد اور نماز باجماعت سے بیگانہ کیا، مساجد کا حال اس وقت یہ ہوتا تھا اگر کوئی جائے، تو ذکر ہی آواز کانوں میں پڑتی تھی۔

لیکن اب جب کہ میں ان ایام میں لوٹتا ہوں تو خشوع واخلاص اور ایمان واحتساب میں بہت کمی پاتا ہوں، اور میرا روحانی اثر زائل نظر آتا ہے، اور تقوی و پاکیزگی، عفت وعصمت، صدق وامانت، لذات نفس سے رغبت، دنیا کی فکر اور آخرت سے بے رغبتی پاتا ہوں اور سوچتا ہوں وہ انسان کہاں چلے گئے، جو میری اتنی قدر کرتے تھے، اور مجھے چند روز کا مہمان سمجھ کر مجھے عزت دیتے تھے، میرے لئے راتوں کو جاگتے، اور دنوں کو روزہ رکھ کر محنت کرتے تھے، اور جب میرا وقت ختم ہوتا اور روانگی کا وقت ہوتا تو بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کرتے، آنسو کسی طرح تھمتے نہیں تھے، آہیں قرار پاتی نہ تھی، اور لبوں پر یہ کلمات ہوتے تھے، خوایا کہیں آخری ملاقات نہ ہو، یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک جھلک۔

لیکن اس صدی میں تو اس کے برعکس ہے، میرے آتے ہی بعض نوجوان تو یہ کہتے ہیں کہ اوہو! گرمی بڑی سخت ہے، اور رمضان سر پر ہے، لیکن چلئے وہ میرا احترام تو کر لیتے ہیں، بعض تو وہ ہیں کہ مبارک

تیس روز گزر جاتے ہیں، وہ ایک بھی روزہ نہیں رکھ پاتے ، یہاں تک کہ سیدالامام جمعہ کے دن بھی روزہ نہیں رکھتے ، ایسے لوگوں کے بارے میں تو میرے رب کا فیصلہ بھی شاید صحیح نہ ہو، ویسے تو میرا رب بڑا غفور رحیم ہے، اس نے مجھ کو اسی لئے بھیجا ہے، کہ میں خواہشات کو توڑ کر انسان کو روحانی راحت پہنچادوں، اور انسانی زندگی میں ایک ایسا فرق اور امتیاز کروں، کہ بے حس انسان کو بھی اپنے سابقہ طرز زندگی، غفلت شعاری اور دنیاوی انہاک میں تخفیف کا باعث ہو، میں ایک مہمیز کا کام کرتا ہوں، جو سوتی ہوئی طبیعتوں کو جگانے ، بجھے ہوئے دلوں کو گرمانے، آتش محبت کو بھڑکانے ، اور دبی ہوئی چنگاریوں کو ابھارنے کا سامان پیدا کرتا ہے، میں ہر سال ہر شخص کو اپنی سطح سے ترقی دینے کے لئے آتا ہوں، ہر شخص عمل، روحانیت، ذکر وعبادت، تعلق باللہ، اخلاص وجفاکشی ومجاہدہ ، ایثار وغم خواری اور مواساۃ کی جس منزل ومقام پر ہوتے ہیں، ہر نیا رمضان اس کو اس سے آگے بڑھانے اور زیادہ بلند منزل کا شوق دلانے کے لئے آتا ہے۔

تو ایسے مسلمانو! یہ میرا احترام صحیح نہیں ہے، اگر آپ اس طرح کا رویہ میرے ساتھ رکھو گے، تو میری رحمتوں سے محروم رہو گے، اور اگر میرے مطالبات کو گلے سے لگایا اور ان پر عمل پیرا ہوئے، تو لعل وگہر آپ کی جھولی میں ڈلیں گے، میرے ہوتے ہوئے ، غیبت ، لڑائی ، جھگڑا، گالی گلوچ بے حیائی، جھوٹ سے احتراز لازمی ہوگا کیونکہ حدیث شریف میں ہے "من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة ان يدع طعامه وشرابه" جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس بات کی بالکل ضرورت نہیں کہ آدمی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے، میں تو آپ کے لئے زہد ومجاہدہ اور صبر کا پیغام لایا ہوں، میں بھوک پیاس اور شب بیداری کا سفیر ہوں، اور کھانے پینے اور دوسری دنیاوی لذتوں سے ہاتھ روکنے کے لئے آیا ہوں اور جو شخص احتساب نیت اور خوش دلی وخوش اخلاقی سے میرا ساتھ دے گا تو اس کا بدلہ بھی خدا تعالی اس کو خود عطا فرمائے گا، آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ضرور سنی ہوگی اور بعض نے تو پڑھی بھی ہوگی "كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة عشرا مثالها الى سبعة مائة ضعف قال الله عزوجل الا الصوم فانه لي وانا أجزى به يدع شهوته وطعامه من أجلي"

انسان کے ہر اچھے عمل میں دس گنے سے لیکر سات سو گنے تک اضافہ کیا جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا کہ سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے، اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، بندہ اپنی خواہشات نفسانی اور اپنا کھانا پینا صرف میرے لئے چھوڑتا ہے، اور فرمایا "جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے، قیامت کے دن اس سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے اور جب وہ داخل ہو جائیں گے تو دروزاہ بند کر دیا جائے گا، اور پھر اس میں کوئی داخل نہ ہو سکے گا"۔

آپ کو کھانے پینے میں اعتدال اور دوسروں کی مدد کر کے میرا ساتھ دینا پڑے گا، میں دولت مندوں اور خوشحال لوگوں کو بھوک کا تجربہ کراتا ہوں تا کہ وہ غریبوں کی بھوک، ان کی بدحالی، اور ان کے فاقہ کو دیکھ کر، ان کے تعاون کے لئے آمادہ ہوں اور رحم کا جذبہ ان کے اندر پیدا ہو، میں ایک اہم رات بھی اپنے ساتھ لیکر آیا ہوں، جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" من قام ليلة القدر ايمان واحتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه " جو شخص شب قدر میں اللہ پر یقین اس کے وعدوں پر یقین اور اس کے اجر وثواب کے لالچ میں عبادت کرے اس کے سب پچھلے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

تو اے میرے مہمان نوازو! میں تو صرف تیس دن کے لئے آیا ہوں، اگر میری خاطر تواضع ومدارات کی ہے، تو میں تم کو بے گناہ معصوم بنا کر کے چھوڑوں گا اور آخرت میں تم کو اس کا بہترین اجر ملے گا، نیز آپ کی آئندہ زندگی صحیح نہج پر گزرے گی۔

❁❁❁❁

آداب معاشرت

اسلامی آداب معاشرت

مولانا محمد عمر قاسمی مجاہد پوری

خالق کائنات نے قرآن کریم میں اور محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ میں ایسے آداب معاشرت بیان فرمائے ہیں جن پر عمل کرنے سے آپس میں اتفاق ومحبت کا ماحول اور اخوت وہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

دل لگی اور تمسخر کی ممانعت:

"یاایھا الذین آمنوا لایسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرامنھم ولانساء من نساء عسی ان یکن خیرا منھن ولاتلمزوا انفسکم ولاتنابزوا بالالقاب"۔(سورہ حجرات رکوع ۱۴)

اے ایمان والو! ٹھٹھا نہ کریں ایک لوگ دوسروں سے، شاید وہ بہتر ہوں ان سے، اورعورتیں دوسری عورتوں سے، شاید وہ بہتر ہوں ان سے، اورعیب نہ لگاؤ ایک دوسرے کو، اور نام نہ ڈالو چڑانے کو ایک دوسرے کو۔(ترجمہ حضرت شیخ الہند)

اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں تین چیزوں کی ممانعت فرمائی ہے: (۱) تمسخر کرنا اور استہزا کرنا (۲) کسی پر طعنہ زنی کرنا (۳) کسی کو ایسے لقب سے پکارنا، جس سے اس کی توہین ہوتی ہو۔

تمسخر کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی اہانت وتحقیر اور اس کے عیب کا اظہار اس طرح کیا جائے جس سے لوگ ہنسیں یا دل لگی کریں جس سے دوسرے کو ایذا پہنچے۔

آیت کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے بدن یا صورت یا قد وقامت وغیرہ میں کوئی عیب نظر آئے تو کسی کو اس پر ہنسنے یا استہزاء کرنیکی جرأت نہ کرنی چاہئے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ شاید وہ اپنے صدق اور اخلاص وغیرہ کے سبب اللہ تعالی کے نزدیک اس سے بہتر وافضل ہو، تمسخر کی بہت سی صورتیں ہیں مثلاً کسی کے چلنے پھرنے، اٹھنے بیٹھنے، بولنے ہنسنے وغیرہ کی نقل اتارنا یا قد وقامت شکل وصورت کی نقل اتارنا، اس کے کسی قول وفعل پر ہنسنا، آنکھ یا ہاتھ پیر کے اشارہ سے اس کے عیب کا اظہار کرنا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دوسرے لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں، آخرت میں اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور اسکی طرف بلایا جائے گا، جب وہ سرکتا اور سسکتا ہوا وہاں پہنچے گا، تو بند کردیا جائے گا، اسی طرح برابر جنت کے دروازے کھولے اور بند کئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ مایوس ہوجائے گا، اور بلانے پر بھی دروازۂ جنت کی طرف نہ جائے گا، ایک شخص کی ریح خارج ہوگئی، لوگ ہنسنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں اس پر تنبیہ فرمائی اور فرمایا جو کام تم سب خود بھی کرتے ہو اس سے کیوں ہنستے ہو۔

بعض لوگ ناواقفیت یا غفلت سے تمسخر کو مزاح خوش طبعی میں داخل سمجھ کر اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں، حالانکہ دونوں میں بڑا فرق ہے، مزاح جائز ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، اس کی شرط یہ ہے کہ اس میں کوئی بات خلاف واقعہ زبان سے نہ نکلے اور کسی کی دل آزاری نہ ہو اور یہ بھی مشغلہ اور عادت نہ بنے، کبھی کبھی اتفاقاً ہوجائے اور جس تمسخر میں مخاطب کی دل آزاری یقینی ہے، وہ حرام ہے اس کو مزاح جائز میں داخل سمجھنا گناہ بھی ہے اور جہالت بھی۔

دوسری چیز جس کی ممانعت اس آیت میں کی گئی ہے وہ "لمز" ہے لمز کے معنی کسی میں عیب نکالنے اور عیب ظاہر کرنے یا عیب پر طعنہ زنی کرنے کے ہیں۔

علماء نے فرمایا ہے کہ انسان کی سعادت اور خوش نصیبی اس میں ہے کہ اپنے عیوب پر نظر رکھے، ان کی اصلاح کی فکر میں لگا رہے، اور جو ایسا کرے گا، اس کو دوسروں کے عیب نکالنے اور بیان کرنے کی فرصت ہی نہ ملے گی، سلطنت مغلیہ کے آخری بادشاہ شاہ ظفر نے خوب فرمایا تھا:

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر
رہے دیکھتے لوگوں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا

تیسری چیز جس سے آیت میں ممانعت کی گئی ہے، وہ کسی دوسرے کو برے لقب سے پکارنا ہے، جس سے وہ ناراض ہوتا ہو جیسے کسی کو لنگڑا لولا، اندھا، کانا کہہ کر پکارنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آیت میں "تنابزوا بالالقاب" سے مراد یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی گناہ یا برا عمل کیا اور پھر اس سے تائب ہو گیا ہو اس کے بعد اس کو اس برے عمل کے نام سے پکارنا مثلاً چور یا زانی یا شرابی وغیرہ، جس نے چوری زنا شراب سے توبہ کر لی ہو اس کو اس پچھلے عمل سے عار دلانا اور تحقیر کرنا حرام ہے، حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کو ایسے گناہ پر عار دلائے جس سے اس نے توبہ کر لی ہے تو اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ اس کو اسی گناہ میں مبتلا کر کے دنیا و آخرت میں رسوا کرے گا۔(معارف القرآن جلد ۸)

سنت یہ ہے کہ لوگوں کو اچھے القاب سے یاد کیا جائے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص خاص صحابہ کو کچھ لقب دئے ہیں، صدیق اکبر کو "عتیق" حضرت عمر فاروق اور حضرت حمزہ کو اسد اللہ اور خالد بن ولید کو سیف اللہ فرمایا ہے۔

بدگمانی، تجسس اور عیب سے بچو!

"یایها الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم و لاتجسسوا و لایغتب بعضکم بعضاً"۔(سورہ الحجرات رکوع ۱۴)

اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں (اور کسی کے عیب کا) سراغ نہ لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔(معارف القرآن)

اس آیت مبارکہ میں تین چیزوں کو حرام قرار دیا ہے:

(۱) ظن

(۲) تجسس یعنی کسی پوشیدہ عیب کا سراغ لگانا۔

(۳) غیبت۔

ظن کے معنی گمان غالب کے ہیں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ ہر گمان گناہ نہیں ہے، حضرت امام ابوبکر جصاص نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ ظن کی چار قسمیں ہیں:

حرام: ظن حرام یہ ہے کہ اللہ تعالی کے ساتھ بدگمانی رکھے کہ وہ مجھے عذاب ہی دے گا یا مصیبت میں ہی رکھے گا، اس طرح کہ اللہ کی مغفرت اور رحمت سے گویا مایوس ہے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لَایَمُوتُنَّ اَحدُکُم اِلَّا هُوَ یُحسِنُ الظَّنَّ" تم میں سے کسی کو اس کے بغیر موت نہ آنی چاہئے کہ اس کا اللہ کے ساتھ اچھا گمان ہو اور ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد آیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ "انا عند ظن عبدی بی" یعنی اپنے بندے کیساتھ ویسا ہی برتاؤ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے، اب اس کو اختیار ہے میرے ساتھ جو چاہے گمان رکھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی کے ساتھ حسن ظن فرض ہے، اور بدگمانی حرام ہے، اسی طرح ایسے مسلمان جو ظاہری حالت میں نیک دیکھے جاتے ہیں، ان کے متعلق بلا کسی قوی دلیل کے بدگمانی حرام ہے، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِیاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث" تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ اس لئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ

ہے۔

واجب: مثلاً جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہواور کوئی بتانے والا بھی نہ ہو توظن غالب پرعمل کرنا واجب ہے۔

جائز: جیسے نماز کی رکعتوں میں شک ہو جائے تین پڑھی یا چار تو اپنے ظن غالب پرعمل کرنا جائز ہے۔

ظن مستحب: یہ ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ نیک گمان رکھے کہ اس پرثواب ملتا ہے۔

دوسری چیز جس سے اس آیت میں منع کیا گیا ہے، تجسس یعنی کسی کے عیب کی تلاش اور سراغ لگانا ہے۔

تیسری چیز جس سے اس آیت میں منع کیا گیا ہے وہ کسی کی غیبت کرنا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الغیبة اشد من الزنا" غیبت زنا سے سخت تر ہے، غیبت کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگر چہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہواور اگر وہ بات اس میں نہیں تو وہ غیبت سے بڑھ کر بہتان ہے، اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، لنگڑا کر چلنا، بھی غیبت ہے، بلکہ یہ زیادہ برا ہے، مسلمان بھائی کی غیبت کرنا ایسا گندہ اور گھناؤنا کام ہے، جیسے کوئی اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت نوچ نوچ کھائے، کیا اس کو کوئی شریف انسان پسند کرے گا، بس سمجھ لو غیبت اس سے بھی بری حرکت ہے، حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ شب معراج کی حدیث میں سیدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے لیجایا گیا تو میرا گذر ایک ایسی قوم پر ہوا جن کے ناخن تانبے کے ہیں اور وہ اپنے چہروں اور بدن کا گوشت نوچ رہے ہیں، میں نے جبرئیل امین سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں، جبرئیل نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائی کی غیبت اوران کی آبرو ریزی کرتے تھے۔

دینی بھائیو! یاد رکھو غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں برابر ہیں، البتہ چند صورتوں میں خاص لوگوں کی غیبت کرنا جائز ہے:

(۱) مظلوم شخص ظالم کی شکایت اگر افسر اعلیٰ تک پہنچائے اور اپنے اوپر سے ظلم رفع کرنے کی نیت سے، ظالم کے مظالم بیان کرے تو گناہ نہیں، البتہ ظالم کے عیوب ایسے لوگوں سے بیان کرنا جنھیں اس کو سزا دینے یا مظلوم کے اوپر سے ظلم رفع کرنیکی طاقت نہ ہو بدستور غیبت میں داخل اور حرام ہے۔

(۲) مفتی سے فتوی لینے کے لئے امر واقعی کا اظہار کرنا بھی جائز ہے۔

(۳) عقد خرید وفروخت یا عقد نکاح میں اگر معلوم ہو کہ ناواقفیت کی وجہ سے معاملہ کرنے والے کا نقصان ہوگا تو اس کو نقصان سے بچانے کیلئے حال بیان کر دینا بھی جائز ہے۔

(۴) بدعتی کی بدعت اور خلاف شرع امر کے دور کرنے کے لئے حال بیان کرنا بھی جائز ہے۔

(۵) کوئی شخص ایسے نام سے مشہور ہو گیا جس میں عیب ظاہر ہو مثلاً لنگڑا تو اس نام سے اس کا پتہ بتلانا غیبت میں داخل نہیں ہے، پھر بھی اگر دوسرا پتہ بتلا دو تو بہتر ہے تاکہ غیبت کی صورت بھی پیدا نہ ہو۔

اسلامی آداب معاشرت کے سلسلہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ بھی پڑھئے اور ہدایات کے مطابق زندگی گذار کر سعادت دارین سے دامن بھر لیجئے۔

حدیث نمبر(۱): عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال "اياكم والظن فان الظن اكذب الحديث ولاتحسسوا ولاتجسسوا ولاتنافسوا ولاتحاسدوا ولاتباغضوا ولاتدابروا وكونوا عبادالله اخوانا" ۔(مسلم شریف وبخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ، اس لئے کہ بدگمانی سب سے زیادہ جھوٹی بات ہے، اور کسی کی خفیہ باتوں پر کان نہ لگاؤ، کسی کی کھوج میں مت پڑو، کسی کی نعمت پر رشک مت کرو، ایک دوسرے سے حسد مت کرو، ایک دوسرے سے بغض وکینہ مت رکھو،

ایک دوسرے سے مت کتراؤ، اور بھائی بھائی بن کر اللہ کے محبوب بندے بن جاؤ۔

بدگمانی اور تجسس کا تفصیلی بیان آیت بالا کے ذیل میں آچکا ہے۔

ولاتحسسوو: کسی کی پوشیدہ باتوں پر کان مت لگاؤ، اس کی وجہ سے دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

ولاتنافسوا: ایک دوسرے کی نعمت اور ترقی دیکھ کر رشک مت کرو بلکہ خوش ہوجاؤ کہ اللہ تعالی نے ایک مسلمان بھائی کو نعمت اور دولت عنایت فرماتی ہے۔

ولاتحاسدوا: ایک دوسرے سے حسد مت کرو، حسد نہایت بڑی چیز ہے، حسد کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ہوئی ہے اس کے پاس نہ رہے مجھے ملے یا نہ ملے۔

حسد بمعنی غبطه: غبطہ کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے کے پاس جو مالی یا علمی دولت ہے اس کے پاس بھی رہے، اور مجھے بھی مل جائے، بخاری شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسد (بمعنی غبطہ اور آرزو) صرف دو چیزوں میں جائز ہے:

(۱) وہ آدمی جس کو اللہ تعالی نے مال عطا فرمایا ہے پھر وہ شخص اس مال کو راہ حق میں خرچ کرتا ہے۔

(۲) وہ شخص جس کو اللہ تعالی نے علم اور حکمت عطا فرمایا ہے اور وہ شخص اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے، ان دو چیزوں میں غبطہ جائز ہے، غبطہ کرنے والے کی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اگر مجھے مال و دولت مل جائے تو میں بھی اللہ تعالی کے راستہ میں اسی طرح خوب خرچ کروں گا، دوسری قسم یہ ہے کہ آرزو و تمنا کرے کہ اگر مجھے قرآن و حدیث کا علم مل جائے تو میں خود بھی اس کے مطابق عمل کروں گا، اور دوسروں کو بھی تعلیم دوں گا۔

ولاتباغضوا:

ایک دوسرے سے بغض اور کینہ مت رکھو کیونکہ بغض اور کینہ سے جذبہ انتقام پیدا ہوتا ہے جس سے مسلمانوں کا اتحاد ختم ہوجاتا ہے۔

آپؐ کی حضرت انسؓ کو نصیحت:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے اگر تمہیں قدرت ہو اس بات پر کہ تم اس حالت میں صبح کو اٹھو اور اس حال میں شام کرو کہ تمہارے دل میں کسی کے بارے میں کوئی کھوٹ اور کینہ نہ ہو تو ایسا ضرور کیا کرو۔

پھر فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! یہ میری سنت میں سے ہے اور جو شخص میری سنت کو زندہ کرتا ہے یقیناً وہ مجھے راحت پہنچاتا ہے، اور جو شخص مجھے راحت پہنچاتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی شریف)

ولاتدابروا:

ایک دوسرے سے مت کتراؤ، جب دلوں میں کھوٹ ہوتا ہے تو ایک دوسرے سے ملاقات کرنا سامنے آنا دعا وسلام کرنا گوارہ نہیں ہوتا، دیکھتے ہی کتراتے جاتے ہیں، اس سے اتحاد و محبت کا ماحول نفرت میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

وکونوا عباداللّٰه اخوانا:

آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو، یعنی جیسے ایک باپ کی اولاد اور بھائی بھائی کے درمیان محبت ہوتی ہے۔

حدیث نمبر(۲): عن ابی هريرة رضی اللّٰه عنه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم "لاتحاسدوا ولاتناجشوا ولاتباغضوا ولاتدابروا ولايبيع بعضكم علی بيع بعض وكونوا عباداللّٰه اخوانـاً المسلم لايظلمه ولايخذله ولايحقره"۔ (مسلم شریف)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپس میں حسد مت کرو اور دھوکہ اور فریب دے کر لین دین مت کرو، ایک دوسرے سے بغض و کینہ مت رکھو، ایک

دوسرے سے مت کتراؤ، ایک کی فرد ختگی پر دوسرا مقابلہ نہ کرے اور بھائی بھائی بنکر اللہ کے محبوب بندے بن جاؤ، اور مسلمان دوسرے مسلمان کے بھائی ہیں، اس پر ظلم نہ کریں، مسلمان بھائی کو بے یارو مددگار نہ چھوڑیں، مسلمان بھائی کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں۔

حدیث نمبرایک کے ذیل میں "لاتحاسدو ولاتباغضو ولاتدابروا وکونوا عباداللّٰہ اخوانا" کا بیان آچکا ہے۔

ولاتناجشو:

لین دین میں دھوکا بازی، فریب دہی مت کرو، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ فروخت کرنیوالے کی طرف سے کچھ آدمی مقرر ہوتے ہیں جو خریدار کے سامنے زیادہ قیمت لگادیتے ہیں، اور خریدار دھوکہ میں آکر زیادہ قیمت سے خرید لیتا ہے۔

ولابیع بعضکم علی بیع بعض:

خرید وفروخت میں مقابلہ مت کرو اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص کسی شی کو خرید رہا ہے، ابھی معاملہ طے نہیں ہوا، دوسرا شخص آکر اس شی کو خریدنے لگے، جب تک پہلے شخص کا معاملہ ختم نہ ہو دوسرے مسلمان بھائی کے لئے سودا کرنا منع اور ناجائز ہے۔

المسلم لایظلمہ:

مسلمان بھائی پر ظلم مت کرو، اللہ تعالی کے نزدیک ظلم وستم منحوس ترین چیز ہے، اللہ تعالی قیامت کے دن مظلوم کو ظالم سے ضرور بدلہ دلائے گا، ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ظلم ظالم کے لئے بہت سے تاریکیوں کا سبب بنے گا، یعنی جیسے مومن کے دائیں بائیں، آگے پیچھے نور ہی نور ہوگا، ایسے ہی ظالم کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہر طرف سے اندھیرا ہی اندھیرا رہے گا۔

ولایخذلہ:

مسلمان بھائی کو بے یارومددگار مت چھوڑو، یعنی اگر کسی جگہ مسلمان کی بے حرمتی اور آبروریزی ہورہی ہو تو دوسرے مسلمانوں کو اس کو بے یارومددگار نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اس کی مدد کرنی چاہئے۔

ولایحقرہ:

مسلمان بھائی کو حقیر مت سمجھو ایک حدیث میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا اور آخرت میں کسی انسان کے بدترین ثابت ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کو حقیر اور ذلیل سمجھے۔

حدیث (۳) عن انس رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "لاتقاطعوا ولاتدابروا ولاتباغضوا ولاتحاسدو وکونوا عباداللّٰہ اخوانا ولا یحل للمسلم ان یھجرہ اخاہ فوق ثلاث"۔(ترمذی شریف)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ایک دوسرے سے قطع تعلق مت کرو اور ایک دوسرے سے مت کتراؤ اور ایک دوسرے سے بغض وکینہ مت رکھو اور ایک دوسرے سے حسد مت کرو اور بھائی بھائی بن کر اللہ کے پیارے بندے بن جاؤ اور مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زائد بات چیت دعا سلام چھوڑ دے، اس حدیث مبارکہ میں دو باتوں کا اضافہ ہے: "ولاتقاطعو" اور "ولایحل للمسلم ان یھجران اخاہ فوق ثلث"۔

لاتقاطعوا:

آپس میں قطع تعلق اور قطع رحمی مت کرو یعنی مسلمان مسلمان کے ساتھ قطع تعلق اور قطع رحمی کا معاملہ نہ کریں، کیونکہ قطع تعلق کرنیوالا جنت سے محروم رہتا ہے، حدیث شریف میں ہے: "لایدخل الجنۃ قاطع" ۔(ترمذی شریف)

قطع تعلق کرنیوالے جنت میں داخل نہیں ہوں گے، یعنی سزا بھگتنے سے پہلے جنت میں داخل نہیں ہوسکتے۔

لایحل للمسلم ان یھجرہ اخاہ فوق ثلاث:

مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زائد سلام کلام نہ چھوڑے، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اتفاق اور محبت سے

رہنے کی ترغیب دی ہے، اتحاد واتفاق سے رہنے والوں پر اللہ تعالی کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

مغفرت سے محرومی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیر اور جمعرات کے دن آسمانوں میں مغفرت کے دروازے کھولدئے جاتے ہیں پھر اللہ تعالی ہر اس شخص کی مغفرت فرما دیتا ہے جو کسی قسم کے شرک میں مبتلا نہیں، مگر ایسے دو آدمیوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے آپس میں دعا وسلام بند رکھی ہو۔ (المعجم الاوسط)

حدیث (۴) عن عقبة بن عامر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "المؤمن اخ المومن لايحل لمومن ان يبتاع على بيع اخيه حتى يذر ولايخطب على خطبته حتى يذر"۔ (مسلم شریف)

حضرت عقبہ بن عامر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن کا بھائی ہے اور مؤمن کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی خرید وفروخت کا مقابلہ کرے یہاں تک کہ وہ خود ہی چھوڑ دے اور مسلمان بھائی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے پیغام نکاح کے مقابلہ اپنا پیغام ڈالدے یہاں تک کہ وہ خود ہی چھوڑ دے، حدیث نمبر ۲ رکے ذیل میں بیع کے مقابلہ میں بیع کا بیان ہو چکا ہے۔

ولایخطب علی خطبته:

نکاح کا پیغام دینے میں مقابلہ نہ کرو، یعنی جس مسلمان نے کسی عورت سے رشتہ کے لیے پیغام دیا ہے جب تک وہ انکار نہ کرے دوسرے مسلمان کے لئے پیغام دینا جائز نہیں۔

دینی بھائیو! آیئے مذکورہ بالا آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ میں ہم غور وفکر کریں خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں، اللہ تعالی سب مسلمانوں کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی دولت سے سرفراز فرمائے۔

شیخ برطانیہ، نمونۂ اسلاف

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب متالا

شیخ الحدیث دار العلوم بری، انگلینڈ کی تالیفات

۱- اضواء البیان فی ترجمۃ القرآن

۲- جمال محمدی (۳رجلد)

۳- کرامات وکمالات اولیاء (۲رجلد)

۴- جمال محمد کی جلوہ گاہیں (۲رجلد)

۵- محبت نامے (۳رجلد)

۶- اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۷- حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ اوران کے خلفاء (۳رجلد)

۸- مشائخ احمد آباد (۲رجلد)

۹- بزرگوں کے وصال کے احوال

۱۰- الخطاب الفصيح للنبى المليح صلى الله عليه وسلم

ملنے کا پتہ

Azhar Academy Ltd

54-68 Little Ilford Lane, Manor Park. London E125QA (UK)

وفیات

❁ مارچ کے مہینے میں چیف ایڈیٹر مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کے پھوپھی زاد جناب عبدالواجد صاحب کا سڑک حادثہ میں انتقال ہو گیا، اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔

❁ ۲۷رمئی ۲۰۱۳ء بروز پیر حافظ شوکت علی صاحب جمال پوری کے بڑے بیٹے جناب محمد اشرف صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، اللہ تعالی ان کی مغفرت فرمائے۔

❁ ۲رجون ۲۰۱۳ء بروز اتوار مولانا محمد امجد صاحب ندوی استاد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا۔

❁ ۹رجون ۲۰۱۳ء بروز اتوار کو ماہنامہ نقوش اسلام کے چیف ایڈیٹر مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کے کمپیوٹر کے استاد ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کا مالیر کوٹلہ میں انتقال ہو گیا، اللہ تعالی ان کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے۔

❁ ۱۸رجون ۲۰۱۳ء بروز پیر جناب حافظ نعیم صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، جناب حافظ صاحب ماہنامہ ''نقوش اسلام'' کے چیف ایڈیٹر کے پھوپھا تھے، اور تھانہ بھون کے رہنے والے تھے، ان کی ۹۶ رسال کی عمر تھی۔

''نقوش اسلام'' کے قارئین سے مرحومین کے لیے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت درخواست ہے۔

نئی کتابوں پر تبصرہ

محمد مسعود عزیزی ندوی

نام کتاب: مسلمان عورت (عورت اسلام کی نظر میں)
حصہ اول، دوم وسوم مکمل
نام مؤلف: حضرت مولانا مفتی احمد بن ابراہیم بیماتؒ
صفحات: ۴۶۴/ قیمت: ۹۰/روپئے
ناشر: حافظ اسجد صاحب بیمات، خادم مسجد عمر، ہمیلٹن (کینیڈا)

پیش نظر کتاب حضرت مفتی احمد بن ابراہیم صاحب بیماتؒ کی تصنیف ہے، حضرت مفتی صاحب موصوف دارالعلوم فلاح دارین ترکیسر کے سابق شیخ الحدیث اور گجرات کے امیر شریعت اور جمعیۃ علماء گجرات کے صدر اور دارالعلوم مدنی دارالتربیت کرمالی کے بانی مبانی تھے، انہوں نے یہ کتاب گجراتی زبان میں لکھی تھی، پہلے حصہ کا ترجمہ مولانا یحییٰ حسن قاسمی و مولانا یحییٰ بن مولانا احمد رویدی نے کیا، دوسرے وتیسرے حصہ کا ترجمہ مولانا عبدالعزیز ابن مولانا احمد قاسمی نے کیا، کتاب اپنے موضوع پر حاوی اور بہت اہم ہے، جس سے عورت کے سلسلہ میں اچھی معلومات حاصل ہوتی ہے، مؤلف کے پوتے اور ناشر کتاب اپنی عرض ناشر میں لکھتے ہیں کہ ''انیسویں صدی کے سائنسی انقلاب کے بعد خاص کر مذہب اسلام کے خلاف اعتراضات کا جو دور شروع ہوا، اس کی نظیر ماضی میں کہیں نہیں ملتی، ان اعتراضات میں سے چند حقوق نسواں سے متعلق ہیں، کتاب ہذا میں انہیں اشکالات کے جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے، مصنف نے حریت نسواں، مخلوط تعلیم، مساوات مردوزن اور اختیار طلاق جیسے مختلف موضوعات پر تسلی بخش بحث کی ہے۔

اسلام نے عورت کو جو حقوق عطا کئے ہیں وہ دنیا کے دیگر کسی مذہب اور قانون نے نہیں دئے، اسلام تعلیم نسواں کا منکر نہیں، اگر انکار ہے تو بے پردگی اور مخلوط تعلیم کا، امریکہ اور روس جیسے دنیا کے دیگر ممالک نے الٰہی حدود سے تجاوز کر کے جو قوانین بنائے، انکا اندوہناک انجام دنیا کے سامنے ہے، الغرض مزید تفصیل آپ کے کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمائیں گے''۔

کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ ہے، جس میں عورت کی اہمیت اور اسلام کی ابتداء کے وقت عورتوں کی حالت اور پھر مختلف ادیان و مذاہب اور ممالک میں عورت کی کیا حیثیت تھی، اس کو واضح کیا ہے۔

پھر عورت کے حقوق وفرائض، اور اس کی مختلف حیثیت، اور اس کے لئے اسلامی تعلیمات، اور ازدواجی زندگی کے سلسلہ میں رہنما اصول کا ذکر ہے، غرضیکہ عورت کے سلسلہ میں مختلف موضوعات اور اس کی زندگی کے سلسلہ میں ایک بہترین انسائیکلو پیڈیا یا بہترین شاہکار ہے، اور معاشرت ومعیشت اور پردہ سے متعلق احکام ومسائل اور ضروری معلومات اور ہدایات قرآن وحدیث کی روشنی میں جمع کردی ہیں، کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، امید ہے کہ قارئین کتاب کو حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ سے فائدہ اٹھائیں گے، کتاب دیوبند و گجرات کے تمام کتب خانوں سے مل سکتی ہے۔

نام کتاب: مآثر ومکاتب (حضرت مولانا محمد عبدالمعبود صاحب)
ترتیب: حافظ محمد طیب حقانی
صفحات: ۳۵۲/
ناشر: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ نوشہرہ پاکستان

زیر تبصرہ کتاب بزرگ عالم دین، بقیۃ السلف، معروف مصنف، مؤرخ وادیب، مولانا محمد عبدالمعبود مدظلہ کے علمی وتحقیقی تاریخی وادبی، نقدوجرح، نادر مباحث پر حاوی مضامین، دلچسپ تحقیقات وادبیات پر مشتمل مقالات، اہم دینی علمی اور ادبی کتب پر جائزے وتبصرے اور دلچسپ علم آموز مکتوبات وتأثرات کا حسین گلدستہ ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی لکھتے ہیں کہ ''حضرت مولانا محمد عبدالمعبود مدظلہ عصر حاضر کی یگانہ روزگار، علم وادب اور قلم وکتاب کے حوالے سے منفرد وممتاز شخصیت ہیں، تاریخ وتذکرہ اور وہ بھی حرمین شریفین کا، سیرت وسنت اور وہ بھی موضوع شمائل خصائل نبوی کا، بحث وتحقیق، مسائل ودلائل، اور علمی توضیحات ان کے پسندیدہ موضوعات ہیں، ان کی تصنیفات وتالیفات اور مقالات میں پختگی، شگفتگی، سلاست اور معلومات کی فراوانی کے ساتھ ساتھ استدلال اور استنباط، حکم وعلل، عقیدہ کی اصلاح، عشق رسول اور زبان وادب کی چاشنی بھی پائی جاتی ہے۔

مولانا عبدالمعبود صاحب بلاشبہ اپنی ذات میں ایک ادارہ اور انجمن کا درجہ رکھتے ہیں، ان کا سینہ بے بہا یادوں کا خزینہ ہے، ان کی تصنیفات میں شمائل وخصائل نبوی، تاریخ مکۃ المکرّمہ، تاریخ مدینہ منورہ عظیم علمی شاہکار ہیں، شاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شہزادیاں، امہات المومنین، تذکرہ اہل بیت اطہار، تذکرہ مصنّفین صحاح ستہ جیسی تصانیف ہمارے اکابر اسلاف، سلف صالحین کی علمی عظمتوں کے شکوہ وجلال اور علم وعمل کے کمال واحوال کا ایسا مجموعہ ہیں، جن کے شگفتہ اسلوب اور دل آویز نگارشات سے ایک دنیا استفادہ کررہی ہے۔

مولانا محمد عبدالمعبود مدظلہ اپنی ہمہ جہتی علمی رفعتوں اور قلمی عظمتوں کے باوصف انتہائی سادگی مگر پروقار شخصیت کے مالک ہیں، سنجیدگی، متانت بلکہ علمی عظمت وشرافت آپ کے چہرے سے عیاں ہے، بناوٹ، تصنع، دکھاوے اور ریاکاری سے آپ کو شدید نفرت ہے، عبدیت، عاجزی اور انکساری کے پیکر ہیں، بے تکلفی سے گفتگو کرتے اور خوبصورتی سے مسکراتے اور بڑی دلبری سے ہنستے ہیں، بڑوں پہ نچھاور ہوتے ہیں، چھوٹوں کی قدر کرتے ہیں اور قدر بھی اتنی کہ چھوٹا سمجھتا ہے میں نے واقعتاً کوئی بڑا کام کرڈالا ہے، نوجوانوں اور نوواردوں سے بڑی محبت کرتے ہیں، ان کے کام کی دل کھول کر داد دیتے ہیں اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

مولانا محمد عبدالمعبود صاحب میں جہاں تواضع، حلم، بردباری اور سادگی نظر آتی ہے وہاں وہ علم کی پختگی، معرفت الٰہی، زہد وتقوی، امانت ودیانت جیسے اوصاف حمیدہ سے بھی متصف نظر آتے ہیں''۔

مرتب کتاب مولانا محمد طیب صاحب لکھتے ہیں کہ ''مجھے تو حضرت سے اپنے خاندان کے فرد بزرگ، ایک سرپرست، ایک قریبی محسن کے حوالے سے تعلق خاطر اور محبت ہے، ابا جی سے ہر وقت ان کی کتب، تحریرات، مکاتیب اور تصنیفات کا ذکر سنتا رہتا ہوں، وہ ہمیشہ ہر موقع پر ہمارے ہاں تشریف لاتے ہیں تو ابا جی اور ہمارے خاندان کے تمام افراد عقیدت سے آنکھیں بچھاتے اور دل وجاں سے نچھاور ہوتے ہیں، خود والد صاحب بھی بارہا ان کے ہاں جاتے رہتے ہیں، اور وہاں سے واپسی پر حضرت کی شفقت ومحبت، عنایات اور دلچسپ حالات کی روئیداد سناتے ہیں، اسی حوالے سے اکیڈمی کے بزرگوں نے جب حضرت کے مآثر ومکاتیب کی ترتیب وتالیف کے لئے میرا انتخاب کیا تو میں بے حد خوش ہوا، گویا اپنا ہی کام ہے، اور آسان کام ہے، لیکن کام سنبھالا تو معلوم ہوا کہ کام بڑا اہم، حزم واحتیاط، تحقیق وتخریج، ترتیب وتالیف اور علم وادب کے حوالے سے بڑا علمی کام ہے، یہ بھی حضرت ہی کی کرامت ہے کہ مجھ جیسے کمزور طالب علم، قلم وکتاب کی وادی میں نووارد بھی ''مأثر ومکاتیب'' کی ترتیب وتالیف میں کامیاب ہوگیا ہے''۔

پوری کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے، پہلے باب میں مولانا عبدالمعبود صاحب کے مقالات ومضامین ہیں، دوسرے باب میں ان کی بحث ونظر، تحقیق وتنقید ہے اور تیسرے باب میں ان کے لکھے ہوئے تعارف وتبصرہ کتب ہے، اس طرح یہ کتاب ایک معلوماتی کتاب اور حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب کے مأثر ومکاتیب کو جاننے کا اچھا اور عمدہ ذریعہ ہے، امید ہے کہ قارئین اس سے استفادہ کریں گے۔

نام کتاب: تحفہ زکوۃ وسود کی مذمت
مؤلف: مولانا محمد صادق حبیبی مظاہری معروفی
صفحات: ۴۲۸/
ناشر: شعبہ نشر واشاعت جامعۃ الکوثر جندل نگر، غازی آباد

پیش نظر کتاب حضرت مولانا عبدالجبار صاحب اعظمی سابق شیخ

الحدیث مدرسہ شاہی مرادآباد کے پوتے مولانا محمد صادق کی تالیف ہے، جس میں زکوۃ، صدقات، عشر وخراج، قرض، تجارت، سود کی نحوست اور حلال روزی وغیرہ سے متعلق فضائل ومسائل کا فقہی عبارت سے مدلل ایک جامع علمی اور قیمتی تحفہ پیش کیا ہے، یہ کتاب فقہ وفتاوی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں موصوف نے بڑے عمدہ انداز میں مرتب کردی ہے، اس کے اہم عناوین یہ ہیں:

۱-زکوۃ وصدقات سے متعلق چالیس احادیث۔

۲-قرآن وحدیث کی روشنی میں زکوۃ کے فضائل۔

۳-دین میں زکوۃ کی اہمیت اور اس کا مقام۔

۴-احکام زکوۃ۔

۵-نصاب سے متعلق احکام۔

۶-زیورات اور سونے چاندی سے متعلق احکام۔

۷-اموال تجارت اور استعمالی چیزوں سے متعلق احکام۔

۸-تجارت سے متعلق چند احادیث۔

۹-زمین کی پیداوار اور اس سے متعلق احکام۔

۱۰-عشری زمین سے متعلق مفتیان کرام اور علمائے عظام کے فتاوے اور ان کی تحقیقات۔

۱۱-جانوروں سے متعلق احکام۔

۱۲-قرض سے متعلق احکام۔

۱۳-قرض سے متعلق احادیث۔

۱۴-زکوۃ کی ادائیگی سے متعلق احکام۔

۱۵-مدارس، مساجد، مقابر اور تعمیرات وغیرہ سے متعلق احکام۔

۱۶-فتاوی مظاہر علوم۔

۱۷-زکوۃ میں حیلہ سے متعلق احکام۔

۱۸-فتاوی مظاہر علوم۔

۱۹-بینکوں اور کمپنیوں سے متعلق احکام۔

۲۰-مصارف سے متعلق احکام۔

۲۱-متفرقات۔

۲۲-احکام صدقہ فطر۔

۲۳-سود کی مذمت اور حلال روزی کی فضیلت قرآن وحدیث کی روشنی میں۔

۲۴-حرام کمائی اور حرام غذا پر وعید۔

۲۵-حلال کمائی اور غذا کی اہمیت۔

اس طرح مضامین کی فہرست ہی ۳۹رصفحات پر مشتمل ہے، پھر شروع میں اکابر علماء کی تقریظات وتصدیقات وتاثرات ہیں، جن سے کتاب کی مزید افادیت واہمیت بڑھ جاتی ہے، قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب کو حاصل کر کے فائدہ اٹھائیں، اللہ تعالی مؤلف موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔

نام کتاب: سود ورشوت کی نحوست وحلال روزی کی برکات

مؤلف: مولانا محمد صادق حبیبی مظاہری معروفی

صفحات: ۱۱۰ر

ناشر: شعبہ نشر واشاعت جامعۃ الکوثر جندل نگر، غازی آباد

یہ کتاب بھی مولانا محمد صادق صاحب حبیبی مظاہری کی ایک شاہکار کتاب ہے، جس میں انہوں نے متعلقہ موضوع سے متعلق قرآن وحدیث اور فقہی عبارات کی روشنی میں اچھا خاصہ مواد جمع کردیا ہے، جس پر اکابرین کی تصدیقات ثبت ہیں، اور جن اہم کتابوں سے اس میں استفادہ کیا ہے، ان کی فہرست بھی آخر میں شامل کی ہے جس سے کتاب کے وقیع ہونیکا اندازہ لگایا جاسکتا ہے، اس کتاب کو تمام مسلمانوں کو پڑھنے کی ضرورت ہے، امید ہے کہ لوگ اس کو پڑھیں گے اور فائدہ اٹھائیں گے، اور حرام سے بچیں گے، اور اکل حلال کی کوشش کریں گے، جو وقت کی اہم ضرورت ہے کیونکہ امت اعمال صالحہ کی طرف تو کوشش کررہی اور اکل طیب کی طرف دھیان نہیں، جب کہ قرآن میں عمل صالح سے پہلے اکل طیب مطلوب ہے، اللہ تعالی ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے۔

مرکز کے شب وروز

مرکز میں دومنزلہ عمارت کی تکمیل آخری مرحلہ میں

۲۵؍ستمبر ۲۰۱۲ء کو مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں ''اسلامک سینٹر'' کے نام سے ایک نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا، جس کی تعمیر کا کام چل رہا ہے، اب وہ آخری مرحلہ میں ہے، جس پر تقریباً ۲۵؍لاکھ روپئے کا خرچ آگیا ہے، جس سے مرکز کے ذمہ قرض ہو گیا ہے، اس لئے مخیّرین حضرات سے گزارش ہے کہ اس مد میں خاص طور سے توجہ فرمائیں۔

جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں ختم قرآن اور ختم بخاری شریف

۱۵؍جون بروز سنیچر جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں ۱۵؍لڑکیوں کی بخاری شریف ختم ہوئی، اس موقع پر جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی نے بچیوں کو بخاری شریف کی آخری حدیث پر گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ اب تم عالمہ اور فاضلہ ہو گئی ہو، اس لئے تمہاری ذمہ داری یہ ہو گئی ہے کہ تم اپنے اپنے گھروں میں اور علاقوں میں دین کی تعلیم کا پیغام پہنچاؤ، نیز فرمایا کہ اپنے اعمال کو چاہے وہ ظاہری ہوں یا باطنی درست کرو، اس لئے کہ کل قیامت کے دن انسان کے اعمال واقوال کا وزن ہوگا، اس موقع پر فارغ ہونے والی طالبات کو بخاری شریف کی شرح ''سراج القاری'' اور قرآن کریم کا ترجمہ ''اضواء البیان'' کا ایک ایک نسخہ بھی دیا گیا، اسی طرح ۱۷؍بچیوں نے قرآن کریم ختم کیا، پروگرام میں جامعہ کی پرنسپل اور معلّمات کے علاوہ تمام طالبات اور دیگر حضرات موجود تھے۔

جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں مسابقہ سیرت نبی اکرم

۱۶؍جون بروز اتوار جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے ایک مسابقہ ہوا، جس میں طالبات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، مسابقہ میں اول، دوم، سوم آنیوالی تمام بچیوں کو انعامات سے نوازا گیا۔

مرکز میں مسابقہ اذان

۶؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ کی جامع مسجد میں حجازی لہجہ میں اذان کے عنوان سے ایک مسابقہ ہوا، جس میں مرکز کے بچوں نے شرکت کی، اور مختلف انداز میں اذان دی، مسابقہ میں کامیاب ہونے والے طلباء کو بالترتیب انعامات سے نوازا گیا، جن میں اول محمد سفیان، دوم محمد مدثر، سوم محمد سیف اللہ، محمد شفاعت ہیں، آخر میں مرکز کے روح رواں کی دعا پر مسابقہ کا اختتام ہوا۔

مرکز میں مسابقہ قرأت

۱۳؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ کی جامع مسجد میں مسابقہ قرأت کے عنوان سے ایک پروگرام ہوا، جس میں مرکز کے بچوں نے شرکت کی اور اپنی اپنی صلاحیت کا مظاہرہ کیا، مسابقہ میں شریک ہونے والے طلباء کرام کو انعامات سے نوازا گیا، جن میں اول پوزیشن محمد سفیان، دوم پوزیشن محمد شاداب، اور سوم پوزیشن محمد سیف اللہ نے حاصل کی، اس کے علاوہ تمام مساہمین کو تشجیعی انعامات سے نوازا گیا، آخر میں ماہنامہ نقوش اسلام کے مدیر انتظامی جناب حافظ عبدالستار صاحب عزیزی کی دعا پر مسابقہ کا اختتام ہوا۔

مرکز میں مسابقہ سیرت نبی اکرم

۲۰؍جون ۲۰۱۳ء بروز جمعرات کو مرکز میں مسابقہ سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے منعقد کیا گیا، جس میں جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ کے طلبہ نے شرکت کی، مسابقہ میں شریک ہونے والے طلباء کو انعامات دئے گئے جن میں اول محمد مدثر کو، دوم شاہ نواز کو، سوم نور عالم اور محمد حسن کو دئے گئے، پروگرام مرکز کی جامع مسجد میں ہوا، آخر میں مرکز کے روح رواں کی پرسوز دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

جامعہ عائشہ للبنات چھٹمل پور میں حدیث کی کتاب کا افتتاح

۱۱؍جون ۲۰۱۳ء بروز منگل کو مرکز کے روح رواں مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی مولانا خالد زاہد ندوی کی دعوت پر جامعہ عائشہ للبنات چھٹمل پور تشریف لے گئے، وہاں عربی سوم کی طالبات کے سامنے حدیث کی کتاب ''ریاض الصالحین'' کے افتتاح کے موقع پر خطاب فرمایا جس میں کتاب کے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تفصیل سے روشنی ڈالی اور کہا کہ انسان اپنے کارناموں سے ہی زندہ رہتا ہے، امام نووی اپنی ۴۵؍سالہ مختصر سی زندگی میں بہت سا کام کر گئے، جو ہمارے قابل تقلید ہے، اس کے بعد حدیث کے سلسلہ میں کلام کیا، اور کتاب کی پہلی حدیث کی تشریح فرمائی جس میں اخلاص نیت اور استحضار نیت کی تعلیم دی گئی ہے۔

مرکز میں امتحانات سالانہ اور عام تعطیل

مرکز کے تحت چلنے والے دونوں اداروں میں سالانہ امتحان ۱۲؍شعبان سے ہوکر ۱۷؍شعبان تک ہوئے، اور ۱۷؍شعبان بروز جمعرات کی شام کو عام تعطیل ہوگئی، اب ان شاء اللہ سابقہ روایات کے مطابق آئندہ سال ۱۰؍شوال سے داخلوں کی کارروائی اور اس کے بعد تعلیم کا آغاز ہوگا۔

مختصر تعارف

مرکز احیاء الفکر الاسلامی

مقاصد، سرگرمیاں، منصوبے

اور

تصدیقات اکابر علماء

آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں

مرکز احیاء الفکر الاسلامی

ایک دعوت، ایک تحریک، ایک کارواں

مرکز احیاء الفکر الاسلامی ایک دینی، دعوتی، فکری، اصلاحی، ادبی، ثقافتی، تعلیمی اور جامع عالمی ادارہ ہے، جس کا قیام مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دیگر علماء حق دیوبند، سہارنپور، رائے پور کی سرپرستی میں ۲۰؍رجب ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۰ء میں قرآن وحدیث اور اسلامی فکر کی دعوت وتبلیغ اور اشاعت کے لیے عمل میں آیا، جس کے بلند مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

اغراض ومقاصد

☆ قوم کے اندر صحیح اسلامی فکر اور دینی بیداری اور دینی حمیت اور عقیدۂ صحیحہ کی پختگی پیدا کرنا۔

☆ عصری اسلوب میں اسلامی کتب، دینی پمفلٹ، دعوتی، فکری اور ادبی لٹریچر تیار کرنا اور علماء حق کی کتابوں کی اشاعت کرنا۔

☆ ایسے علماء تیار کرنا جو کتاب وسنت کے وسیع وعمیق علم کے ساتھ جدید حالات وعصری علوم سے بخوبی واقف اور زمانے کے نبض شناس ہوں۔

☆ انٹر یا ہائی اسکول پاس اور جدید تعلیم یافتہ حضرات نیز لڑکیوں کو الگ الگ پانچ سال کی قلیل مدت میں خصوصی کورس کے ذریعہ عالم دین بنانا

☆ اسلامی شفاخانوں کا قیام تاکہ نادار طلبہ کے ساتھ غرباء اور مساکین کا بھی علاج مفت اور اطمینان بخش ہو سکے۔

☆ مکاتب اور مساجد کا قائم کرنا۔ ☆ غرباء ومساکین کے لیے پانی کا انتظام کرنا، ہینڈ پمپ اور ٹیوب ویل لگوانا۔

☆ اسلام کے خلاف مستشرقین کی طرف سے ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینا اور یہ ثابت کرنا کہ اسلام ہر زمانہ میں اور ہر جگہ قیادت کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ☆ اتحاد ملی اور اخوت اسلامی کے جذبات کو فروغ دینا اور نزاع باہمی کے فتنہ کو ختم کرنا۔

☆ مسلمانوں کو مادی قوتوں اور مغربی افکار سے متأثر ہونے سے روکنا۔ ☆ فرق ضالہ کا مقابلہ کرنا اور ان کو اسلام کا پیغام پیش کرنا۔

☆ برادران وطن اور غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت پیش کرنا اور ان کے سامنے اس کی ہمہ گیری اور پوری انسانی برادری کے لیے باعث رحمت بتانا اور پیام انسانیت پیش کرنا۔ ☆ عربی، اردو، انگریزی اور ہندی وغیرہ میں دینی ماہنامے، جرائد ومیگزین نکالنا۔

☆ سال میں کم از کم ایک مرتبہ ہند اور بیرون ہند کے اکابر علماء مفکرین اور دانشور حضرات کا جمع ہو کر دعوت وتبلیغ کے مؤثر منصوبے بنانا اور ملت کے مسائل کا حل پیش کرنا اور مسلمانوں کے اسلامی فکری نشو ونما کے لیے لائحہ عمل تیار کرنا۔

دائرہ کار

مذکورہ بالا مقاصد کو بروئے کار لانے اور عملی جامہ پہنانے کے لیے مرکز کے دائرہ کار کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱- جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیۃ ۲- جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات ۳- ڈپلومہ ان انگلش لنگویج اینڈ لٹریچر

۴- اے ایس پبلک اسکول ۵- مکتبۃ الامام ابی الحسن العامۃ ۶- جمعیۃ اصلاح البیان ۷- دعوت وارشاد

۸- دارالافتاء ۹- مجلس صحافت اسلامیہ ۱۰- دارالبحوث والنشر ۱۱- شعبہ کمپیوٹر ۱۲- مطبخ

جامعة الاما م أبی الحسن الاسلامیة

تحفیظ القرآن الکریم: جس میں حفظ قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے، نیز اردو کی تعلیم نقل اور املاء کا بھی اہتمام کرایا جاتا ہے، دینیات میں عقائد، نماز کے فرائض وواجبات، سنن ومستحبات، کلمے اور ادعیۂ ماثورہ مسنونہ یاد کرائی جاتی ہیں، اس شعبہ میں حفظ کلام پاک کی مدت تین سال ہے۔

كلية التجويد:-اس شعبہ میں روایت حفص کی متداول اوراہم کتب معتبرہ کے پڑھانے اورقرآن کریم کا اجراومشق کرانے کا اہتمام کیا گیا ہے،جس کی مدت ایک سال رکھی گئی ہے۔

تدریب ائمہ مساجد: -اس شعبہ کا قیام اس لیے ہوا تا کہ ائمہ حضرات اور مدرسین کوتجوید وقرأت کی بعض اہم کتابیں پڑھائی جائیں اوران کو قرآن کریم کی تجوید کے ساتھ مشق کرائی جائے، نیز امامت کے مسائل واحکام کے سکھانے کے لیے مستقل کتاب لکھی گئی ہے، تا کہ اس کی روشنی میں مسائل امامت سے واقفیت کرائی جائے،اس کی مدت ۳ ماہ، ٦ ماہ/اورایک سال ہے۔

كلية الشريعة واصول الدين: -اس شعبہ میں عالمیت اور دینیات کے کئی کورس رکھے گئے ہیں۔

آٹھ ساله کورس : --جس میں عربی اول سے آخر تک صرف ونحوعربی،عربی ادب،سیرت نبوی،تاریخ اسلامی،فقہ وحدیث اورتفسیر اورعلوم عصریہ میں سے انگریزی، ہندی،حساب،سیاسیات،اقتصادیات،جغرافیہ،سائنس وغیرہ تمام علوم کا بندوبست کیا گیا ہے،اس شعبہ میں داخلہ کے مستحق وہ طلبہ ہیں جو حافظ قرآن، یا ناظرہ قرآن اوراردولکھنا پڑھنا اورابتدائی ہندی اورانگریزی سے بھی واقف ہوں۔

پانچ ساله خصوصی کورس :- یہ کورس ہائی اسکول یا انٹر پاس اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کے لیے وضع کیا گیا ہے،جس میں ان کو مذکورہ علوم شرعیہ عربیہ پڑھائے جائیں گے اور عالمیت کی فراغت کی سند دی جائے گی۔

ایک ساله کورس :-اس درجہ میں صرف وہ اسکولی تعلیم یافتہ حضرات یا معمولی لکھے پڑھے حضرات ہوتے ہیں جو زیادہ وقت نہیں دے سکتے،ان کوایک سال میں صرف دینیات اوراسلامیات کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے اوران کا اسلامی معلومات،مسائل سے واقفیت کے ساتھ دینی ذہن بنایا جاتا ہے۔

ایک ماہ یادوماہ کا کورس:-اسکول یا کالجیز میں پڑھنے والے طلبا کے لیے جون، جولائی کی چھٹیوں میں مرکز کی عمارت یا کسی بھی بڑے شہر میں مرکز کے تحت ایک دینی،تعلیمی،تربیتی کیمپ لگایا جائے گا،جس میں ماہراساتذہ،اسکالر،اسلامیات،دینیات اوراسلامی فکر اور تاریخ سے متعلق لیکچر اورمحاضرے دینگے۔

شعبہ کمپیوٹر:- عربی پڑھنے والے طلبہ کو کمپیوٹر کا کورس بھی کرایا جاتا ہے،جس میں ان کو اردو اور انگریزی میں کمپیوٹر کی تعلیم وتربیت دی جاتی ہے۔

جامعہ فاطمة الزهراء للبنات

دوساله تربیتی کورس: -یہ جامعہ لڑکیوں کی اعلی تعلیم وتربیت کے لیے قائم کیا گیا ہے،جس میں ابتداءً لڑکیوں کو قرآن کریم ناظرہ اور دینیات میں عقائد،نماز کے فرائض وواجبات،سنن ومستحبات،ادعیہ ماثورہ اوراردو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے،یہ لڑکیوں کا دوسالہ کورس ہے۔

لڑکیوں کا پانچ ساله کورس : -اس میں وہ لڑکیاں پڑھتی ہیں جو ہائی اسکول یا انٹر پاس ہوں، یا مڈل یا پرائمری ہوں، یا جو حافظ قرآن یا ناظرہ قرآن اوراردولکھنا پڑھنا جانتی ہوں،ان کو پانچ سال میں صرف ونحوعربی،عربی ادب،تاریخ اسلام،سیرت نبوی،حدیث وتفسیر اورفقہ کی تعلیم دی جاتی ہے اورعالمۂ دین بنایا جاتا ہے، نیز کمپیوٹر اورامور خانہ داری، کشیدہ کاری اور گھریلو دستکاری بھی سکھائی جاتی ہے۔

مكتبة أمامة العامه: جامعہ کے تحت یہ لائبریری اس لئے قائم کی گئی ہے تا کہ طالبات خارجی اوقات میں اپنے مطالعہ میں وسعت پیدا کرنے کیلئے کتابوں سے فائدہ اٹھائیں اوراپنا تحقیقی اور علمی مزاج بنائیں، یہ شعبہ چارسال پہلے شروع کیا گیا تھا،جس میں کتابوں کی فراہمی کا سلسلہ جاری ہے۔

ڈپلومه ان انگلش لنگویج اینڈ لٹریچر

یہ شعبہ فضلائے مدارس کے لیے قائم کیا گیا ہے،جس میں ایسے ممتاز فضلا جو دیوبند، ندوہ، مظاہر علوم اور دوسرے مدارس سے فارغ ہوتے ہیں،ان کا،ان کے تعلیمی معیار کے مطابق ایک ٹسٹ ہوتا ہے،جس میں ممتاز نمبرات حاصل کرنے والوں میں سے ۲۰ رفضلاء کا انتخاب کیا جاتا ہے،

تاکہ ان کوانگریزی زبان میں مہارت پیدا کرائی جائے اوران کا دعوتی مزاج بنایا جائے اورمستشرقین کی طرف سے اسلام کے خلاف ہونے والے اعتراضات کا وہ جواب دے سکیں اوراسلام کے خلاف کی جانے والی سازشوں کوسمجھا جاسکے،اس شعبہ میں ۲۰ رفضلا وعلماء کا داخلہ ہوتا ہے،جن کے لیے۳ رماہرتعلیم اورانگریزی میں مکمل دسترس رکھنے والے عالموں کا انتظام کیا گیا ہے،اب تک اس شعبہ سے تین بیچ فارغ ہو چکے ہیں۔

اے،ایس پبلک اسکول

یہ اسکول اس لیے قائم کیا گیا ہے،تاکہ مسلمانوں کے بچے یہاں دینی ماحول میں رہتے ہوئے اسلامی تعلیم وتربیت کے ساتھ عصری،دنیوی اور اسکولی تعلیم سے بھی آراستہ ہوں،ہندی اورانگریزی کی معیاری تعلیم کانظم ہے،فی الحال پرائمری تک تعلیم جاری ہے،ان شاءاللہ آئندہ ہائی اسکول اورانٹرلیول کی تعلیم کامنصوبہ ہے۔

جمعية اصلاح البيان

یہ شعبہ طلبہ کاوہ اسٹیج ہے جس سے وہ اردواورعربی میں کتابت وخطابت کے شہسوار بن سکیں گے،اس کے پروگراموں کوتین طرح تقسیم کیا گیا ہے:

بزم خطابت :-طلبہ میں تقریری ذوق وصلاحیت پیدا کرنے کے لیے ہفتہ واری پروگرام کانظم کیا گیا ہے،جس میں طلبہ متعینہ موضوع پرتمام طلبہ کے سامنے تقریر کرتے ہیں۔

بزم مقالات : -طلبہ میں تصنیف وتالیف اورمقالہ نگاری ومضمون نویسی کی مشق کے لیے ہر پندرہ دن کے بعداس بزم کا انعقاد کیا جاتا ہے، طلبہ کسی خاص متعینہ موضوع پرمقالہ لکھ کر جمعیۃ کے پروگرام میں اس کوپیش کرتے ہیں۔

النادی العربی :-عربی میں تقریری صلاحیت پیدا کرنے کے لیے ہر ہفتہ جمعرات کوتعلیمی گھنٹوں کے بعدالنادی کے جلسہ کا انعقاد کیا جاتا ہے، جس میں طلبہ عربی میں اپنے مافی الضمیر کواداکرنے کی صلاحیت پیدا کرتے ہیں۔

مكتبة الاما م ابی الحسن العامة

لائبریری یا کتب خانہ کسی بھی ادارے کی ریڑھ کی ہڈی اوروہ سرچشمہ ہوتا ہے جہاں علمی پیاس بجھائی جاتی ہے اور مطالعہ وتحریروتحقیق اورتصنیف وتالیف نیز درس وتدریس میں اس سے مراجعت واستفادہ کیا جاتا ہے،اس میں درسی وغیر درسی کئی سوکی تعداد میں کتابیں موجود ہیں، مزیداضافہ کی کوشش کی جارہی ہے۔

دارالافتاء

مسلمانوں کے ملی اورعائلی مسائل کاحل شریعت مطہرہ کی روشنی میں کرنے کے لیے یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے،تاکہ وہ دینی احکام ومسائل سے متعلق سوالات اوراستفتاءلکھ بھیجیں اورقرآن وسنت کی روشنی میں جوابات اورفتوی حاصل کریں۔

دعوت وارشاد

چونکہ مرکز کا اصل قیام ہی کتاب وسنت کی تعلیم وتبلیغ اورلوگوں کودعوت وارشاد کے فریضہ سے واقف کرانے کے لیے ہوا ہے،اس لیے اس میں دعوت وارشاد کے کام کوکئی طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔

اول:-طلبہ کی ۲۴ رگھنٹے کی جماعت ہر جمعرات کوعلاقے کے کسی بھی گاؤں میں جاتی ہے اور جمعہ کوواپس آتی ہے اورعوام میں دعوت واصلاح کا فریضہ انجام دیتی ہے،تاکہ طلبہ کا خودبھی دعوتی مزاج بنے اورعامۃ المسلمین کوفائدہ پہنچے۔

دوسرے:-ماہانہ تبلیغی جماعت کا جوڑبھی ہوا کرے گا،تاکہ لوگوں کی جماعتیں آئیں اورکچھ نئی جماعتیں بھیجی جائیں اوران کے سامنے دعوت وتبلیغ کے اصول بیان کئے جائیں۔

تیسرے:- سال میں تین چار پروگرام عام مسلمانوں کے لیے رکھے جائیں گے، جن میں اکابر علماء میں سے کوئی بھی ایک عالم تقریر کرے گا اور لوگوں کو قرآن وحدیث، سیرت نبوی اور تاریخ اسلامی کی روشنی میں سمجھائے گا اور دینی دعوت پیش کرے گا۔

چوتھے:- سال میں تین چار پروگرام برادران وطن اور غیر مسلم بھائیوں کے لیے کئے جائیں گے، جن میں اہم دانشور، مفکرین، اسکالر اور داعی حضرات آ کران کو اسلامیات کے موضوع پر خطاب کریں گے اور پیام انسانیت دیں گے، اسلام کی ہمہ گیری اور پوری انسانی برادری کے لیے اس کو باعث رحمت ثابت کریں گے۔

مجلس صحافت اسلامیہ

یہ مجلس اس لیے قائم کی گئی تاکہ اس کے ذریعہ عربی، انگریزی، ہندی اور اردو میں دینی، اسلامی، فکری، دعوتی اور اصلاحی ماہنامے جرائد و میگزین کی شکل میں نکالے جائیں، نیز انٹرنیٹ اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعہ اسلامی دعوت وفکر اور اس کے مشن کو پوری دنیا میں پہنچایا جاسکے، فی الحال اس شعبہ سے ایک مؤقر علمی واصلاحی اور دعوتی ماہنامہ ''نقوش اسلام'' مارچ ۲۰۰۶ء سے مسلسل شائع ہورہا ہے اور ہر سال حج کے موقع پر حج سے متعلق ایک کتاب کی اشاعت کرکے حجاج کرام کو مفت تقسیم کی جاتی ہے اور بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہے۔

دارالبحوث والنشر

اس شعبہ میں عصری اسلوب میں حالات کے تقاضوں کے مطابق عربی، اردو، ہندی اور انگریزی وغیرہ میں بہت وقیع اور معیاری اسلامی لٹریچر اور دینی رسائل وپمفلٹ تیار کرکے شائع کیے جاتے ہیں، تاکہ تھوڑے وقت میں زیادہ معلومات، پیغام اور دعوت فکر وعمل پیش ہوسکے، علماء حق کی دینی، دعوتی، اصلاحی، فکری اور ادبی کتابوں کی اشاعت کی جاتی ہے، اس شعبے سے اب تک ۳۱ ؍کتابیں شائع ہوکر مقبول ہوچکی ہیں۔

شعبہ مطبخ

یہ شعبہ مرکز کے تحت چلنے والے اداروں جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیۃ اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات اور ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر کے شعبہ میں مقیم علماء، طلبہ وطالبات کے طعام وکھانے کے لیے قائم ہے، جس میں طلبہ وطالبات کی کثیر تعداد کا کھانا تیار کیا جاتا ہے، جس کے لیے مستقل ایک تجربہ کار باورچی ہے، جو دونوں وقتوں کا کھانا اور ناشتہ تیار کرتا ہے، مطبخ کے تحت ایک گودام ہے، جس میں مطبخ کے لوازمات غلہ، اناج، سبزیاں، دال وغیرہ ہمہ وقت موجود رہتے ہیں۔

کارگزاری

مرکز کے تحت چلنے والے جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیۃ اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں ۲۵۰ ؍طلبہ اور طالبات کی تعداد زیر تعلیم ہے، اس وقت ۲۳ ؍افراد پر مشتمل اسٹاف مرکز میں کام کررہا ہے۔

ا- ساڑھے تین بیگہ آراضی خرید کر اس پر جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیۃ کی دومنزلہ بلڈنگ تعمیر ہوچکی ہے جو ۲۴ ؍کمروں پر مشتمل ہے، جس میں چھ درسگاہیں، ایک دفتر، ایک لائبریری، ایک مہمان خانہ اور ۳ ؍اساتذہ کے کمرے اور ۱۲ ؍کمروں پر مشتمل ایک ہاسٹل تیار کیا ہے، ۴ ؍مزید درسگاہیں بنائی گئی ہیں اور ۷ ؍کمرے مختلف کاموں کے لیے تیار ہوگئے ہیں، اس طرح جامعہ میں کل ۳۵ ؍کمرے تعمیر ہوچکے ہیں، ایک شاندار مسجد تعمیر کردی گئی ہے، مرکز الامام ابی الحسن للدعوۃ والبحوث کی دومنزلہ عمارت تیار ہوچکی ہے، جو ایک بڑے ہال اور گیارہ کمروں پر مشتمل ہے، پانی کی ٹنکی بنادی گئی ہے اور چہار دیواری بھی کرادی گئی ہے، مزید بارہ بیگہ زمین خریدی گئی ہے، جس کی قیمت ابھی تک ادا نہیں کی گئی ہے، امسال کئی بچے حافظ قرآن ہوئے اور علماء کرام کا شعبہ انگریزی سے تیسرا بیچ فارغ ہوا ہے۔

۲-لڑکیوں کے مدرسہ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات کے لیے ایک بیگہ آراضی خرید کر اس پر ۱۹؍کمروں اور ایک بڑے ہال پر مشتمل دومنزلہ بلڈنگ تعمیر کردی گئی ہے، جس میں امسال عالمات کا آٹھواں بیچ فارغ ہوا ہے، جس میں ۱۵؍طالبات عالمہ بنی ہیں، اور ۱۷؍بچیوں نے قرآن کریم ختم کیا ہے۔

۳-دارالبحوث والنشر کے تحت اب تک مندرجہ ذیل اکتیس علمی، اصلاحی اور دعوتی کتابوں کی طباعت ہوچکی ہے۔

(۱) مراجع الفقہ الحنفی ومیزاتہا (۲) مختصر تجوید القرآن (۳) رہنمائے سلوک وطریقت (۴) اسلام میں پردہ کی اہمیت (۵) بخاری شریف کی آخری حدیث کے دو آب دار موتی (۶) تذکرہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (۷) مقالات ومشاہدات (۸) الامامۃ فی الصلاۃ مسائلہا وأحکامہا (۹) چند مایہ ناز اسلاف قدیم وجدید (۱۰) جیب کی تجوید (۱۱) شرح نایاب اردو زبان کی پانچویں کتاب (۱۲) مکتوبات اکابر (۱۳) سفر حج کی مشکلات اور ان کا ممکن حل (۱۴) یتیموں کی کفالت قرآن وحدیث کی روشنی میں (۱۵) فقہ حنفی کے مراجع اور ان کی خصوصیات (۱۶) چندہ دینے، دلوانے اور لینے کے اصول وآداب (۱۷) Rules of Raising Funds (۱۸) افکار دل (۱۹) توشہ آخرت (۲۰) مدارس اسلامیہ کا نظام (۲۱) سیرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (۲۲) میری والدہ مرحومہ (۲۳) قادیانیت نبوت محمدی کے خلاف بغاوت (۲۴) لڑکیوں کی اصلاح وتربیت (۲۵) تذکرہ علامہ سید سلیمان ندوی (۲۶) امامت کے احکام ومسائل (۲۷) تذکرہ حضرت مولانا سید محمد میاں دیوبندی (۲۸) بچوں کی تمرین التجوید (۲۹) نقوش حیات وغیرہ۔

۴-مجلس صحافت اسلامیہ سے ایک دینی، دعوتی، علمی، ادبی، ثقافتی، فکری اور اصلاحی ترجمان ماہنامہ ''نقوش اسلام'' مارچ ۲۰۰۶ء سے مسلسل شائع ہوکر مقبول ہورہا ہے، اس شعبہ سے اردو، بنگالی اور گجراتی تینوں زبانوں میں حج کے مشاکل ومسائل سے متعلق ایک خصوصی نمبر ''سفر حج کی مشکلات اور ان کا ممکن حل'' کے نام سے کثیر تعداد میں شائع کرکے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں حجاج کرام کو مفت بذریعہ ڈاک بھیجا گیا ہے۔

فوری ضرورت

مذکورہ بالا مقاصد کی تکمیل اور ان میں مزید جلا بخشنے وترقی کے لیے جن چیزوں کی فوری ضرورت ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ کی مستقل دومنزلہ عمارت کی تکمیل جس میں بیک وقت ۳۰۰؍طلبہ رہ سکیں۔

☆ جامعہ کی درسگاہوں کے لیے مستقل ایک عمارت۔ ☆ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات کی مستقل دومنزلہ عمارت کی تکمیل۔

☆ مرکز الامام ابی الحسن الاسلامی للبحوث والدعوۃ کی زیر تعمیر ۲؍منزلہ عمارت کی تکمیل۔ ☆ لائبریری کی مستقل عمارت اور اس میں کتابوں کی فراہمی۔

☆ ایک بڑے جنریٹر کی ضرورت۔ ☆ مطبخ کے لوازمات وضروریات۔

مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں تشریف لانے والے علماء کرام

جنھوں نے مرکز کے تعلیمی وتعمیری پروگراموں کو دیکھا، طلبہ وطالبات کا تعلیمی معیار پرکھا اور مرکز کی ضروریات کو محسوس کرکے اپنے مشاہدات وتأثرات تحریر فرمائے۔

☆ مرشد الامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ ☆ حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

☆ عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب رائے پوری ☆ حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی شیخ التفسیر دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

☆ حضرت مولانا عبد الحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند ☆ ولی مرتاض حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب سنسار پوری

☆حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
☆حضرت مولانا محمد حشیم صاحب عثمانی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ
☆حضرت مولانا قاری عبدالرؤف استاذ تجوید وقراءت دارالعلوم دیوبند
☆ حضرت مولانا حافظ محمد ایوب کڑوا پورٹ شیپٹن
☆جناب الحاج موسیٰ اسماعیل درسوت دربن
☆حضرت مولانا عبدالباری صاب ندوی مہتمم جامعہ اسلامیہ بھٹکل
☆ حضرت مولانا محمد الیاس ندوی، سکریٹری مولانا ابوالحسن اکیڈمی بھٹکل
☆ حضرت مولانا محمد اختر صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ
☆حضرت مولانا حکیم محمد عثمان صاحب قاسمی مقیم مدینہ منورہ
☆حضرت مولانا محمد اقبال صاحب ملا ندوی بھٹکل
☆حضرت الحاج ماسٹر محمد شفیع صاحب ناظم جامعہ اسلامیہ بھٹکل
☆حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدنی مہتمم جامعۃ القرآن بجنور
☆جناب الحاج شیخ خالد البدر مدیر عام صندوق الشیخ عبداللہ علی مطوع خیری
☆حضرت مولانا مفتی ابراہیم صاحب آچھودی دارالعلوم گودھرا، گجرات
☆حضرت مولانا محمد سعید بنو صاحب ندوی، لنیشیا

☆داعی الی اللہ حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
☆حضرت مولانا محمد عمر صاحب سابق نائب مہتمم مدرسہ شاہی مرادآباد
☆حضرت مولانا محمد احمد صالح جی ندوی دربن
☆جناب حضرت الحاج عبدالرحیم صاحب گومرا لوساکا
☆حضرت مولانا یحییٰ بام صاحب لنیشیا
☆حضرت مولانا عبدالسلام صاحب انوری، احمد آباد
☆حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب ناظم کاشف العلوم چھٹمل پور
☆حضرت قاری اسماعیل بسم اللہ صاحب مہتمم جامعۃ القراءت کفلیتہ سورت
☆ قاری رکن الدین صاحب مقیم حال دبئی
☆حضرت مولانا محمد منذر صاحب ندوی جامعہ اسلامیہ دارالقرآن سرخیز احمد آباد
☆حضرت مولانا نعمت اللہ ندوی استاذ جامعہ اسلامیہ بھٹکل
☆حضرت مولانا محمد سلمان مظاہری ناظم مظاہر علوم سہارنپور
☆حضرت مولانا محمد عامر صاحب ندوی ٹونک، راجستھان
☆حضرت مولانا خالد سیف اللہ صاحب قاسمی اشرف العلوم رشیدی گنگوہ
☆حضرت مولانا محمد عباس صاحب مظاہری ناظم مدرسہ فیض ہدایت رحیمی رائے پور

فدائے ملت حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ سابق صدر جمعیۃ علماء ہند

''مرکز احیاء الفکر الاسلامی''، مظفرآباد ضلع سہارنپور (یوپی) اپنے علاقہ کا ایک دینی، تعلیمی مدرسہ ہے، جو مقامی و بیرونی مسلمان بچوں کی دینی، تعلیمی خدمات بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے، میری اصحاب خیر اور باہمت حضرات سے اپیل ہے کہ دامے، درمے، قدمے، سخنے ہر طرح کا تعاون کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ان اللّٰہ لایضیع اجر المحسنین

حضرت مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی

سابق معتمد تعلیمات ندوۃ العلماء لکھنؤ و پروفیسر جامعہ ام القری مکہ مکرمہ

برادرم نوجوان فاضل مولوی محمد مسعود عزیزی ندوی اپنی تصنیفات کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں، انہوں نے تصنیف وتالیف اس وقت سے شروع کر دی تھی جب وہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے طالب علم تھے، وہ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کے مخلص ترین شاگردوں میں سے ہیں، حضرت مولانا کی خدمت میں رہنے کا موقع بھی انکو ملا ہے، انہوں نے ایک مرکز ''مرکز احیاء الفکر الاسلامی'' کے نام سے قائم کیا جس کے مقاصد میں دعوت الی اللہ کا کام سلف صالحین کے منہج خاص طور پر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی کے طریقے پر کرنا ہے، اللہ تعالی کی توفیق سے انہوں نے ایک لڑکوں کا مدرسہ اور ایک لڑکیوں کا مدرسہ قائم کیا ہے، تا کہ وہ ان کے ذریعہ دینی تعلیم اور عربی زبان اور اسلامی تہذیب وثقافت کو پھیلائیں، اس بات کے پیش نظر کہ مولانا محمد مسعود عزیزی ندوی اپنے مدارس اور مرکز کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اصحاب خیر کے تعاون کے محتاج ہیں، میں اہل خیر حضرات سے امید کرتا ہوں کہ مولانا موصوف کا تعاون فرمائیں گے، اس لیے کہ وہ امانت دار مخلص آدمی ہیں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالی ان کے مقاصد کو پورا فرمائے، مشکلات کو آسان فرمائے اور اپنے دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرشدالامت حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

مرکز احیاء الفکرالاسلامی، مظفرآباد،ضلع سہارنپور میں مجھے حاضری کا موقع ملا، یہ ایک علمی ودعوتی مقصد سے قائم کیا ہوا ادارہ ہے، جس کو عزیز مکرم مولوی محمد مسعود عزیزی ندوی نے اپنی علمی ودینی جدوجہد کا مرکز بنایا ہے، یہ انہی کا قائم کردہ ہے اور وہ اس کے ذریعہ فکر اسلامی اور دعوت اسلامی کے مقاصد کے حصول کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف کا جذبۂ عمل اور صحت فکر کو دیکھ کر بڑی توقع ہوتی ہے کہ اس ادارہ سے انشاء اللہ خیر کا بڑا کام انجام پاسکے گا اور چونکہ اس ملک کے صحیح اور مخلصانہ کردار کے ادارے عامۃ المسلمین کے تعاون سے ہی چلتے ہیں، اس لیے اس ادارہ کو بھی یہی راہ اختیار کرنا ہوتی ہے، اس طور پر اس کو اہل خیر حضرات کے تعاون کی بھی ضرورت ہے، میں دعاءگو ہوں کہ یہ ادارہ دین وفکر اسلامی کی خدمت بطریق احسن واکمل انجام دے اور قبول حاصل کرے، آمین

حضرت مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

تصدیق کی جاتی ہے کہ برادرم فاضل مولوی محمد مسعود عزیزی ندوی نے مرکز احیاء الفکرالاسلامی قائم کیا ہے، جس کے ذریعہ وہ دعوت وتبلیغ اور مسلمان لڑکے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

مجھے اس مرکز کی زیارت اور اس کے تعلیمی پروگرام میں شرکت کی اور لڑکیوں کے ادارے جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات کو دیکھنے اور طالبات کی تعلیمی سرگرمیوں پر مطلع ہونے کا موقع ملا ہے اور اس سلسلہ میں مولانا محمد مسعود عزیزی ندوی جو جدوجہد اور کوشش کررہے ہیں، ان کو بھی دیکھنے کا اتفاق ہوا، اس لیے میں ان کو صحیح العقیدہ اور مخلص انسان سمجھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اہل خیر حضرات اور رفاہی اداروں کے ذمہ داران کی توجہ وعنایت کے مستحق ہوں گے، اس لیے کہ وہ اپنے اس اسلامی پروگرام میں مسلمانوں کے تعاون کے محتاج ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ محسنین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔

حضرت مولانا سید عبداللہ حسنی ندویؒ استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

یہ دور پرآشوب ہے، نئے نئے فتنے سر اٹھارہے ہیں، اہل زیغ وضلال کی بن آئی ہے، یہ جدید ترین وسائل سے لیس ہے، اپنے غلط عقیدے اور منحرفانہ افکار کو پوری طاقت کے ساتھ پھیلا رہے ہیں، ان کے مقابلہ میں صحیح العقیدہ، راسخ العلم اور صحت مند فکر کے حامل علماء کی بہت کمی ہے، اگر ہیں بھی تو وہ یا تو گوشہ گیر ہیں یا کوتاہ قلمی کا شکار، ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان اہل قلم اور اہل فکر میدان عمل میں قدم رکھیں اور اس سیلاب بلاخیز کا مقابلہ کریں اور جو کچھ ان کی حوصلہ مند طبیعتوں اور پرعزم ارادوں سے ہوسکے کوتاہی نہ کریں۔

بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے ایک باہمت، حوصلہ مند نوجوان فاضل مولوی مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی سلمہ اللہ تعالیٰ ونفع بہ نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اور اپنے بزرگوں کے مشورہ اور سرپرستی میں ''مرکز احیاء الفکرالاسلامی'' مظفرآباد سہارنپور کی داغ بیل ڈالی ہے، جن بلند مقاصد کو لے کر انھوں نے کام شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں ان کی غیب سے مدد فرمائے اور اہل خیر کو توفیق دے کہ ان کا ہر طرح تعاون کریں، یہ وقت کا تقاضہ بھی ہے اور وقت کا جہاد بھی۔ "اللّٰھم وفقنالماتحبہ وترضاہ وھو نعم المولی ونعم النصیر"۔

حضرت مولانا سید سلمان حسینی ندوی صدر جمعیۃ شباب اسلام لکھنؤ

تصدیق کی جاتی ہے کہ مرکز احیاء الفکرالاسلامی، مظفرآباد ضلع سہارنپور ایک دینی، تعلیمی اور دعوتی ادارہ ہے، جس کو مولوی مسعود عزیزی ندوی نے قائم کیا ہے، مجھے مرکز کو دیکھنے کا موقع ملا ہے، جس کے مقاصد میں اسلامی کتب اور دعوتی پمفلٹ کو مختلف زبانوں میں شائع کرنا اور مسلمانوں

کے درمیان دینی تعلیم کی اشاعت کرنا ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے ایک لڑکوں کا مدرسہ جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ اور دوسرا لڑکیوں کا مدرسہ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات بھی قائم کیا ہے، وہ اپنے ان کاموں میں مسلمانوں کے تعاون کے مستحق ہیں، تاکہ وہ اپنے تعلیمی اور دعوتی پروگراموں کو پورا کرسکیں، اللہ تعالی موصوف کو اسلام اور مسلمانوں کے خیر کے کاموں کی انجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند

آج مورخہ ۱۹؍ ذیقعدہ ۱۴۲۵ھ مطابق یکم جنوری ۲۰۰۵ء بروز شنبہ مرکز احیاء الفکر الاسلامی اور جامعہ فاطمۃ الزہراء میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، جامعہ فاطمۃ الزہراء میں بچیوں کے مختصر پروگرام میں بھی شرکت کا موقع ملا، ان کی اردو و عربی تقریریوں کو سن کر اندازہ ہوا کہ بچیوں کا تعلیمی معیار بہتر ہے، مرکز کو دیکھ کر اور اس کے اساتذہ وطلبہ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی، طلبہ پر تعلیم و تربیت کے آثار نمایاں تھے، اساتذہ نہایت بااخلاق تھے، مرکز اور جامعہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کے اندر علمی اور دینی صلاحیت کے ساتھ ساتھ انتظامی صلاحیت بھی علی وجہ الاتم موجود ہے۔

حضرت مولانا محمد برہان الدین سنبھلی شیخ التفسیر دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

آج مورخہ ۱۵؍ ستمبر ۲۰۰۵ء مرکز احیاء الفکر الاسلامی اور جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں حاضری ہوئی، پہلی مرتبہ اس علاقہ میں کسی مدرسۃ البنات میں بخاری شریف کے ختم کے اجتماع میں شرکت کی سعادت حاصل ہوکر بے پناہ مسرت ہوئی اور ان سب کاموں کے روح رواں مولانا محمد مسعود عزیزی ندوی سلمہ اللہ ورعاہ کی انتھک کوششوں کے لیے دل سے دعائے خیر نکلی، اللہ تعالی آئندہ ان کی عمر میں برکت عطاء کرے اور ان کی مساعی میں بیش از بیش روز افزوں ترقیات نصیب فرمائے اور ہر قسم کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے۔

عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب مقیم خانقاہ رحیمی رائے پور

مجھے یہ تحریر کرتے ہوئے خوشی ہورہی ہے کہ قصبہ مظفرآباد، ضلع سہارنپور میں ایک دینی، دعوتی، اصلاحی، فکری وتربیتی اور تعلیمی ادارہ ''مرکز احیاء الفکر الاسلامی'' اکابرین کی سرپرستی میں قائم کیا گیا ہے، اس کے بانی عزیزم محترم مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی ہیں، یہ اپنی نوعیت کا ایک مثالی ادارہ ہے، جس کے مقاصد بہت ہی جلیل اور عظیم الشان ہیں، اس مرکز کے تحت ''جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیۃ'' اور ''جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات'' اور دوسرے کئی دعوتی شعبے چل رہے ہیں، مرکز میں طلبہ وطالبات کی ایک کثیر تعداد زیر تعلیم ہے، اللہ تعالی مرکز کو قبول فرمائے اور اس کی تعمیر وترقی میں چار چاند لگائے۔

اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ مرکز کا ہر طرح کا تعاون فرمائیں اور اپنے لیے صدقہ جاریہ بنائیں۔

حضرت مولانا محمد سلمان مظاہری ناظم جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

چند سال قبل ہمارے علاقے کے موضع مظفرآباد، ضلع سہارنپور میں عزیزم مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی نے مرکز احیاء الفکر الاسلامی کے نام سے دینی تعلیمات کا سلسلہ شروع کیا تھا، الحمدللہ اس مرکز کے تحت جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات کے نام سے دو مدرسے دینی تعلیمی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تعلیم کے ساتھ ساتھ تعمیر کا سلسلہ بھی الحمدللہ جاری ہے اور مرکز کی متعدد عمارات زیر تعمیر ہیں اور انہی میں بنین اور بنات کی تعلیم بھی جاری ہے، احقر کو مدرسہ میں حاضری کا موقع ملا ہے، دل سے دعا ہے کہ حق تعالی اراکین مدرسہ کو ان کے تمام تعلیمی اور تعمیری پروگراموں میں کامیابی عطا فرمائے

اوراخلاص کے ساتھ دین کی خدمت کی توفیق ارزانی فرمائے۔آمین

جناب الحاج شیخ خالد البدر مدیر عام جمعیۃ شیخ عبداللہ نوری

ومولانا محمد عامر ندوی رئیس قسم المشاریع جمعیۃ شیخ عبداللہ نوری

امابعد! میں نے مرکز احیاء الفکر الاسلامی کو دیکھا اس کے تحت دو مدرسے چل رہے ہیں، ایک مدرسہ لڑکوں کا جس میں طلبہ قرآن کریم حفظ کرتے ہیں، دوسرا لڑکیوں کا جس میں میں نے ایسی چیز سنی اور ایسی چیز کا مشاہدہ کیا جو اپنے مدارس کے سفر کے دوران نہیں دیکھی اور وہ طالبات کا قرآن کریم کی سورۃ کا اس انداز پر تلاوت کرنا ہے کہ ایک طالبہ قرآن کریم کی آیات تلاوت کرتی ہے دوسری طالبہ اس کا انگریزی میں ترجمہ کرتی ہے اور تیسری اس کا اردو میں ترجمہ کرتی ہے اور ایک طالبہ عربی میں بے جھجک طلاقت لسانی کے ساتھ تقریر کرتی ہے، اس پر میں فاضلہ بہن مدرسہ کی پرنسپل صاحبہ اور دوسری بہنوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ لڑکیوں کے ساتھ ایسی محنت کررہی ہیں، اللہ تعالی آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندوی مہتمم جامعہ اسلامیہ بھٹکل

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ندوی جنرل سکریٹری مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اکیڈمی بھٹکل

امابعد! آج مورخہ ۴/ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق ۲۴/مارچ ۲۰۰۷ء بروز سنیچر مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفرآباد سہارنپور یوپی میں بسلسلہ تقسیم انعامات مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اکیڈمی بھٹکل وجلسہ اصلاح معاشرہ کے لئے اپنے مؤقر رفقاء کرام کے ساتھ شرکت کا موقع ملا، جلسہ ماشاء اللہ بڑا کامیاب رہا، حضرت مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی جو ماشاء اللہ بڑے خلیق اور بڑی خوبیوں کے مالک ہیں، اس کے ذمہ دار ہیں، اور انہی کے اشراف میں یہ مرکز بخوبی چل رہا ہے، بچوں اور بچیوں کے لیے الگ نظم پھر ماہنامہ ''نقوش اسلام'' پرچہ جو ماشاء اللہ معیاری اور سلیقہ سے تسلسل کے ساتھ نکلتا ہے، یہ سب ان کی اوران کے رفقائے کرام کی بہترین کاوشیں اور محنتیں ہیں، طلبہ اور طالبات نے اپنے پروگرام بھی پیش کئے جو یقیناً اساتذہ کرام کی محنت کے بین ثبوت تھے۔

اس جنگل کو ان حضرات نے اپنی جانفشانی سے یقیناً منگل کردیا ہے، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اس مدرسہ کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اوراس سرزمین کو بقعۂ نور بنادے، یہاں سے دور دور تک اس کی روشنی پھیلے اور اطراف واکناف ہی نہیں بلکہ پورے ہندوستان میں اس کے آثار نمایاں ہوں، اور ہر طرح کے شر وفتن سے محفوظ رکھے، اور مخلصین کی خدمات کو قبول فرمائے۔آمین

حضرت مولانا انظر شاہ صاحب کشمیری

سابق شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند، سہارنپور

آج مورخہ ۴/ذی القعدہ ۱۴۲۶ھ کو مکرمی جناب مولانا محمد مسعود عزیزی ندوی سلمہ اللہ مہتمم مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفرآباد، سہارن پور کے زیر اہتمام سرگرم جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات اور جامعہ الامام ابی الحسن الندوی الاسلامیہ میں حاضری ہوئی، دونوں درس گاہوں کے حدیث شریف کے اسباق کے افتتاح کے موقع پر احقر نے حدیث، علم حدیث اوراس کی اہمیت وافادیت کے حوالے سے گفتگو کی۔

ماشاء اللہ دونوں ہی درسگاہوں کی عمارتیں سلیقہ کی ہیں، صفائی ستھرائی کا بھی عمدہ نظام نظر آیا، بنات کی درس گاہ میں عالمیت تک کی تعلیم ہورہی ہے، جب کہ لڑکوں کی درس گاہ میں عربی پنجم تک کی تعلیم کا نظم ہے، دونوں درسگاہیں جواں سال فاضل عزیز مولانا محمد مسعود عزیزی کے انتظام میں مصروف

کار ہیں، حق تعالیٰ دونوں درسگاہوں کو قبولیت عام سے سرفراز کرے اور دنیا و آخرت دونوں جگہ بانیان واساتذہ، محبین وبہی خواہاں کے لئے سرخروئی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

الحاج منشی عبدالغفور صاحب ناظم مدرسہ انوار القرآن نعمت پور سہارنپور

آج نومبر ۲۰۰۶ء کی اٹھارہ تاریخ بروز شنبہ کو بعد نماز ظہر مرکز احیاء الفکر الاسلامی قصبہ مظفرآباد ضلع سہارنپور یوپی میں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، اس کے لائق وفائق مؤسس ورئیس (ناظم) ماہنامہ نقوش اسلام کے چیف ایڈیٹر اسم بامسمی مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا، موصوف نے جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات کے تفصیلی احوال وکوائف زبانی اور عملی طور پر بتلائے دکھلائے، بعدہ مرکز میں خود ہمراہ لے جاکر ہر شعبہ کا معائنہ کرایا، ہر کام میں خوش اسلوبی اور سلیقہ مندی دیکھ کر بے انتہا مسرت ہوئی۔

المختصر یہ کہ جوان بخت حضرت مفتی صاحب کی مدت قلیل کی سرگرم کاوشوں کے تعمیری، تعلیمی، تنظیمی نتائج وثمرات بطریق احسن واکمل برق رفتاری سے براہ ترقی گامزن ہیں، دونوں ہی درسگاہوں میں دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم بھی معیاری ہورہی ہے، اللہم زد فزد، بحمد اللہ اب یہ جگہ، فصل بہار آئی ہے خوب، فصل خزاں گئی ہے دور، کا صحیح مصداق ہورہی ہے۔

ماشاء اللہ جواں سال مفتی صاحب شریف النفس، وسیع الاخلاق اور بھرپور علمی صلاحیتوں کے مالک ہیں، ایک درجن سے زائد کتابوں کے مصنف ومؤلف، کئی زبانوں کے ماہر ومدرس اور جید عالم دین ہیں، اللہ رب العزت موصوف کے عزائم اخیار میں صبر وثبات پیدا فرمائے، مقاصد حسنہ اور متعلقہ مرکز نیز ادارۂ بنات کے تمام منصوبوں تجاویز وتدابیر کی تکمیل وتوسیع کے لئے اپنے نامعلوم ذخائر سے زائد از زائد مالی مدد فرما کر حوصلوں میں وسعت واستحکام بخشے، عمر واقبال میں بامن وعافیت برکت پر برکت فرمائے اور تاقیام قیامت، جلوہ گر ہوروزیاں نور الٰہی کی ضیاء۔ آمین

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

حامداً ومصلیاً ومسلماً!

آج مؤرخہ ۱۹/شوال ۱۴۳۰ھ مطابق ۹/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو مرکز احیاء الفکر الاسلامی مظفرآباد ضلع سہارنپور میں مفتی راشد اللہ بجنوری کی معیت میں حاضری ہوئی، اس ادارہ میں دو شعبے ہیں ایک لڑکوں کا شعبہ ہے، جو جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ کے نام سے چل رہا ہے، اس میں ۷۰/طلبہ زیر تعلیم ہیں، جن کی تعلیم وتربیت کی خدمات ۶/اساتذہ کرام انجام دے رہے ہیں، تعلیم درجہ پنجم تک ہوتی ہے، دوسرا شعبہ لڑکیوں کا ہے، جس میں دورۂ حدیث تک تعلیم ہورہی ہے، اس میں ۱۸۰/طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں، ان میں ۸/معلمات تعلیم دے رہی ہیں، تقریباً ۲۵۰/طلبہ وطالبات مدرسہ کے مطبخ سے کھانا کھاتے ہیں۔

یہ اتنا بڑا انظام محترم مولانا قاری مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب چلارہے ہیں، یہی ان دونوں مدرسوں کے بانی ومؤسس بھی ہیں، اور تعلیم بھی ماشاء اللہ اچھی طرح ہورہی ہے، یہ مناظر وحالات دیکھ کر بہت مسرت وخوشی حاصل ہوئی، دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرکز میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور اس کا فیض عام فرمائے، اس کو اپنے علاقہ میں علم وہدایت کا روشن مینار بنائے، اس میں خیر وبرکت عطا فرمائے، اس کی تمام ضروریات کا غیب سے تکفل فرمائے، اور محترم قاری صاحب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا قاری عبدالرؤف صاحب بلندشہری استاذ دارالعلوم دیوبند

آج مورخہ۱۲/۶/۱۴۲۵ھ کو جناب حضرت مولانا مفتی محمد مسعودعزیزی ندوی دامت برکاتہم کی دعوت پر بمعیت جناب قاری محمد ساجد صاحب فیضی، قاری ریڈیو وٹی وی اسٹیشن دہلی اور جناب قاری محمد ارشاد صاحب مدرس تحفیظ القرآن دارالعلوم دیوبند، مسجد رشید موضع مظفرآباد، ضلع سہارنپور کے افتتاح کے سلسلہ میں حاضری کی سعادت ہوئی اور مرکز احیاء الفکرالاسلامی میں چند گھنٹے قیام کیا، مرکز کی عمارت کا معائنہ کیا اور مرکز ہذا کے طلبہ کی زیارت بھی کی، ماشاءاللہ مرکز کی عمارت بہت عمدہ ہے، جناب مفتی محمد مسعود صاحب زیدمجدہم سے مل کر ان کے اخلاق کریمانہ سے متأثر ہوئے بغیر کوئی نہیں رہ سکتا، موصوف سے ملاقات کر کے محسوس ہوا کہ عزائم بہت بلند رکھتے ہیں اور ملت اسلامیہ کی خدمت کا غیرمعمولی جذبہ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی نے تدریسی، تصنیفی، اصلاحی اور انتظامی صلاحیتوں سے خوب خوب نوازا ہے، حلم، تدبر، منکسرالمزاجی، شگفتہ کلامی، نرم گوئی، جبلی اوصاف ہیں، سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے حضرات کو ہی تعمیر ملت کے لیے منتخب فرماتے ہیں، موصوف مرکز احیاء الفکرالاسلامی کے مؤسس وبانی اور ناظم ہیں، جس میں سات مدرسین ہیں اور دیگر دو ملازم اعمال مرکز میں مصروف ہیں، طلبہ کی کثیر تعداد داخل ہے، ایسے مرکز کا تعاون ہرغیور مسلمان کا فرض ہے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالی اس مرکز کے فیض کو عام فرمائے اور باعتبار تمام ترمحاسن ترقیات عطا فرمائے۔آمین والسلام

حضرت مولانا محمد احمد صاحب مظاہری
استاذ جامعہ مظاہرعلوم سہارنپور

حامداًومصلیاًومسلماً!

آج مورخہ ۸/ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ کو بندہ مرکز احیاء الفکرالاسلامی مقام مظفرآباد ضلع سہارنپور میں حاضر ہوا، یہ حاضری مدرسہ مرکز احیاء الفکرالاسلامی کے رئیس (ناظم ومہتمم) کے ایماء پر ہوئی، کئی گھنٹے قیام رہا، مرکز کے تمام شعبہ جات کو بنظر غائر دیکھا، مزید معلومات حاصل کیں، مرکز کے تحت چلنے والے اداروں میں اہم ادارہ جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات ہے۔

جامعہ الامام ابی الحسن الاسلامیہ بڑے شعبہ کی حیثیت سے چل رہے ہیں، اس کے علاوہ ڈپلومہ ان انگلش لینگویج اینڈ لٹریچر ایک اہم شعبہ فاضلین مدارس عربیہ کے لئے کھلا ہے، جس میں فاضلین کرام کے لئے انگلش اور عربی کورس مقرر ہے، نیز شعبہ صحافت قائم ہے، جس سے ایک ماہنامہ نقوش اسلام نکلتا ہے جو نہایت کامیاب رسالہ ہے، دیگر شعبہ جات بھی قائم ہیں، مدرسہ کا نظام تعلیم وتربیت عمدہ ہے، اور بھی منصوبے وعزائم ہیں جن کی فکر ولگن میں رئیس مکرم جناب مولانا مفتی قاری محمد مسعود صاحب عزیزی ندوی برابر لگے ہوئے ہیں، تھوڑے ہی عرصہ میں اتنا بڑا کام کیا ہے کہ بنات وبنین ہردو کے لئے عالمیت اور حفظ وقراءت کا مکمل انتظام ہے، یہ بڑی خوش کن بات ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ یہ ادارہ بہت جلد اور تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کرے گا، دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی اس ادارہ کے تحت چلنے والے تمام شعبہ جات میں ہرطرح کی ترقی نصیب فرمائے اور اپنے خزانہ غیب سے اس کی ضروریات کا انتظام پیدا فرمائے، آمین ثم آمین

حضرت مولانا محمد طلحہ صاحب کاندھلوی مدظلہ العالی

وحضرت مولانا محمد حشیم صاحب عثمانی مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ

آج ۲۰؍محرم الحرام ۱۴۳۲ھ بروز پیر مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ،محترم مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی صاحب کی خدمات دیکھ کر خوشی اور مسرت ہوئی ، اللہ تعالی اس مرکز کی ترقی کے اسباب ووسائل پیدا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ علم وتعلیم کی نشرواشاعت کی توفیق عطا فرمائے ،اور قدم قدم پر مدد واعانت اور نصرت فرمائے۔آمین

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب آچھودی

دارالعلوم گودھرا (گجرات)

حامداً ومصلیاً امابعد! آج بتاریخ ۱۶؍اپریل ۲۰۱۱ء مدرسہ مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں بمعیت عزیزی مولانا محمد اختر ندوی اور عزیزم مولوی مشتاق احمد اور مولانا محمد اسماعیل کے ساتھ حاضری ہوئی ،نظم ونسق دیکھ کر بے انتہاء خوشی ہوئی ، دل سے دعا ہے کہ خدا اور زیادہ اچھا کام کرنے کی ہر ایک کو ہمت دے ، مدرسہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی کو اور زیادہ سے زیادہ ہمت دے اور موانع جو درپیش ہوں ان کو دور کرے۔

حضرت مولانا نذرالحفیظ صاحب ازہری ندوی

عمید کلیۃ اللغۃ العربیہ استاذ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

نحمده و نصلى على رسوله الكريم امابعد!

آج مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں عزیز گرامی مولانا مسعود عزیزی ندوی کی معیت میں حاضری ہوئی ،اس ادارہ کے متعلق برسوں سے سن رہے تھے ،اور مدرسہ کے ترجمان رسالہ نقوش اسلام میں اس کے متعلق پڑھ بھی رہے تھے ،خود عزیزی مسعود صاحب مدرسہ کے قیام اور اس کی علمی وتعلیمی ترقی کے بارے میں بتاتے بھی تھے ، دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ یہ قدیم مدرسہ ہے لیکن مولانا نے بتایا کہ اس کے قیام کو صرف دس سال کی مدت ہوئی ہے ، یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی ، پھر لڑکوں کی تعلیم کے ساتھ بچیوں کا بھی مدرسہ ہے ،اور وہ بھی دارالاقامہ کے ساتھ جو مستقل دردسر ہے ،لیکن عزیزی مسعود سلمہ کی سعادت اور ان کی اولوالعزمی کہ وہ یہ سارے کام ہمت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں ، ساتھ ہی رسالہ بھی پابندی سے شائع کرتے ہیں ، کتابیں بھی اس طرح شائع ہوتی ہیں ، جیسے مشین سے آٹو میٹک طریقہ سے نکل رہی ہوں ، یہ سب بانی کا اخلاص ہے ، اس میں بڑا حصہ ان بزرگوں کی خصوصی توجہ کا ہے ، جن سے ان کے تعلقات ہیں اور عزیزی سلمہ برابر ان سے رابطہ رکھتے ہیں ، ان کی خدمت میں حاضری دیتے ہیں ، اور اس کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں ، اساتذہ اور کارکن بھی مولانا کے ہم ذوق ہیں۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ مدرسہ کو مزید ترقیات سے نوازے اور حاسدین کے حسد سے حفاظت فرمائے ، بچیوں کی دینی تعلیم وتربیت وقت کا بہت بڑا تقاضہ ہے ، اور نازک ذمہ داری بھی ، موجودہ حالات میں ہمارے عزیز نے یہ ذمہ داری بھی اپنے سر لی ہے ، جو ایک طرح سے جہاد ہے ، اور جہاد کا اجر بے شمار ہے ، جو حضرات اہل خیر اس مدرسہ کے ساتھ تعاون اور ہمدردی کر رہے ہیں وہ شریک جہاد ہیں ، اللہ تعالی قبول فرمائے۔آمین

حضرت مولانا اقبال احمد صاحب ندوی غازی پوری

استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الحمدللہ والصلاۃ والسلام علی سیدنا رسول اللہ محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم، وبعد!

برادر گرامی قدر جناب مولانا مفتی محمد مسعود عزیزی ندوی حفظہ اللہ سے میں ندوۃ العلماء میں ان کی طالب علمی کے وقت سے واقف ہوں، ماشاء اللہ آپ اسی زمانہ سے تحریری اور تقریری ذوق رکھتے ہیں، اور تعلیم کے دوران ہی متعدد کتابوں کے مصنف ہو چکے تھے اور اب تو ماشاء اللہ درجنوں چھوٹی بڑی کتابیں ان کے قلم سے نکل کر علمی، دینی وادبی حلقوں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

آج مظفر آباد میں ان کے قائم کردہ ادارہ مرکز احیاء الفکر الاسلامی میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، مولانا موصوف نے خود چل کر مختلف درجات اور مرکز کے مختلف شعبوں کا معائنہ کرایا اور تفصیلات بتائیں، عربی درجات کے ساتھ انگلش اسپیکنگ کورس کا دوسالہ ڈپلومہ بھی ہے، درجے میں لڑکوں کو انگریزی بولنے کی مشق کرتے ہوئے بھی سنا، ایک ماہنامہ ''نقوش اسلام'' بھی اس ادارہ سے پابندی سے نکلتا ہے، مرکز کی شاندار وسیع اور خوبصورت مسجد بھی دیکھی، درسگاہ اور رہائشی کمرے بھی ماشاء اللہ ضرورت کے مطابق ہیں، لڑکیوں کا الگ مستقل مرکز سے تھوڑے فاصلے پر سامنے ہی ادارہ ہے۔

غرض یہ سب دیکھ کر کافی مسرت ہوئی اور مولانا موصوف کی خدمات کی قدر وقیمت تو قلب میں پہلے ہی سے تھی، اب اس میں مزید اضافہ ہوگیا، اللہ تعالی سے دعا ہے کہ مولانا کی خدمات اور ان کی علمی ودینی کوششوں کو قبول فرمائے اور ان کو ان سب کا بہتر سے بہتر بدلہ عطا فرمائے۔

خاکسار کے ہمراہ عزیزی محمد ذاکر ندوی بارہ بنکوی بھی تھے، مولانا نے ہم دونوں کو قرآن کریم اور بخاری شریف کی شرح اور اپنی متعدد تصانیف کا گرانقدر تحفہ بھی دیا، اللہ تعالی اس کا بہترین صلہ دے۔

مخلصانہ اپیـــل

ملت کے اصحاب خیر درد مند حضرات سے گذارش ہے کہ اکابرین اور بزرگوں کی ان تصدیقات ومشاہدات اور تأثرات وتائیدات کی روشنی میں مرکز کی مذکورہ بالا تمام ضروریات کو پورا کرنے کے لیے فوری طور پر ایک خطیر رقم کی ضرورت ہے، اس لیے آپ حضرات مرکز اور اس کے تحت چلنے والے اداروں جامعۃ الامام ابی الحسن الاسلامیہ اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات وغیرہ کو اپنے خصوصی وعمومی ہر طرح کے تعاون سے نواز کر مرکز کی تعمیری وترقی اور اسلامی فکر کی نشر واشاعت اور قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ میں حصہ لیں اور دونوں جہاں کی کامیابی وکامرانی سے ہمکنار رہوں۔

امید ہے کہ آپ ہر طرح کا تعاون فرمائیں گے اور ادارہ کے ماہانہ یا سالانہ ممبر بن کر حسب استطاعت امداد فرمائیں گے، اللہ تعالی معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں سرخروئی وکامیابی عطا فرمائے۔

الداعی المخلص

محمد مسعود عزیزی ندوی ناظم مرکز احیاء الفکر الاسلامی، مظفر آباد، سہارنپور، ۲۴۷۱۲۹ - یوپی (الہند)

فون:0132-2775452 موبائل9719831058 فیکس0132-2647149

Email. masood_azizinadwi@yahoo.co.in

Markazu Ihyail Fikril Islami ,A/C No.30416183580,S.B.I

Monthly Nuqoosh-e-Islam, 30557882360,S.B.I